سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اُردو نمبر ۲۰۹

مثنوی

گلشن عشق

تصنیف ملا نصرتی ملک الشعرائے عادل شاہیہ
بیجا پور

تصنیف سنہ ۱۰۶۸ھ

مرتبۂ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

شائع کردۂ

انجمن ترقی اُردو (پاکستان) کراچی

۱۹۵۲ع

قیمت چار روپے آٹھ آنے

دل

عادل شاہی خاندان کے فرمانرواؤں نے اپنے زمانے میں علم و ہنر کی بڑی سرپرستی کی۔ بہمنی سلطنت کے زوال پر یوسف عادل شاہ نے بیجا پور میں اپنی خود مختار سلطنت قائم کر لی (۱۵۱۱ع ۸۹۵ھ)۔ اس کی وفات پر اس کا بیٹا اسمعیل عادل شاہ تخت پر بیٹھا۔ اسمعیل کے بعد ابراھیم عادل شاہ اول (۱۴۸ھ) اور اس کا جانشین علی عادل شاہ اول (۹۶۵ھ—۱۰۰۷ع) ہوا۔ یہ بادشاہ بڑا اولوالعزم اور قدردان علم و ہنر تھا۔ اس کے جانشین ابراھیم عادل شاہ ثانی (۹۸۸ھ—۱۰۷۹ع) کے وقت ملک کے عروج و فروغ، رعیت کی خوشی حالی اور علم و کمال کی سرپرستی برابر قائم رہی۔ علمی دنیا میں نورس نامہ اس کی بڑی یادگار ہے۔ اس کے بعد اگرچہ محمد عادل شاہ کے عہد (۱۰۳۷—۱۶۲۸ع) میں ایک طرف شیواجی اور دوسری طرف شاہ جہاں کی للچائی ہوئی نظریں بیجا پور پر پڑ رہی تھیں، تاہم اس کے عہد میں بھی اردو کے بعض اچھے شاعر گزرے ہیں۔ محمد عادل شاہ کی وفات پر علی عادل شاہ ثانی تخت پر بیٹھا (۱۰۶۷ھ—۱۶۵۶ع)۔

علی عادل شاہ ثانی کے زمانے میں شعر و سخن کا گھر گھر چرچا تھا۔ دکنی اردو کو اس زمانے میں بڑا فروغ ہوا۔ بادشاہ خود بڑا سخن سنج اور خوش گو شاعر تھا۔ خوش کلام شعرا کی

قدر کرتا تھا ۔ اور بڑی خوبی یہ تھی کہ اپنی، ملکی زبان دکنی آردو کی طرف زیادہ مائل تھا اور اس کے کلام سے جو ہمیں دستیاب ہوا ہے اس کے صحیح ذوق کا پتا لگتا ہے ۔ صاحب بساتین السلاطین لکھتے ہیں :—

''در عہد ہمایونش سخنوران فارسی گو چند فرد نادر روزگار بودند اما چون طبع ہمایون بادشاہ اکثر میل بہ جانب لغت خاص خویشن یعنی زبان دکنی داشت ۔ بر طبق الناس علیٰ دین ملوکہم شعرائے ہندی گو بسیار از خاک بیجاپوری برخواستہ اند' خانہ بخانہ ہنگامۂ شعر تازہ گوی گرم داشتہ اند''۔

''لغت خاص خویشن'' کے الفاظ قابل توجہ ہیں ۔ شخصی حکومتوں میں اکثر اوقات بادشاہ جدت و بدعت کا سرچشمہ ہو جاتا ہے ۔ جدھر اس کا میلان دیکھتے ہیں آدھر ہی سب ڈھل جاتے ہیں اور اس کی مرضی مذہب' رسم و رواج وغیرہ سب پر غالب آجاتی ہے ۔ علی عادل شاہ کا یہ رجحان دیکھ کر لوگوں کا شوق بڑھا اور دکنی شاعری عام ہو گئی ۔ علی عادل شاہ ثانی کے عہد میں دکنی اردو کے بہت شاعر گذرے ہیں لیکن ان سب میں نصرتی کا پایہ بہت بلند ہے وہ رزم و بزم دونوں کا آستاد ہے ۔

مصنف تذکرۂ شعرائے دکن نے نصرتی کا نام محمد نصرت لکھا ہے ۔ گارساں دتاسی نے گلشن عشق کے ایک قلمی نسخے کی سند پر آسے برھمن بتایا ہے ۔ سر چارلس لائل نے انسائیکلوپیڈیا بریٹنی کا میں اپنے مضمون ہندوستانی میں آسے برھمن لکھا ہے ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ خود آس کے کلام سے اس کی تردید ہوتی ہے ۔ نیز میں نے ذاتی طور پر اس کے خاندان کے حالات کی جو تحقیق کی ہے آس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نسلاً بعد نسل مسلمان تھا ۔ اس پر میں نے اپنی تالیف ''نصرتی'' میں تفصیل سے بحث کی ہے ۔

گلشن عشق میں نصرتی نے اپنی تعلیم و تربیت کا بھی ذکر کیا ہے جس کے لیے وہ اپنے والد کا ممنون ہے ۔ بادشاہ کے دربار میں پہنچنے

کا واقعہ اس نے اس طرح لکھا ہے کہ جب میں تعلیم و تربیت پا چکا تو میری تقدیر چمکی ۔ بادشاہ شہزادگی ہی کے زمانے میں مجھ پر مہربان تھا ۔ اب جو تخت پر بیٹھا اور عین کامرانی و جہانبانی کا عالم تھا تو :-

بُلا بھیج بندے کو اس سال میں نظر کر موے بے بہا مال میں
پرکھتا چلیا یو رتن سر بسر تھکے دیکھ پارکھ یو اہل نظر
وہیں جگ میں بندہ رہے بے نیاز رکھیا اپنی خدمت میں کر سرفراز

بادشاہ چونکہ خود ایک خوش مذاق اور خوش گو شاعر تھے اس لیے نصرتی جگہ جگہ اپنے تئیں بادشاہ کا شاگرد ظاہر کرتا ہے ۔ اسے نصرتی کی شاہی عقیدت مندی پر محمول کرنا چاہیے ورنہ وہ کسی کا شاگرد نہ تھا اور فطرتاً شاعر تھا ۔ چنانچہ کہتا ہے ۔

بحمد اللہ کیا مجھ بڑے بخت آج
نہ اُستاد کوی مجھ علی شہ کے باج

صاحب بساتین نے نصرتی کی بدیہہ گوئی کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک روز بادشاہ محل میں رونق افروز تھے اور حوض میں فوارہ عجب بہار دے رہا تھا ۔ بادشاہ کی زبان سے برساختہ یہ مصرع نکلا :-

اُڑتا سو یو فوارہ پانی کا کیا نچھل ہے

ملا نصرتی نے فوراً جواب میں یہ مصرع کہا :

تجھ شاہ پر اُڑانے موتی کا سورچھل ہے

نصرتی نے تین بادشاہوں یعنی محمد عادل شاہ ، علی عادل شاہ ثانی اور سکندر عادل شاہ کا زمانہ دیکھا اور بڑی عمر پائی ۔

نصرتی کی تصانیف جو اب تک ہمیں دستیاب ہوئی ہیں وہ یہ ہیں ۱ ۔ گلشن عشق ۲ ۔ علی نامہ ۳ ۔ تاریخ اسکندری ۔ ۴ ۔ قصائد ، غزلیات ، رباعیات ۔

علی نامہ ایک رزمیہ نظم ہے جس میں اُن مہمات کا ذکر ہے جو علی عادل شاہ کو شیوا جی کی بڑھتی ہوئی قوت کے روکنے ، سرحدی

صوبوں کی غداری کو کچلنے اور مغلوں کے فوجی سیلاب کو پیچھے ہٹانے میں پیش آئیں ۔ یہ نظم خاصی طویل اور دکھنی شاعری کا شہ کار ہے ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعد کی آردو زبان میں بھی ایسی پرزور اور پرشکوہ رزمیہ نظم نہیں ہے ۔

تاریخ اسکندری ایک مختصر رزمیہ مثنوی ہے جس میں بیجا پور کے آخری بادشاہ سکندر عادل شاہ کی فوج اور شیوا جی کے لشکر کی لڑائی کا حال ہے ۔ یہ نایاب کتاب ہے اس کا صرف ایک نسخہ ہے جو میرے کتاب خانے میں ہے ۔

گلشن عشق نصرتی کی سب سے پہلی تصنیف ہے اور ایک عشقیہ مثنوی ہے ۔ اس مثنوی میں بھی آردو فارسی کی اکثر مثنویوں کی طرح دیووں اور پریوں اور سحر و طلسمات کا ذکر پایا جاتا ہے ۔ اس سے قطع نظر کرلی جائے تو یہ مثنوی دکنی آردو میں خاص امتیاز رکھتی ہے اور حسن شاعری کی بہت سی خوبیاں پائی جاتی ہیں ۔ مثلاً اکثر باب کے شروع میں مختلف قدرتی مناظر کا سماں دکھاتا ہے - اور قصے کے ضمن میں جو بعض حالات اور واقعات پیش آتے ہیں آن کی تصویر خوب کھینچتا ہے ۔ مثلاً جہاز کے سفر میں کشتی کا حال طوفان کا زور شور ، باغ اور پرندوں کی کیفیت ، شادی بیاہ کا حال ، برف باری کی کیفیت ، کھانوں کی تفصیل وغیرہ ۔ اسی طرح طلوع و غروب آفتاب ، چاندنی کا سماں موقع موقع سے خوب بیان کیا ہے ۔

انسانی جذبات کی کیفیت بھی ہر موقع پر خوبی سے دکھائی ہے ۔ اکثر ابواب کے خاتمے پر نصیحت آمیز اشعار لکھ جاتا ہے ۔ کلام میں طول ضرور ہے ایک ابلتا ہوا چشمہ ہے جس کا روکنا مشکل ہے ۔ لیکن اس طول سے بعض اوقات طبعیت مکدر ہو جاتی ہے ۔ نمونے کے طور پر بعض مقامات کے چند شعر لکھتا ہوں جن سے اس کے کلام کی خوبی کا اندازہ ہوگا ۔

عقل کو وہ نصف الکرامت بلکہ فوق الکرامت کہتا ہے ۔ عقل ہی مشکل کی حل کی کلید ہے اور عقل ہی سے دین و دنیا کے کام چلتے

ہیں - شعر و سخن کی روشنی عقل ہی کے طفیل میں ہے۔ یہ سب تعریفیں کرتے کرتے آخر میں کہتا ہے : -

اٹل عقل کا گرچہ گج مست ہے ولے عشق شرزہ زبردست ہے
کہ حس ٹھار پر ہوئے شرزے کی چال ° تو اس ٹھار گج کا چلے کیا مجال

اس کے بعد ہی عشق کی مدح شروع کرتا ہے ۔ ایک شعر اس میں یہ ہے ۔

نصیحت کو تجھ شہر میں غدر ہے
ترے ملک میں صبر بے قدر ہے ۔

فقیری کے بیان میں اس کے لوازمات اسی نوعیت کے بیان کیے ہیں جو دیا شنکر نسیم کا رنگ ہے۔ نسیم اگر ایسے لکھتے تو بلاشبہ اسی طرح لکھتے - جیسے محنت کی گدڑی زیب بدن کی ' توکل کی کچکول ہاتھ میں لی ، قناعت کی راکھ بدن پر ملی اور آہ کا سنکھ ساتھ لیا ۔ وغیرہ وغیرہ

کنٹھا سخت محنت کا اپ گل کیا سو کچکول ثابت توکل کیا
چڑایا سو تن پر قناعت کی راک سنکے کر لیا آہ کے دم کی ھاک
صبوری کے مدرے دیا گوش کوں کیا حلم زنبیل ادک ہوش سوں

ایک باغ کے بیان میں لکھتا ہے : -

سہیں حوض پُر ہو چمن مں ہرے طبق سبز میں جام جوں مے بھرے
بہتا تھا نہ چمناں میں چوگرد آب اولبریز تھا جام تی تس شراب
وہی ہو ہریک رکھ کے تن میں اتر متے ہو کے جھولتے تھے ات بے خبر
سہاویں کلیاں یوں کنول کیاں سرنگ کو پیاں جین کیاں سے بھریاں رنگ رنگ
لٹاں چھوڑ سنبل کی خوش با لکیاں نگاراں ڈولیں مست پھل ڈال کیاں
رہی تھک ہو ب بن خماری کے ساتھ صبا باؤ کے ہت سوں ہنسنے کے دھات
کلیاں پرٹھنڈا نیرسٹ چھب سوں ویں ہنسا تس مکدر انیند یاں کے تیئں
کریں بزم کوں تازہ پھر بیدرنگ دھرے جشن میں سرتے خوش راگ رنگ
ہو مطرب پوں برگ کا دف بجائے پپیا و کوئل نوی تان آچائے

سوسرخاں دیویں کھینچ سُرخوش گلا کریں کوک کوکے دلاں ابتلا
اگے ناچنے مھور ہوئے خبر کریں حال لوٹن نکل رقص پر
ہوا دھر کبوتر کو لاٹاں میں آے پراں جوڑ تالیاں سوں دستک بجائے

آج کل کی زبان میں یوں کہیں گے۔

اُس سبز زمین میں حوض بھرے بھرے ایسے پیارے معلوم ہوتے تھے جیسے ہرے طبق میں شراب بھرے پیالے ۔ چمنوں میں جو طرف پانی نہیں بہ رہا تھا بلکہ جام مے شراب سے لبریز تھا اور وہ شراب بہہ بہہ کر درختوں کے رگ و پے میں پہنچ رہی تھی جس کی مستی سے درخت مدھوشی کے عالم میں جھوم رہے تھے ۔ کنول کی خوب صورت کلیاں ایسی بھلی معلوم ہوتی تھیں جیسے چینی کے شیشوں میں رنگ برنگ شراب ۔ سنبل نے اپنی زلفیں چھوڑ رکھی تھیں اور پھولوں کی ڈالیاں معشوقوں کی طرح مست جھوم رہی تھیں ۔ جب سارا باغ مستی سے بےحس ہوگیا تو باد صبا نے از راہ تفنن خاص ادا سے کلیوں پر ٹھنڈا پانی چھڑکا اور وہ مخمور (چمن) کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔ پھر بزم ازسر نو تازہ ہوگئی اور راگ رنگ کا دور شروع ہوا ۔ ہوا نے مطرب بن کر پتوں کا دف بجانا شروع کیا اور کوئلیں اور پپیہے تانیں اڑانے لگے ۔ مور ناچنے لگے ۔ کبوتروں نے قلا بازیاں کھائیں ، فاختہ کوکو کرنے لگی ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

چاندنی کی کیفیت کے چند شعر دیکھیے ۔

ڈوباتی او نیلاب مغرب میں رخش نکل آئی نس ہو ہتو وصل بخشش
چندر باک چھاتی تی دھو یا غبار سورج کا ہوا آئنہ تاب دار
دیے جلوہ خوش نس پتی کے حضور کیا پردہ پردہ نشیناں سے دور
گگن پر نہ ہر ٹھار تارا دسے کٹورے بھریا سب او پارا دسے
صفائی سوں چند بنے کے چارو رخن جھلکتی بھوئیں صاف ابرک نمن
فلک اور زمین پر اتھے نور میں چھپیا تھا جتا مشک کافور میں
مگر کھم پہ چادر مرصع کی سٹ زمین پر بچھائے تھے اجلا تکٹ

پون اب وطن میں دھریا تھا قرار نہ کوئی بات ھلتا اتھا بن منجھار
گھڑاتھاسب اس دھات حوضاں میں نیر مگر دود کا کر رکھے تھے پنیر

جس کے یہ معنے ھیں : -

رات نے اپنا مشکی گھوڑا مغرب کے دریا میں ڈالا اور وصل بخشش دوست بن کر نکلی - پاک صاف چاند نے اپنی چھاتی سے غبار دھویا اور سورج کا آئینہ (بدر) روشن ھوا - تاجدار شب (بدر) کے حضور جلوہ دکھانے کے لئے پردہ نشینوں نے پردے اٹھا دیے - آسمان پر کہیں کوئی تارا نظر نہ آتا تھا وہ بالکل ایک پارہ بھرا کٹورا معلوم ھوتا تھا - چاندنی کی براقی سے چاروں طرف زمین ابرک کی طرح چمک رھی تھی - زمین اور آسمان نور سے بھر پور تھے، جس قدر بھی سیاھی تھی وہ سب کافور (روشنی) میں چھپ گئی تھی - ایسا معلوم ھوتا تھا کہ گویا آسمان پر مرصع چادر تان دی ھے اور زمین پر رو پہلا فرش بچھا ھوا ھے - اس وقت کوئی پتّا تک نہیں ھلتا تھا شاید ھوا وھاں سے رخصت ھوگئی تھی - ڈالیوں پر پھول پھل ایسے بھلے معلوم ھوتے تھے جیسے دودھ بھرے چینی کے پیالے - حوضوں میں پانی اس طرح ساکت کھڑا تھا گویا دودھ کا پنیر بنا کر رکھ دیا ھے -

چاندنی کی کیفیت کیسے اچھے اشعاروں میں بیان کی ھے - بدر کو سورج کا آئینہ اور تاجدار شب سے تعبیر کیا ھے - ھوا نام کو نہ تھی، کہیں کوئی پتّا تک نہیں ھلتا تھا ، اور حوضوں کا پانی اس طرح ساکت تھا گویا دودھ کا پنیر بن گیا ھے - کیا اچھی تشبیہ ھے - یعنی پانی براق چاندنی کی وجہ سے دودھ معلوم ھوتا تھا اور ھوا کے نہ ھونے سے یہ دودھ پنیر نظر آتا تھا -

نصرتی نے کنور کے ھجر کی حالت بہت تفصیل سے لکھی ھے - بعض وقت طول عیب کی حدتک پہنچ جاتا ھے - چند شعر اس مقام کے لکھے جاتے ھیں -

نہ کسں سات کہنا مجھے بات بھائے   نہ کوئی بات بولے توسن خوش لگ آئے
دسے دیس تو نس اندھاری مجھے   رین کال دوزخ تی بھاری مجھے
انکھیاں کھولتا ہوں تو یک تل نہ بھائے   وگر موچتا ہوں تو یوں خوف آئے
کہ مت پھر پڑے خواب دندی سوں سنگ   سٹے پھر کے خرمن میں من کے اننگ
پڑیا آہ ماہی نمن مجھ رہنا   گنوانا زبان ہور نہ چک مونچنا

بیان صاف ہے یعنی : نہ کسی سے بات کرنے کو جی چاہتا ہے اور نہ کسی کی بات سن کر جی خوش ہوتا ہے ۔ دن رات سے بھی زیادہ کالا معلوم ہوتا ہے اور رات دوزخ سے بھی زیادہ تاریک۔ آنکھیں کھولنا ایک لمحے کے لیے بھی نہیں بھاتا اور اگر بند کرتا ہوں تو ڈر ہے کہ کہیں پھر وہی دشمن جاں خواب میں نہ آجاے اور میرے دل کے خرمن میں آگ نہ لگادے ۔ مجھے مچھلی کی طرح پڑا رہنا پڑتا ہے زبان بند اور آنکھیں کھلی ہوئی ۔

اسی کیفیت کو ایک دوسری جگہ بڑی خوبی سے بیان کیا ہے ۔

برہ کی او بالاں جو ہے تن منجھار   ادک جوش سوں جیو کوں ہوے کونڈ بار:
او ساساں نہ کچھ مک ستی بھا سکوں   نہ چک تھی انجھو بھار ٹک لاسکوں
یکٹ نت رہوں غم سوں کر سر تلا   نہ کوئی بانٹ لیوے مرے دل کا بار
ٹلے دن تو ہر کیوں سہیلیاں سنگات   پڑے پن بجر سل ہو سینے پہ رات
زرائن اگن تن پہ سارے لگیں   گلاں سیج کے مجھ انگارے لگیں
ادک سوز لگ مجھ تلپنا پڑے   آسی گھات کے باج تپ نا پڑے
نسنگ زور سوں چھٹ آسا ساں کا باؤ   دیوے جوش سوں دل کے دریا کوں تاؤ
تریاں نین کی تب ابلنے لگیں   آسنڈ تن کی خشکی پہ جلنے لگیں
ہوے سیج بھر جل سمندر نمن   پڑے تس گھڑی سخت غوطے میں من
بچاری صبا دیکھتیں دوڑ آئے   پکڑ ہات ڈبتے کوں کڑ کے لگائے
رین کل مکھی سنگ برآے نا   دیکھن زردرو دن کوں بھی بھاے نا
اچھے نس تو دوزخ تی کالی کٹھن   دسے دن تو روز قیامت کا دن
مرے سر ٹلیں یوں کٹھن ماہ و سال   خدا بن کہوں کس سوں مجھ دل کا حال
کہ نا چار اچھے روریا کے بدل   سوہنس کھیل گمنا سیکیاں میں سگل
جو دیکھوں نجھا تو دسے نین میں   جو بولوں بچن تو بسے بین میں

"جدائی کی آگ جو تن میں لگی ہوئی ہے اس کے شدید جوش سے دل منقبض رہتا ہے۔ نہ منہ سے آہ نکال سکتی ہوں اور نہ آنکھ سے آنسو بہاسکتی ہوں۔ ہمیشہ تنہا اور غم سے سرنگوں رہتی ہوں کوئی ایسا نہیں جو میرے دل کے بوجھ کو بانٹ لے۔ دن تو جوں توں سہیلیوں کے ساتھ کٹ جاتا ہے لیکن رات چھاتی پر پہاڑ ہوجاتی ہے۔ لباس وغیرہ بدن پر آگ معلوم ہوتے ہیں اور سیج پر کے پھول انگارے۔ چاند میرے لیے زہر کا پیالہ ہے اور ہر ہر ستارہ میرے دل پر داغ دیتا ہے۔ سوزش دروں سے میں تڑپتی رہتی ہوں اور اس دکھ بغیر مجھے قرار بھی نہیں۔ آہوں کا طوفان اس زور سے چلتا ہے کہ دل کا دریا اس سے سخت جوش میں آجاتا ہے۔ تب آنکھوں کی مچھلیاں (آنسو) اُبلنے لگتی ہیں اور اُمنڈ کر تن کی خشکی پر چلنے لگتی ہیں۔ سیج پانی سے بھر کر سمندر ہوجاتی ہے اور اُس وقت دل سخت غوطے کھانے لگتا ہے۔ یہ دیکھتے ہی بچاری صبح دوڑی آتی ہے اور ہاتھ پکڑ کر ڈوبتی کو کنارے لگادیتی ہے۔ سیاہ رو شب سے صحبت گوارا نہیں اور نہ زرد رو دن کا دیکھنا بھاتا ہے۔ رات دوزخ سے بھی زیادہ تاریک اور کٹھن ہے اور دن قیامت کا دن ہے۔ یہ کٹھن زمانہ اس طرح مجھ پر گزرتا ہے۔ خدا کے سوا اپنے دل کا حال کس سے کہوں۔ ناچار پاس خاطر کے لیے (یعنی دکھانے کو) سہیلیوں میں ہنس کھیل کے وقت گزاردیتی ہوں۔ غور سے دیکھتی ہوں تو وہ آنکھوں میں نظر آتا ہے اور جو بات کرتی ہوں تو بیان میں بسا ہوا ہے"۔ اسی موضوع پر میر حسن نے جو کچھ لکھا ہے اُس سے مقابلہ کیجیے۔

سردی اور تمازت آفتاب کا جو بیان اُس نے لکھا ہے اس کے بعض حصے سودا کے قصیدوں سے لگّا کھاتے ہیں۔ اسی طرح اُس نے باغ کی بہار کی جو کیفیت لکھی ہے اُس میں بیسیوں پرندوں کا حال، ایک ایک کا نام اور رنگ کے ساتھ بڑی تفصیل سے لکھا ہے اور پھلوں اور پھولوں کا ذکر بھی اسی شرح و بسط سے کیا ہے۔ شادی

کی مجلسیں ، راگ رنگ ، رقص و سرود ، دعوت اور اُس کے کھانوں کا ذکر اس تفصیل سے کیا ہے کہ شاید ھی کوئی کھانا ، ترکاری ، پکوان اور پھل بچا ھو - یہی حال آتش بازی کا ہے - تمام آتش بازیوں کا ذکر نام لے لے کر کرتا ہے اور شادی کے جتنے لوازم اور رسوم ھیں اُن سب کا ذکر دل کھول کر کیا ہے - اس میں نصرتی نے ھر موقع کے مناسب اس قدر الفاظ اور اصطلاحات استعمال کی ھیں کہ اس سے اُس کی وسعت معلومات اور قدرت زبان کا اندازہ ھوتا ہے - اس میں شک نہیں کہ اُس نے شاعری کا بڑا زور دکھایا ہے لیکن یہ بیان تصنع اور آورد سے خالی نہیں -

جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ھوں یہ نصرتی کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس میں منوھر و مدمالتی کے عشق کا فسانہ بیان کیا گیا ہے - یہ قصہ کہاں سے لیا گیا ہے اس کا معلوم کرنا دشوار ہے کیوں کہ نصرتی نے اس کا کہیں اشارہ نہیں کیا - صرف اس قدر لکھا ہے کہ اُس کے ایک دوست مسمیٰ نبی ابن عبدالصمد نے اس قصے کے لکھنے کی ترغیب دی - تحقیق سے اتنا معلوم ھوتا ہے کہ یہ قصہ اس سے قبل بھی تحریر میں آ چکا ہے - ایک صاحب شیخ منجھن نامی نے اسے ھندی میں لکھا تھا - یہ کتاب اب تک دستیاب نہیں ھوئی - اس کا حوالہ ایک دوسری کتاب مسمیٰ ''قصۂ کنور منوھر و مدمالت'' میں ملتا ہے - یہ فارسی مثنوی ہے - مصنف کا نام معلوم نہیں ھوا - البتہ سنہ تصنیف ١٠٥٩ ھجری ہے - اس میں مصنف نے شیخ منجھن کی ھندی کتاب کا ذکر کیا ہے اور اپنے قصے کی بنیاد اُسی پر رکھی ہے -

تیسری کتاب عاقل خاں رازی عالمگیری کی مثنوی ''مہرو ماہ'' ہے جو ١٠٦٥ھ کی تصنیف ہے جیسا کہ وہ خود اپنی مثنوی کے آخر میں لکھتا ہے:

ز ہجرت یک ہزار و شصت و پنج است
گزیں غم نامہ طبعم نقطہ سنج است
چو من ایں داستاں از غم زدم دم
بخواں تاریخ آں ''دیباچۂ غم''

اس میں بھی بھی قصہ ہے۔ رازی نے منوہر کو مختصر کر کے مہر کردیا ہے۔ یہ تینوں کتابیں گلشن عشق سے پہلے کی تصنیف ہیں کیوں کہ گلشن عشق کا سنہ تصنیف ۱۰۶۸ ہے جیسا کہ خود اس نے مثنوی کے آخر میں تاریخ تصنیف ایک مصرع سے نکالی ہے:

دھریا اس کی تاریخ کا جب خیال وہیں ہاتف غیب معجز مقال
کیا اس کی تاریخ یوں ہجرتی مبارک یو ہے ہدیۂ نصرتی

لیکن بعض شعرا نے اس کے بعد بھی اس فسانے کو نظم کیا ہے۔ ان میں سے ایک حسام الدین حصار کا رہنے والا عالمگیر کے عہد میں ہوا ہے۔ کتاب کا نام ''حسن و عشق'' اور اس کا سنہ تصنیف ۱۰۷۱ ہے۔ اگرچہ ان سب کتابوں میں قصہ ایک ہے لیکن ہر مصنف نے کسی قدر ردو بدل یا اختصار سے کام لیا ہے۔ ان سب میں گلشن عشق بہت جامع اور ضخیم ہے۔ نصرتی نے اصل قصے میں چنپاوتی اور چندر سین کی داستان ضمنی طور پر بڑی خوبی سے ملائی ہے۔

میرے پاس اس کتاب کے کئی نسخے ہیں۔ ان میں سب سے قدیم ۱۰۹۳ھ کا ہے یعنی تصنیف سے ۲۵ سال بعد کا۔

قصے کے اختتام کے بعد خاتمۂ کتاب ہے جس میں بادشاہ کی مدح، اپنی مثنوی کی تعریف اور اس کی خصوصیت بیان کی ہے۔ خاص کر دکنی زبان و کلام کا مقابلہ فارسی سے کرکے بڑے مزے کی باتیں کہی ہیں:—

ہر ایک داستاں بوستاں دل گزیں ہریک بیت ہے یک محل جا نشیں
معانی کی صورت کی ہے آرسی دکن کا کیا شعر جوں فارسی
فصاحت میں گر فارسی خوش کلام دھرے فخر ہندی بچن پر مدام

دگر شعر ہندی کے بعضے ہنر نہ سکتے ہیں لیا فارسی میں سنور
میں اس دو ہنر کے خلاصے کو پا کیا شعر تازہ دونو فن ملا
دیویں داد سن فارسی شعرداں جو ہندی سنے تو کہے دل سوہاں
ادیکھیا ادک ہو حسد سے کباب رکھے بول اتنا کہ دکھنی کتاب
سمجھدار کوں خوب سودے سوں کام نہ دوکان کا دیکھنا سقف و بام

یہ اشعار صاف زبان میں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ میرا کلام معانی کی صورت کا آئینہ ہے۔ میں نے دکنی شعر کو فارسی شعر کا رتبہ دیا ہے۔ اگرچہ فارسی کا خوش کلام ہندی شعر پر ہمیشہ اپنی فضیلت اور فخر جتاتا ہے لیکن ہندی کلام میں بعض ایسی خوبیاں ہیں جو فارسی میں ادا نہیں ہوسکتیں۔ میں نے ان دونوں کی خوبیوں کا نچوڑ پایا ہے اور دونوں حسن ملا کر تازہ شعر کہا ہے۔ جسے سن کر فارسی سخن شناس داد دیں گے اور ہندی سن کر کہے گا کہ ''ہاں''۔ البتہ ناتوان ہیں یعنی حاسد حسد سے جل کر کباب ہوجائے گا اور طنز سے کہے گا کہ ''دکھنی کتاب'' ہے۔ جاننے والے کو اچھے سودے سے کام ہے اسے دکان کے سقف و بام سے کیا غرض۔

یہاں نصرتی نے وہ دعوا کیا ہے جس کی اولیت کی فضیلت ولی کو دی جاتی ہے۔ نصرتی نے آج سے اڑھائی سو برس پہلے اور ولی سے کم از کم ساٹھ ستر برس قبل فارسی اور اردو کے ظاہر و باطن کے میل سے وہ بات پیدا کی ہے جس کی فرمائش شاہ سعداللہ گلشن نے ولی سے کی تھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بحیثیت شاعر کے نصرتی کا درجہ ولی سے کہیں بلند ہے۔ جسے اس کی تفصیل درکار ہو وہ میری تالیف ''نصرتی'' کا مطالعہ کریں۔

عبدالحق

۳۰ مئی ۱۹۵۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا صانع کی ہے جن ہو کتاب عشق کا بانی
دیا ہے حسن کون خلعت † کہ ہر ایک جز پہ عنوانی

———:o:———

رکھیا ہوں گلشن عشق اسم اس رنگیں قصے کا میں
کرے جس چھب کے پھولاں کی فلک شوقوں سوں گلدانی

صفت آس کی قدرت کی اول سراؤں — دھریا جس تے یو گلشن عشق ناؤں
کیا کر کرم عشق کاتس ابھال (۱) — یو باغ آفرینش کا پکڑیا جمال
عجب کوی تو اے باغبانِ جہاں! — کہ صنعت میں تجہ چل سکے نا زباں
رنگا رنگ جے گل یو بن باس (۲) ہے — او ہر گل میں تجہ عشق کی باس ہے
اِتہا آفرینش کون عاشق کمال — اِتا پھر توں معشوق ‡ ہو بیمثال
اپس حسن دیکھلا ہر یک ٹھار ہور — ہر یک دل میں پاڑیا ہے کئی بھانت شور
ترے نور تے جگ یو پایا ظہور — کیا چھب کے کئی بن ترا قطرہ نور
کدین نور یوسف کو دے شب چراغ — دیا عشق کا تس زلیخا پہ داغ
کدیں پاڑ خسرو کون شیریں سوں کام — کیا کوہ کن کوں وفا میں تمام

---

† خلقت کی ۔ (۱) بادل ۔ ‡ ہے ۔ (۲) باشندۂ صحرا

کدیں نیہ لیلیٰ کی لئی(۱) دل میں بیس(۲) پھریا ہو کے مجنوں گنوا بُدھ(۳) کوں قیسر
کدیں خوب چھرا دیکھت بے نظیر گھٹیا عشق کے غم سوں ماہ منیر
دیکھا کر تو نقش بدیع الجمال دیا مصر کے شاہ زادے کو جال(۴)
کدیں پاڑ عذرا سوں وامق کوں دور ڈوبایا چلا چکتی(۵) انجواں کی(٦) پور(۷)
کیتے پھول ایسے کھولایا ہے ہور اجھون(۸) بن میں تس بلبلاں کا ہے شو
رہے ناؤں ہر دور کے جمع کا کیا یک کوں پروانہ یک شمع
توں ہر خوب دیپک کوں روغن دیا کرن چک کوں پروانہ روشن کی
دیوا کوئی اچھو اصل پن نور تونچہ چھپی باس ہر گل میں مشہور تونچا
تیرا نور ہے تونچہ دیپے(۹) نین ککر پاس تیریچہ بیخود ہے من
یو ہے حسن کس خُم کا یارب شراب نظر سوں پیے یر ٹلے جیو کی تاب
ہوا آس پیالے سوں بے تاب جن بڑیا آب و آتش میں آن رات دن
دیوے عشق تیرا عجب آب و تاب جلے دل میں آتش چلے چکتے آب
دیا عشق کوں تونچہ عزت کمال تُہیں ہے جمیلٌ یُحبّ الجمال
جتے جیو جو روشن ہیں پا تجھ تی نور او تابع د سبن حسن کے بالضرور
اچھے عشق جیسا بھی بندہ نواز جلگ ہے یو میں توں پنا لگ مجاز
مجازی جو وٹی عشق سیوٹ پہ آئے اپیں ہو† کے مجنونچہ لیلیٰ کوائے(۱۰)

نہ کوئی کام تجھ عشق کی تُول(۱۱) ہے عبادت بھی یو عشق کا پھول ہے
کہ سالک کوں تجھ وصل کی باٹ میں اٹک ہے ادک(۱۲) خار وخس داٹ(۱۳) میں
نہ ہوئے باٹ گر فن کرے عقل لاکھ لگے عشق کی آگ تو ہوے جل کے راکھ

---

(۱) بہت (۲) بیٹھ کر، گھس کر۔ (۳) عقل۔ (۴) جلا دیا۔ (۵) آنکھ۔
(٦) آنسو۔ (۷) سیلاب۔ (۸) اب تک (۹) روشن کرے۔ † بھر کے۔
(۱۰) کہلوائے۔ (۱۱) ہمسر۔ (۱۲) زیادہ، نہایت۔ (۱۳) انبوہ۔

جیتا معرفت کا دیکھانے کوں دھن(۱)   نظر بیچ عارف کی ہوئے عشق انجن
نظارے میں عارف † نظر باز کوں   دسے ہر طرف تیری قدرت کا سوں
نظارا کرے ‡ نقش جے § بیمثال   لےجاوے ‖ او تجھ نقش بند پر خیال
زہے چہرہ پرداز ادک داب سوں   قلم بی نہ دھر یک سفید (۲) آب سوں
جو صنعت گری یوں دیکھانے یہ آئے   سفیدی سوں کئی نقش رنگیں بنائے
رنگا رنگ تجھ ہت بی اشکال ہے   زمیں، تجھ ہنر تی چتر (۳) سال ہے
زمیں کا توں قطعہ مصور کیا   فلک کا مرقعہ توں انور کیا
فلک کے زنگاری یو صفحے کوں توں   دیوے زیب نت سرخ سر لوح سوں
کدیں تس پہ بوٹہ سونہری دھرے   کدیں تس میں لیا گل رو پہری دھرے
رکھے چہانپ(۴) نوں رات کوں دیس(۵) میں   چھپاتا ہے دن رین کے بھیس میں
مرکب ہر یک جسم یو نامدار   مرتب کیا توں عناصر سوں چار
تو مبدع لیا نیں ہے توں کستی سیکہ   توں صانع اپنگ (۶) مخترع لا شریک
نہ کس سار (۷) توں کوئی نہ تجھ سار ہے   صفت بھی تری مثل سوں بہار (۸) ہے
تری داوری کا ہے حجت الگ (۹)   دھرے مہر روشن (۱۰) سوں فرماں فلک
فلک ہور زمین کی تو منڈان (۱۱) کوں   نہ پرکم (۱۲) کیا کچھ بھی سامان سوں
فلک یو جو ہے سو یتا کچھ بڑا   تری بحر ہستی کا یک بڑبڑا (۱۳)
جو بادِ فنا قہر تی، تجھ چھوٹے   نشانی دسے کس نہ کیں بو پھوٹے
ہر یک گل کوں اجزا کرے گا تہیں   پون پر ورق ہر دھرے گا تہیں
سگل (۱۴) تفرقہ ہو کے یو کلیات   جدا یک تی یک ہوئے جب حرف بات

---

(۱) مال و دولت۔ (۲) مراد از نطفہ۔ (۳) نگار خانہ (۴) پوشیدہ (۵) دن
(۶) نرالا، یکتا۔ † عاشق۔ ‡ کریں۔ § جو۔ ‖ لے جاویں۔
(۷) مثل (۸) باہر، خارج (۹) نرالی (۱۰) مراد آفتاب (۱۱) ظہور
(۱۲) محتاج (۱۳) بلبلا (۱۴) تمام۔۔

کتی قرن لک گرچہ برباد رہے ولے تجھ ہر یک نقطہ لگ یاد رہے
جب آوے تون پھرجمع کے ہم(۱) منے کرے جمع دفتر سب یک دم منے
تو باقی فنا جگ یو لا ریب ہے توانا تُہیں عالم الغیب ہے
اتہا تونچہ اول ہور آخر تُہیچ سمجھتا سو مخفی و ظاہر تُہیچ
ترے نور کا شعلہ ہر گھٹ(۲) اچھے گپت(۳) تونچہ ہورتونچہ پر گھٹ(۴) اچھے
جو ہے جیؤ تجھ راز کا یک نشان، بھریا ہے توں ہر بال لگ بیگمان
ہمن جیؤ ولے ہم پچھانے نہ آوس بلک موت بھی کیا سو جانے نہ اوس
ہمیں کیا جو ہمنا تی کچھ ہوئے بات کہ جو اصل جیؤ ہے سو وو تیرے ہات
تُہیں دل کے عالم کون کیتا وسیع فلک عقل کا تونچ کیتا رفیع
دیا عقل سا جیؤ کون یار شفیق آسی تیں دیا پانچھ حس † کر رفیق
توں ایسا دیا ذرہ پُتلی کوں نور سمائے ہیں جس جوت میں چاند سور
کیا مغز لگ گرچہ کاناں کے چھید سبد (۵) کا دیا واں تے تن من کوں بھید
لبد (۶) میں زباں گرچہ چھوٹی کیا پرکنے (۷) کون لذت کسوٹی دیا
لیوے ناک تی جیؤ سوباسوں کا سکھ مگر ناسکا (۸) تیں کیا جیؤ کا مکھ
دیا ہے توں ہت پگ کی چھینے (۹) میں نکھ سونے شوق کون پھر اچانے تھپکھ
سنوار یا، توں کئی عضوسون دھڑھمن جو اوبک ندھڑ(۱۰) ہوئے تو اوگھڑ(۱۱) ہمن
کُلاسیاں (۱۲) سوں ساندیاں (۱۳) کون ساندیا (۱۴) تُہیں
رگاں کی ستر (۱۵) تن میں باندیا تُہیں

---

(۱) ہمت۔ (۲) جسم (۳) باطن (۴) ظاہر (۵) آواز، لفظ، شبد
(۶) منہ (۷) پرکھنے (۸) ناک (۹) چھونے (۱۰) ناقص (۱۱) بے ربط † چن کر۔
(۱۲) پیوند (۱۳) اعضا (۱۴) پیوند دیا (۱۵) تاگا، ستلی۔

ھریک رگ کون تجھ لطف سون غازیہ (١) ھریک ھپڈ (٢) کون تجھ فیض تے نامیہ
دھرے جیؤ سو ھر شے کثیر و قلیل تغیر اُس کی قدرت پہ تیری دلیل
جہاں پروری میں کرم کے اوپر دھرے دوست دشمن پہ توں یک نظر
سیوین (٣) مسجدی اور دیری تجے منگین دل سون سب میت و بیری (٤) تجے
توں جگ میت ھے ھور توں نا تے سوں پاک توں مطلوب طالب ترے لاکھ لاک
یو عالم جو تا غرب تھی شرق ھے او ھر تن بھی تجھ عشق میں غرق ھے
ترے نور کا ھے عجب آب و تاب کہ جس چھاؤں کے سر (٥) نہ ھوئے آفتاب
توں اُس نور کا جس پلایا ھے جام گیا بھول ھستی سوں اپنی مدام
ترا نور تجھ ساچہ ھے بے مثال پڑے مُرجھن (٦) یاد کرتیں خیال
نظر کے تو ذرے کوں کان ھے وجود جو اُس نور انگے کرسکے آنمود
سٹے او جو اپنے کرم کی جو چھاؤں تو ھوے تِس رُخن تی یو ذرے کوں ناؤں

ترا گرچہ فیاض ساقی آھے ولیکن عنایت سو باقی آھے
ھمن دے ھدایت جو تیری ھے چاہ ضلالت میں پاڑیا ھمن ھت تباہ
کہ موسیٰ اپیں جب آتاول (٧) ھوئے اپس فعل پر کیوں وو باول (٨) ھوئے
کیا تاب یکایک سو یک شعلہ نور پھرے † ھوش جا جل ھوا سرمہ طور
اول جس کی چک توں کرے تابناک سکے دیکھنے وے تیری ذات پاک
توں نزدیک پن ھم پڑے تجھ تی دور دھرے غیر کوں اچھکے تیری حضور
دریغا توں اے نصرتی بوالہوس گنواؤ نکو ڈھونڈتے عمر اَپس
کہ یو جگ بھلایا سو تیرا حبیب کہ شہ رگ تی تیری ھے تجھ سوں قریب
نظر نین جو نظارہ تس کر سکے نین جام تس نور سوں بھر سکے
نکوھو یو دن پانچہ کا کورپن کہ دیدار آخر کوں ‡ چھپنے نمن

---

(١) قوت ھضم (٢) ھڈی (٣) پرستش کریں (٤) دوست دشمن
(٥) ھمسر (٦) پژمردہ (٧) بے قرار (٨) باولے - † پڑے - ‡ کا سپنے نمن -

اِلٰہی جو اُس درس (۱) کی پائینا　　تماشا تو دو جگ کا کام آئینا
تو ہوئے کون قاید ترا بن علاج　　جو کچھ دیکھنا ہے سو او دیکھ آج
یو دنیا تو دارالشفا ہے غریب　　اچھی بانچہ حق معرفت کا طبیب
معالج انگے باج دیکھے علاج　　سوکیوں آ سے اگہم (۲) تجھ شفا ہوے باج
غریبی سوں کوتاہ یو بات کر　　اتا نصرتی توں مناجات کر

مناجات آج عاجز کی سزاوار اُس کی درگہ میں
کہ ہر کہتر پہ بہتر ہے عنایت جس کی رحمانی

الٰہی تُہیں جگ کوں داتار ہے　　کرم محض تجھ پر سزوار ہے
عنایت کا تجھ ہت ہے عالم نواز　　کرے ذرہ خورشید تی سرفراز
غریباں پہ بخشش میں نیارا سو تونچہ　　منگے تے بھی لئی دینہارا سو تونچہ
دو عالم کوں سرجیا (۳) توں یک بات میں　　دیکھانا چھپانا ترے ہات میں
دیا ہے توں خاکی کوں ایسا شرف　　جو اُس سجدہ نوری کیے صف بصف
بزرگی یو آدم کی لوڑیا (۴) سو تونچہ　　عزازیل کوں ران (۵) جھوڑیا سو تونچہ
کروں تجھ کرم یاد تو پھول رہوں　　بچاروں تو تجھ قہر سکھ بھول رہوں
کہ یک اسر توڑیا سوتس کا یو حال　　تو مجھ سے گنہ گار کا کیا مجال
ترے قہر تی آہ لرزاں ہے دل　　میرا فعل دیکھوں تو ہوئے دل خجل
کہ یوں کچھ عیاں مجھ میں تلبیس ہے　　خجل مجھ گناہاں تل ابلیس ہے
نہ تجھ بندگی رکھ سکیا میں عزیز　　نہ کچھ نعمتاں تجھ ہو یاں مجھ تی چیز
تری نعمتاں پرتو خوشنود اچھوں　　عبادت پہ آنے تو کاہل اچھوں
گناہاں میرے روز لکھنے سوں آہ　　ہوا ہے عمل نامہ میرا سیاہ
گناہاں میرے ہویں دن دن ادکہ　　دریغا وہاں کیا میرا ہوئے دکہ (۶)
دو دنیا جو ہے دین کا کشت زار　　ہوا بے مشقت میری خوار زار
انیاں (۷) نیاں میں میں کیا دیکھاؤں بُردلی　　لجاؤں سو آخر کوں بے حاصلی

(۱) درشن ، دیدار (۲) یقین ۔ (۳) پیدا کیا ۔ (۴) چاہا (۵) رانده
(۶) فرناد رس (۷) سیر ۔ مراد : وہ لوگ جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ۔

بھلا تھا نپجتی(۱) نہ مجنو جگ میں ذات   نہ آتی تو مجھ آدمی پن پہ بات(۲)
میرا تو وھی باٹ پاڑو(۳) نڈر   چلیا ھوں کدھر میں سو نین کچھ خبر
اچھے رہ نما گرچہ تیراچہ پیار   لیا میں ولے پگ پہ مجھ تیشہ مار
میرے تن میں بیت الشرف ہے دماغ   لگایا توں واں عقل جیسا چراغ
ولے او سدا جھلملی(۴) ھو کے سنج(۵)   ھو آیا ھوں میں بو لہوس باد سنج
دغلباز دنیا کا سکھ دیکھ بھول   نہ کر نیچہ کے کام کیتا قبول
ولی یوتو ہے جانہاریچہ چھوڑ   رھیا میں مذبذب دل اس سات جوڑ
تب اس دکھ سوں آخر ھو دلریش میں   لے آیا ھوں اب عاجزی پیش میں
غریباں نوازندہ اے بے نیاز   یو عاجز کی سن عرض کر سرفراز
کہ عاجز ھوں ھو عاجزی پر شفیق   ھدایت کوں توفیق دے مجھ رفیق
ھمیں کیا جو ھمناتی کچھ خیر ھوئے   اپس نفس پر چپ اپیں بیر ھوئے
نہ موجود ھونے کے مختار تھے   نہ اس زندگی کے ھوس دار تھے
دیکھانے توں اپنی سکت پر شہود   دیکھایا توں موجود کر ھر وجود
ھمیں گرچہ ھودیں پردہ درتوں ھو ٹانک(۶)   ھمارا توں ھر کیوں تبی عیب ڈھانک
توں اس مدعی کوں نکو شاد کر   دبانیچہ لگ بند آزاد کر
نکو کر توں رسوا دو صف میں مجے   نہ بدنام کر کس طرف میں مجے
ھمیں کیا ھیں ھور کیا عبادت ھمن   جو تکیہ رکھیں بندگی پر اپن
سبوں کوں نھی توں دینہارا غنی   ھمیں لیائیی بن کیا تو پرکم(۷) دھنی
تُہیں ملک جاں کا سو مالک اھے   تُہیں جسم پرور و ھالک اھے
بھراتا سو آپ حکم میں دل تُہیں   حقیقت میں فعال و فاعل تُہیں

---

(۱) نہ پیدا ھوتی (۲) حرف (۳) راہ زن ' بٹ مار مراد از نفس
(۴) ڈدٹما کر (۵) بے اوز۔ (۶) ٹانکنے یا سینے والا (۷) محتاج -

نہیں ذرہ قدرت کسی شے منے جو تجھ چاہ بن ہوئے اپس کے (۱) منے
ہوا تی تری خاک ہوئی سرفراز وگر نیں یو تھی بست اے بے نیاز
اہوں پست مجھ تی توں پستی قبول نیازی میں مجھ پیش دستی قبول
آلہی میں اس جگ میں گمنام تھا ادکہ پختہ کاران میں ات (۲) خام تھا
عنایت کیا آسمانی (۳) مجھے بچن کی دیا درفشانی مجھے
ہر یک در بی شاہاں کے لایق دیا بہا نو رتن تی بی فایق کیا
رتن دیکھتے لوگ لیاتا سو میں سمجھتے ہیں کوئی کاں تی پاتا سو میں
میرا سینہ خالیچ یک کھن ہے پن بھرے فیض تجھ پل میں کئی لک رتن
میرے من کا طوطی تو یے (۴) کام ہے کوانا تو بات آس کون الہام ہے
نکلتا ہے جیوں نے تے آواز بہار اچھے دم میں دوجے کے تس اختیار
سخن دل میں آپچانہارا (۵) تُہیں زباں پر آوسے لیانہارا تُہیں
کیا جوں تو مشہور یاں یک سبب نکو نام کروان بھی اے پاک رب
عطا ان گنت تیری جانیا ہوں میں تجھے مہرباں کر پچھانیاں ہوں میں
توں ات مہر کی کر نظر تاب دار پھتر دل کوں مجھ لعل کر آب دار
میری نین کوں دے توں یوں آب و تاب کہ تجھ عشق کا مکھ دسے بے حجاب
تیری معرفت کی بچن کے رتن سمانے کے حقے † میرے کر کرن
میرے دل کی پروردہ کر یوں کلی جو ہوئے عشق کے مغز میں گُدکلی (۶)
دل و جاں کوں مجھ غیر تی کاڑدے زباں کوں ترے ذکر کی باڑ دے
مجے مست کر دے محبت کا جام کہ دنیا کا غم دل سے بسروں تمام
سٹوں غیر کا طبع تے دھو غبار کروں دل کوں تجھ دھیان کا صاف ٹھار
دھر اپنیچ مستی توں مجھ ذات میں تیرا یاد رکھ مجھ ہر یک بات میں

(۱) حکم - (۲) بہت (۳) بلند (۴) نےِ ،انْ (۵) پیدا کرنے والا -
† حلقے (۶) کان - (۶) گدگدی، اشتعال -

سدا دھر کے تیرے کرم کی نظر   عبادت کا مجھ باغ دھر تازہ تر
رہا کی نہ کس جھاڑ کوں کیٹر لا   نہ وسواس خناس کی پیٹر لا
جو تجھ امر کیرے (۱) صبا خاص میں   رہے جلوہ گر تازہ اخلاص میں
جو اس بن تی ہوئے بہیر مجھ جان کا   چنوں سات میوہ لے ایمان کا
رہ (۲) آوردہ او جب کرے توں قبول   مکدر کلی دل کی رہے سکھ سون پھول
الہی ادک بد ہیں دنیا کے جھند   کہ کرتے ہیں او دوستی سرنچہ دند (۳)
ہمن میں تو ئین نیک و بد کی تمیز   توں حافظ ہو ہر حال میں اے عزیز
مجے دین و دنیا میں عزت سوں کام   بوجوں بے حیائی کا جینا حرام
توں عزت کوں میری نگہدار ہو   ہر یک وقت مشکل میں تون یار ہو
نکو رکھ کمینیا نکے اپکار (۴) میں   نہ مج سر نوا دام کے بھار میں
نکو مجھ کوں کوتاہ بیں خویش دے   دے بیگانہ پن دور اندیش دے
گمت نت میری رکھ توں آس یار سوں   خبر دے جو تجھ عشق کے پیار سوں
میرا سینہ جوں آرسی صاف کر   جو آوے محبت کی صورت نظر
ادک بحر تی فیض تجہ عام ہے   میرا من سویک مختصر جام ہے
لجاوں تو بھر بھر جو لک جام جم   تو کیا کچھ او دریا سوں ہو ویگا کم
دیکھا نا توں اپنا کرم لاک لاک   پچھے میں لے جاؤں جو ہوئے مجسے ٹاک (۵)
میرا من تو تھا خار زار یک جنگل   کیا باغ تیری عطا کا چہ جل
رنگا رنگ پھل بن جو ہیں بے قیاس   و وھر گل کوں دی معرفت کی سو باس (۶)
نہالاں خیالاں کے بن کے تمام   ڈولنہار رکھ تجھ ہوا میں مدام
رنگیلا یو ہر یک نزاکت کا پات   پساریا جو ہے تیری رحمت کوں ہات

---

(۱) کا (۲) توشہ (۳) دشمنی (۴) احسان (۵) گھونٹ، جرعہ۔
(۶) خوشبو سباس

او هرهات رحمت سوں کر پور توں — عطا کر سو ذرا اعلیٰ نور توں
معانی کے کھن کی مجھے دے دوات — جو هر بات میں کئی رتن آئے هات
دے ایسا سخن کے جہاں میں قلم — جو الهام کی فوج کا هوئے علم
یو دهرتی علم سرفرازی میں اوج — ملیں صف بصف داٹ (۱) حکمت کی فوج
دیکھاؤں سو تجھ فیض تی جے خیال — کر اس شعر کوں عین سحر حلال
هر یک حرف تین کر دیکھا جام جم — معانی میں تس بهر مسیحا کا دم
جو هوئیں تازه دم (۲) سر تی مرده دلاں — اس (۳) هوویں ادک حظ سوں سب عاقلاں
کیا جوں سیرے من کے مس کوں کنچن (۴) — بڈھا مول اپنے کئیے کا اپن
که خانصانکا جان گرم بازار اچھے — تو هر کوئی یو کنچن خریدار اچھے
سرس (۵) هور نرس (۶) گرچه سیری یو بات — ملونی هے نابات (۷) کاڑی (۸) کی دهات (۹)
دونو بهی ملا رکھ تو هم تول سوں — جو هر کوئی لیویں چاه یک مول سوں
ارے لفرتی هے یو در گه بلند — بڑے عرض کیوں بے وسیله پسند
خدا کا توں یک کام تی پیار لیا — حبیب آس کا یعنی مددگار لیا
دونو جگ میں تس مرتبه هوے رفیع — یو خیرالبشر جس اوپر هوئے شفیع

یو نعت سرور عالم محمد مصطفیٰ کا هے
کھلایا گلشن هستی اول جس نور کا پانی

ر هے نامور سید المرسلین — که آخر هے وه شافع المذنبین
ادا هوئے نه حمد احد کی بچن — نرا کھیے جلگ (۱۰) مدح احمد میں من
عجب آفرینش کے دریا کا در — که جس نو رتی بحر هستی هے پر

---

(۱) انبوه (۲) ازسرنو (۳) زندهٔ جاوید (۴) سونا (۵) بهتر (۶) کمتر
(۷) نبات، مصری (۸) تنکا (۹) طرح (یعنے جیسے مصری کے کوزے میں تنکا هوتا هے) (۱۰) جب تک

نول رُدِہ نہ خلقت کے اے دل توں ریچ　　وہی پہل ہے آخر جو اول ہے بیچ
نہ تھا حد بھی جد تد دو بوتا اتھا　　اپین ینت (۱) اپس جد کی جوتا (۲) اتھا
اتھا تب او موجود تمکین میں　　جب آدم اتھا ماء والطین میں
جلگ علم اسما کا آدم سبق　　بڑیا نین تلگ تھاتوں † علام حق
شرفدار ‡ پوے تی اس حد کوں پاڑ　　بزرگی دھری جوں میٹھے پہل تی جھاڑ
حبیب احد توں چہ اے مصطفیٰ　　ترا ناؤں لینیچ ہوے دل صفا
احد ہور احمد میں جگ کوں عظیم　　معما ہوئی گرچہ میانے کی میم
اسی سم تھے پن معما شگاف　　دیکھیں عین احد کوں § چہ احمد تی صاف
زہے دین دنیا میں سرمد ہے توں　　توں محمود وہاں یہاں محمد ہے توں
تیری ذات تی پائی دنیا سکت　　تیری سوں چہ ‖ محمود اچھے عاقبت
اوچایا ہے توں گرچہ آخر علم　　اول سب تی جنت میں تیرا قدم
چھوٹنہار تیریچہ تی جگ اچھے　　شفاعت تیری انبیا لگ اچھے
قیامت کے طوفان میں ہو جگ (۳) ادھار　　لے جاوے توں امت کی کشتی کو پار
قیامت کوں تیرے طفیل اے دلیل　　کرے جگ پہ جنت کوں خوان خلیل
تیری شان سرتاج لو لاک کا　　تیرے بخت کوں تخت افلاک کا
کرن کا سورج چھتر بحی لال ہے　　عمود صبا ترے سر ڈھال ہے
تیرا نور آپچتے جو نکلیا دھواں　　رہے چھاکے دنیا پہ نو آسماں
سلگتے جدا جیوں شرارے ہوئے　　چندر سور ہور سب ستارے ہوئے
تیرے خوئے کا بند ہو بحر شرف　　بچھایا زمیں مار موجاں سوں کف
سخن صاف مکھ کھول جب توں کریا　　سمندر کی سیپیاں میں موتی بھریا
یتا کچھ جو بھاری اچھے کوہ قاف　　اوہے سایہ تجھ حلم کا بے خلاف

---

(۱) راہ (۲) تلاش کرتا تھا † وہ ‡ سرافراز § تجھ ‖ تیچہ (۳) دنیا کی پناہ،

دسے ابر تیریچہ ہمت کی چھاؤں   ہوا سبھوں توں تجھ سخاوت تی ناؤں
ترا کھرگ روشن جو کیتا جھلکہ   ہوئی عکس تے تس کی بجلی الکہ (۱)
زہے آتشیں ابر جس نیر(۲) سوں   ہوا باغ دین پور (۳) چوند ھر (۴)سوں
اچھے لگ یو دنیا دسے نت جواں   بھے لگ † قیامت کا باد خزاں
صبا حشر کی اس گلستان تی   معطر اچھے بوئے ایمان تی
شہ خلق مخفی و ظاہر تھینچ   سبوں تی ادک نقش آخر تھینچ
ترا خاتم اے خاتم الانبیا   رسالت کے فرمان پہ سکہ کیا
ہوا جلوہ گر تب نبوت کا تخت   جڑیا تس پہ جب توں شہ نیک بخت
دیکھا یک توں فرمان راسخ خطاب   کیا رد صحایف و بعضے کتاب
جتے عالماں کے چراغاں تے نور   ہوا محو نکلے پہ تجھ ذات سور
ترے داب کے ہیدے تل انگات (۵)   دبے دھاک دھر لات عزامنات
تیرا معجزا معجزیاں کے اوپر   کہ کیتا گگن پر توں شق القمر
تجھ انگلی کی نہو(۶) کا لگیا سی خیال   اجو (۷) نلک بھی ہوئے سپورن(۸) ہلال
تیرے ہت میں دریا کا نسدن(۹) ترنگ(۱۰)   تجھ انگلیاں تی نکلی پنج ‡ امرت کی گنگ
حمادی تیرے ہت تی پائے زبان   ہوئے تھے گنگے § یعنی تسبیح خوان
پتی کان سکت تھی مسیحا کے ہات   پکے یر کرے آپ بزغالہ بات
کیا جب توں ات فیض کی یک نظر   سوکا (۱۱) نخل پل میں ہوا بارور
کرن منکران کا چہ دعوے تباہ   دے تجھ نبوت کی ‖ حیوان گواہ
نگر دین کا پور تجھ قول تے   ستم کفر کا دور تجھ ہول تے
ہوا تجتے جبرئیل کا طم طراق   شرف تجھ سواری سوں پکڑیا براق

---

(۱)- ظاہر (۲) پانی (۳) پُر (۴)چاروں طرف † جب (۵) عاجز (۶) ناخن
(۷) اب تک (۸) پورا ، بدر (۹) شب و روز (۱۰) موج ‡ سچہ § ککر
(۱۱) سوکھا ‖ پہ

نستگ(۱) تجھ ترنگ(۲) کی کھڑی کہکشاں کھلا(۳) ہے وا کا او بہریا سو نشاں
ترے نور تی یک یو شعلہ ہے سور سرپا (۴) نو فاک واں تیرا جان ہے طور
قدم نی تیرے نامور فرش ہے شرفناک تجھ گرد تی عرش ہے
تہیں حق سوں نت ہمزباں ہمکلام تجے قاب قوسین ادنیٰ مقام
تہیں لامکاں کے دھنی کا انیس توں بیمثل نے شبہ کا ہم جلیس
بن آواز بن حرف کے خوش بچن سنیا لامکاں میں تہیں پا وطن
زباں سوں (۵) امولک گہر سنچ تونچہ دھرے سینہ حق راز کا گنج تونچہ
جتے سرسلاں میں تو اپروپ (۶) ہے او طالب ہیں توں حق کا مطلوب ہے
دوجے گرچہ جران ہے رویت کے کاج ہور آپستے آپے ہوا تجھ پوراج
او طالب کوں کس لن ترانی جواب تجے تو اپی ہو ملن کا خطاب
دیکھیا ان تو سفلیچہ (۷) جاگے پہ رنج تجے تو لگیا لامکاں بیچ گنج
اتہیں کیوں نہ یارب ہمیں ات غنی جب ایسا اگھانا(۸) اچھے سر دھنی(۹)
اپنا (۱۰) نصرتی دیں کے سرتاج کے بچن بول اقبال معراج کے

صفت معراج کی جس نس (۱۱) ترنگ (۱۲) چڑا او حبیب حق
بہر آیا لامکاں تک جا کرے لگ وہم جنبانی

دھریا پردہ سوز جہاں جب حجاب ہوئی حجلۂ راز کوں نس نقاب
کھولی باٹ طالب کی مطلوب دھیر مقاماں ہوئے وصل کے دلپذیر
جو تھی من میں مطلوب طالب کی آس انپڑنے (۱۳) کی باری اپین آئی پاس
اینو تیں ملن کا سکت ہت ہوا اونوتی بھی جذب محبت ہوا

---

(۱) تاخت (۲) گھوڑا (۳) ہالہ (۴) ختم ہوا (۵) بے بہا (۶) نادر
(۷) مراد زمین (۸) سیر (۹) خداوند (۱۰) اب (۱۱) رات (۱۲) گھوڑا
(۱۳) پانے

خصوصاً جو هستی کرا باغبان نپایا (۱) سو کونین کی بوستان
خلاصا دونو بن کا یو خاص پهول نبیاں کا چه سلطان محمد رسول
منگیا آن جو بو گل منگا اپنے پاس کرن لامکاں کی مندهر (۲) کوں سوباس
هوا امر تب پاک جبریل پر حبیب آپنے تس بلالیا ککر
انند یک نو اتوفلک میں هوا بدهاوا (۳) لگالگ (۴) † ملک میں هوا
بہشتیاں سنواری گیاں بیحساب او چائے (۵) گیا دوزخیاں نی عذاب
کهولے ہیے تکلف سوں رحمت کے در اوٹهیا خیر هور شر سوتا ؛ سرسر
سو اسروقت جبریل جنت میں آ دهریا یک براق ات (۶) چپل برق سا
پرنده ولے تیز پر سهم (۷) تی دسے روح پن جلد تر فہم ‡ تی
جو دوڑے تو یک طرفتہ العین میں سرب (۸) سیر کر آئے کونین میں
سو ویسا ترنگ سرتی پگ (۹) لگ سنوار فرشتیاں کی لے کر صفاں کئی هزار
شتاب آئے کر قطع سب راه کوں دونو جگ کے سلطاں کی درگاه کوں
تلگ تهی یو حضرت نیکو نام کی هو خلوت میں عالم سوں الہام کی
فنا کے یو عالم تی ٹک دل نکال رکهے تهے بقا کے جہاں میں خیال
ادب سات جبرئیل هوات قریب کہا یگ آٹهو اے خدا کے حبیب
که طالب اهے حق تمن وصل کا چلو هے شرف رویت اصل کا
بہوت خوب تازی میرے سات هے آدک جلوه گر آج کی رات هے
مرصع کی هو صدر (۱۰) هے هر فلک اهین مجلس آرا هو صف صف ملک
چنے نبٹ (۱۱) کسوت کیری، سور کے که هیں پائے انداز سب نور کے
بہشتاں سبی سہتے (۱۲) هیں عالی قصور سنوارے هیں سب سرتی (۱۳) غلمان وحور

---

(۱) پیدا کیا (۲) مکان (۳) نغمه عیش (۴) متواتر † لکهالکه (۵) اٹهایا § سد (۶) نهایت تیز
(۷) تیر ‡ وهم (۸) تمام (۹) قدم (۱۰) فرش (۱۱) بهتر (۱۲) زیبا (۱۳) ازسرنو

انند جا بجا هورهیا هے خوشں آج   بجیں عرشں پر طبل اسی کاج آج
جتا آج کا کاج (۱) یو کاج هے   نه لا بار (۲) عالم و و محتاج هے
سنی جوں نبی یو خوشی کی خبر   اوٹھے سوچه بیگی وضو ساز کر
ترنگ پاس آ شکر کر بے حساب   جیڑیا سو سٹیا تخت پر جم کے داب
چلیا یوں کیڑی ٹھار تی خنگ ابل   که کار تیر تے جیوں اوچهلتی هے کل †
چنچل ات پری تی جهٹک تیز پر   فنک لگ گیا باد هو جلد تر
کیا بیس (۳) جب چرخ اول پودهم   سٹیا سو ترنگ چاند کے تن پوسم
پکڑدتے نشانی (۴) اجوں جاند تن   کدیں نعل هوتا کدیں سم نمن
کنک (۵) هوی چندر پر مگر سم کی خاک   که پاره اتها سو هوا نقره پاک
کیا بیت معمور میں خوب دهات   ملاقات نبیاں کی روحاں سنگات
اٹک کوئی گهڑی وهاں اقامت کیے   منزه صفاں کی امامت کیے
کیے جوں دوجے آسمان پر گذر   کرے سو عطارد طرف یک نظر
هوا پل میں علام روشن ضمیر   بنیا بده (٦) سوں سا تو فلک کا دبیر
سیوم چرخ پر واں تی کیتا گون (۷)   نظاره کیا سوچه زهرا رخن (۸)
بدهاوا یوشه کاج گانے لگے   بجا ماه کا دف پلانے (۹) لگے
کیا جرخ چهارم په جب واں تی دهائوں (۱۰)   سٹیا سو همائے سعادت کی چهاؤں
شهی سات گهن کی هوئی سور کوں   جهاں پروری آئی تس نور کوں
گیا جوں فلک پانچویں پر هلک (۱۱)   دیکهاواں جو مریخ کی دهیر ٹک
ادک سرخ روهو شجاعت منے   لیا کهینچ خنجر اپس هت منے
گیا جوں چهٹے آسماں کے فراز   هوا واں جو آ مشتری پیشواز

---

(۱) کام (۲) دیر اجل (۳) داخل هوا (۴) هنوز (۵) اکسیر (٦) عطارد کانابده بهی هے (۷) روانگی (۸) طرف (۹) گانے لگے (۱۰) دهاوا (۱۱) جست

درس (۱) دیکھ ہو تیچ میں همزباں هوا قاضئی مسند آسماں
کیا و ں تے جون چرخ هفتم پہ چال زحل نحس اکبر کون پاجگ کا کال (۲)
چلن مند تس نحس کے پے کیا پچھے واں تی بھی باٹ انگین طے کیا
رهیا سدرة المنتہیٰ تی رفیق هوا واں تی هادی اپن تس شفیق
کرم تے کیا تخت رفرف سوار گذرتے مقامات سون کئی هزار
لگیا تس انگے آسمان بروج منازل تی تس چڑ کے کیتی عروج
جب آیا دیکھے عرش عالی انگے چلن تس پہ نعلین اونا ن سنگے
کیا عرش در حال یوں التماس کہ هے اے حبیب خدا مجھ بو آس
جھٹک گرد تجھ پگ کے نعلین کی کہ هوئے روشنی دل کی مجھ نین کی
رکھے تب نبی عرش عالی پہ پاؤں چلے چھوڑ دے تس کی آنگے کی ٹھاؤں
سمند هدا رہ نورد جہان دیکھایا لجا منزل لامکان
لکھی جائے تا لامکاں کی صفت کہ اس شرح میں هے سخن بے سکت
مکان لامکاں هے جم اس ذات کی نہ تمثیل اچھے تس کسی دهات کی
رهیا نین جهت کون کسی طرف سون بجز هو، نہ تھا ناؤں، کس حرف کون
هوا قرب واں تاب قوسین کا دسیا فیض ادک رویت عین کا
اوٹھیا بیچ تی واسطے کا ذنب میسر هوا خلوت بے حجاب
سو بن حرف و صورت بن آواز کیاں لگیاں بیچ باتاں ادک راز کیاں
تحیت نبی کی رخن (۳) تی هوا سلام هور شرف حق کدن (۴) تی هوا
تشاریف رحمت کی برکات کی عنایت لگی هونے کئی دهات کی
محبت کے دریا کون تھا عین جوش خلاصی کیاں سوجاں دھرے خوش خروش
او فیاض ساقی کی بزم لطیف دیکھت هو رهیا خلوتی ات حریف

---

(۱) درشن، دیدار (۲) دشمن (۳) طرف (۴) طرف

کرم صرف جوں صرف ساقی کیا وهی اپنی آمت په باقی کیا
هوئے ریز سو راز کی خوش رتن خزینے میں دل کے رکھا کر جتن
معانی کا هوئے گہر سنچ اپیچ رهیا هوجتے راز کا گنج اپینچ
جتا ان گنت فیض پایا نول پھریا ئے وهی هدیه آمت یدل(۱)
تماشے سب آس جگ کے رکھ چک(۲) سنے گیا هور پھر آیا گھڑی یک منے
پھر آتا هے جوں تن تی دم جاکے بھار نه تھی جا پھر آنے کوں اتنی بھی بار
لے آیا، سفر کر جو نعمت نول وهی تحفه کیتا محباں بدل
محباں نے جب راه (۳) آورد پائے دونو جگ کی نعمت تے یک یک اگھائے(۴)
ابو بکر صدیق وو یار غار دهریا سقف دین رکن تے جس ادهار
عمر ابن خطاب او نیک رائے که ات عدل سوں دین کا گھر بسائے
جو عثماں دهنی شرم و ایمان کے او جامع اهیں جمله قرآن کے
وصئی نبی ذی شرف ات بلی سو او شاه مرداں علئی ولی
اتا شه کی اس منقبت کوں نول که تا مشکلاں مجھ په سب هویں حل

ولی کا منقبت هیکل محباں کے دلاں کا هے
علی کے اسم عالی تے که هوئی جم مشکل آسانی

دیوے طبع کی مجھ زباں کوں سکت کنا شیر سبحان کی منقبت
علی او که شاه ولایت اهے جہاں بخش صاحب کرامت اهے
علی دلدل تیز کا شہسوار علی سور نر صاحب ذوالفقار
وصی محمد علی ولی ولی عہد کا یعنی احمد علی
علی تھا برادر محمد کوں یوں سو موسیٰ پیمبر کوں هاروں جوں
نپج (۵) میں یو دونو کا نور یک صفیٰ تو کیے لحمک لحمی اس مصطفیٰ

---

(۱) واسطے (۲) آنکھ (۳) توشه (۴) سیر هوئے (۵) آفرینش

علی راز کا دھن رکھن ہار جمع پیمبر کی خلوت کی مجلس کا شمع
نبی علم کا شہر ہے منجلی در اس کا تہیں نامور اے علی
اگر خضر علم لدنی کچھ ، آج جو موسیٰ نمن آئے سکنے کے کاج
نہ اس علم کی شہر میں بات پائیں جلگ در طرف اس توجہ نہ لیائیں
علی ہے نبی ہاشمی شہ جواں علی ات بلی دین کا پہلواں
زمیں کا کرہ جس کوں بالا سرے(۱) فلک سنگ تولا نرالا کرے
دیکھایا جو کر حملہ پنجے کی تاب ہوا پل میں خیبر کیرا فتح یاب
نبی کا جو ہے دیں ادک منجلی تری بھی دلیری ہے تیونچہ اے علی
شجاعت ترے گھر تی پکڑی ہے ناؤں ظفر کوں تیری کھرگ(۲) کی چھاؤں ٹھاؤں
دو جیبی جو تجھ کھرگ ہے ذوالفقار دو دریا دسیں دو زباں آبدار
ترے ہت ہے گھن گوہر عین کا دسے تس میں مجمع یو بحرین کا
سورج یو جو جگ میں منور اہے سو تجھ کھرگ کا عکس جوہر اہے
ندیاں بھوئیں(۳) پہ لہو کیاں بہوایا تہیں جتا کفر کا جس (۴) ڈوبایا تہیں
ولایت کی حجت کوں فرماں توں کرامت کی دفتر کوں عنواں توں
کہ جب چار مہ کا توں سرور ہوا سو تب سانپ کوں چیر حیدر ہوا
پٹھا کافراں پر توں زنبور دل کوایا تہیں شاہ زنبور اٹل
آوتر قعر بیرالعلم میں اپنگ (۵) مسخر کیا کرتوں جناں سوں جنگ
دیکھا کھن(۶) کرامت کی یک رنگ کوں کیا لعل یاقوت ہر سنگ کوں
سورج سوں بچن کی توں شاہ نجف تیرا حجرہ زہرا کوں بیت الشرف
تیرا ابتدا کا نبی یار اچھے نبی کا بی آخر توں غمخوار اچھے

---

(۱) زیب دیتا ہے (۲) تلوار (۳) زمین (۴) ناموری ، قوت (۵) تنہا (۶) کان معدن

کہے تھے جو الفخر فقری رسول ، کیا ہے توں او فقر اپیں ہو قبول
هریا ہے عبادت کا تجتی چمن ریاضت کا تجھ تیچ ہے تازہ بن
کرم هت تی تیریچ پا لے گیا قناعت تی تجھ حرص جا لے (۱) گیا
هدایت کی منڈو یکون تون مبڑ(۲) ہے شجر کون فقیری کے تون پیڑ (۳) ہے
هر یک شاخ تجھ تیچ هو نامدار کرامت کے میوے ادک لیائے بار
قیامت کی جو دهوپ کا ناؤں ہے غریباں کے سر تجتی واں چھاؤں ہے
جو ات تشنگی روز محشر کی هوئے مدد واں توں ساقیٔ کوثر کی هوئے
حرارت کے جلتیاں کوں پیاروں جلائے کرن دل ٹھنڈا آب کوثر پلائے
تیرا یا علی دل میں مجھ پیار ہے محبت کا مجھ من میں گلزار ہے
مجے آس ہے تجھ کرم خاص کا طلب گار هوں تیرے اخلاص کا
تجھ اخلاص میں رستگاری مجے کوانے تیرا نامداری . مجے
ترے ناؤں سوں یا علی جم تمام لگیا ہے مجی دین دنیا میں کام
کہ جس سر کون تجھ ناؤں کا سور ہے سو تس مہر تی مج په ات نور ہے
خصوصاً شہنشاہ عادل علی تیرا ناؤں (۴) کاری جو ہے ات بلی
او مجھ من کون پروردہ بہتر کیا سو باسوں سوں تس من معطر کیا
معطر هوخوشبو سون عارف وجود پٹھاویں پیمبر په هردم درود
پکڑیے ترے آل کی اے ولی منگوں ڈهونڈتا آؤ نے تجھ گلی
تجھ اولاد کے دین میں ہے سترگ کہ هر یک خلف یک تی ہے یک بزرگ
حو مخدوم عالی ہے عالی مقام تیری آل میں ہے مجے آس سوں کام
کہوں وصف آس پیر کا بے خلاف کہ تا هوئے سخن کا مجھ آئینہ صاف

ثنا ہے حضرت مخدوم دین سید محمد کا
کے ہے یو عاشق سر مست جام قرب ربانی

---

(۱) جلگیا (۲) احاطہ (۳) جڑ (۴) همنام

زباں دھو کے پھل(۱) نیرسوں مکھ میں لاؤں   یو سید محمد حسینی کا ناؤں
جتے عاشقاں میں اچھے سرفراز   جتے جگ کا مخدوم بندہ نواز
او شہباز حس عرش اچھے آشیاں   جسے صید گہ وسعت لامکاں
صدی آٹھویں میں تہیں اے ولی   کیا تازہ جنت میں جان علی
امام اب ولایت کا صف کا سچا   خلف نیک شاہ نجف کا سچا
ادک قرب کی بزم کا دل تہیں   سیادت کیری باغ کا گل تہیں
کہ جب اصل سیتی سیادت کی بیل   چلی بن میں ہستی کے جب باندجھیل(۲)
کمالت کا جون آ کے منڈوا چڑی   لگیا گل سو توں پای عزت بڑی
کہے ہیں نبی انبیاں تی سلف   ادک ہے اپس عالماں کا شرف
نہ کچھ ظاہری فاضلاں کی ہے بات   کہ ہے باطنی عالماں کا صفات
فضیلت میں تجھ آج ہے بے خطا   کہ علم لدنی تجے ہے عطا
توں دانش سوں سب کیوں نہ محظوظ اچھے   ترا مدرسہ لوح محفوظ اچھے
توں جامع فضائل منے سب ہوا،   توں عالم سوں دل کے مقرب ہوا
تہیں بختور آج ہے اور سعید   کہ تجھ ہت قضا کے ہے در کی کلید
تصرف تجے مخزن عین کا   پرویا ہے (۳) توں آس دارین کا
ترے مہر سیتی گدا ہوے امیر   ترے قہر تی پل میں ہوے شہ فقیر
کیا پل میں فیروز شہ کوں تباہ   گھڑی مینچہ سلطان احمد کوں شاہ
دونو جگ کا تجھ گھر چلے کار بار   کہ ہے دین و دنیا تیری کاردار
جو کوئی تجھ محبت کے ماتے(۴) اہیں   وہ دنیا میں رہ دین پاتے اہیں
عجب کیا جو بل تجھ کرامت تی پائیں   تو یک ہات میں دو کانگڑے (۵) سمائیں
خدا کا ادک تجھ مقرب یو پیار   مقرب کے خادم بھی ہویں قرب دار

---

(۱) گلاب (۲) صف (۳) تمام کیا، برلایا (۴) مست (۵) تربوز

طریقت میں تجھ طالبان ات رشید — حقیقت میں پیراں هیں تیرے مرید
زهے تونچه مخدوم بنده نواز — تیرا بنده دو جگ میں نت سرفراز
قیامت کا جب روز هوئےگا کٹھن — یکس یکتی نهاٹینگے بیارے اودن
دیوے آسرا کوئی نه آس وقت آه — علم تجھ سوں عالم کی تب هوئے پناه
بحمدالله کرسی به کرسی سری — چلی آئی هے بندگی میں تری
جو هون میں حو بنده اسیر هوا — که آیا هوں تجھ بندگی میں نوا (۱)
نپٹ گرچه خدمت سں هوں بے سمج — ولیکن وفا کا جه هے مجھ میں لج (۲) †
تون بنده نوازی سوں کر سرفراز — که دو جگ کی حاجت تی هوں بے نیاز
زهے مالک ا لملک کی بارگاه — بلند تر هے هور میں تو هوں بے پناه
حکومت هے گرچه ترے جد کے هت — انپڑنے کون تس لگ بهی کاں مجھسکت
دهریا تجھ وسیلے کون سٹ بیکسی — تون هادی هو دکھلا مجے حق رسی
میرا ورد هے نت زباں بیچ لیاؤں — که اول و آخر محمد کا ناؤں
تیرا جد هے جیوں اشرف ا لانبیا — توں ویسا چه هے افضل ا لاولیا
دکھن کی عجب بخت ور خاک هے — که جس بیچه تجھ خواب گه پاک هے
یو بھویں کس خطر تی نه هوئے هولناک — که هیکل هے تس گل تیرا قبر پاک
اودهر رخ پھرایا جو کوئی دیو ذات — سپڑ (۳) غم میں پایا سزا هاتی هات
جنے تجھ کرم کا جو منظور هے — سورج سار دوجگ میں مشهور هے
یو شاه دکھن هے علی جس کون ناؤں — تیرا سایه تس سر ا چھوچھتر چھ‌ؤں
هما پرورش هوے جس چھاؤں بیچ — مگر آشیان تس هے اس چھاؤں بیچ
دهان مدح میں شه کے کھولوں اتال (۴) — زباں سوں رتن فن کے رولوں اتال

یو مدح خسرو عالم علی عادل شه غازی
هنر کے ملک میں جس هے سمجھ کا تخت ازرانی

---

(۱) نیا، تازه (۲) لج، (حیا) † رج، (لذت) (۳) گرفتار هونا (۴) ابھ

مجنے یو سخن بادشاہ یاد ہے   پچھے پیر کے وصف اُستاد ہے
مج اُستاد آستاد عالم اچھے   جتا علم از بر جسے حم اچھے
دسے کسب موروثی ہے تج میں جم   ہوا ہے سو ارباب سیف و قلم
تجے جد براہیم ابلا بلی (۱)   توں سلطاں محمد کا جایا علی
کہ جیوں بعد عادل براہیم شا   محمد ہوا شاہ عالم پناہ
تیرے جد کوں عالم جگت گر کہے   پدر سیں سو تیرے بہادر کہے
شہی کی ادک سرفرازی کیا   سوائے (۲) اپس اسم غازی کیا
ہوا اُس کے بعد از جو توں شاہ تخت   کوایا دوگن (۳) نامور نیک بخت
فضیلت سوں کامل جگت گر تہیں   شجاعت سو نامی بہادر تہیں
ولادت انگے تی ولایت تجے   سہی (۴) نھن پنے (۵) میں کمالت تجے
تیرے مکھ کی تقریر سن اے ولی   کہیں سب کہ آیا ہے پھر یو علی
دیا کشف نھن پن میں تجھ حق مگر   کہ تھی لوح محفوظ پر تجھ نظر
نکلتی ہے جو سہج تجھ مکھ تی بات   وو علم لدنی کے تھے سب نکات
توں جب سکھ کر نہار تھا مہد کا   کیا سکہ جگ پر ولی عہد کا
تو شہزادگی میں اپنگ (۶) شاہ تھا   سلاطین میں صاحب جاہ تھا
جتی بات میں جسم ‡ اتھا جان توں   کیا ضبط شاہی کے ارکان توں
یو سلطاں محمد گذرنے کا غم   لگیا اس سبب دل کوں عالم کے کم
ہوا پل میں توں صاحب صدر یوں   سورج گئے پہ آیا نکل بدر جیوں
یتیماں کا پرور ہو توں اے کریم   زمانے کو ہونے نہ دیتا یتیم
رکھیا کیں نہ غم کی خزاں کا اپار †   دکھایا توں جگ میں خوشی کا بہار
مددگار نت شاہ مردان تجے   مسخر جنم چرخ گردان تجے

(۱) نہایت قوی (۲) مزید براں (۳) دو گنا، دگنا (۴) سزاوار ہو (۵) بچپن (۶) بے مثل ‡ جم
† وو بار

فلک تی بلند پایہ تجھ تخت کا   تیرا تاج سو سایہ ہاں بخت کا
گگن نیں، تیری چتر کی شان کا   نمونہ سورج تجھ سریا (۱) پان کا
سدا تجھ علم ہمزباں ابر سات   تیری میگ (۲) ڈنبرکی انبر (۳) سوں بات
تیری طاس (۴) ماھی کون جاوید کا   نسنگ تیر نے چشمہ خورشید کا
فلک تجھ ھری نوگزی (۵) طاس سور   تجھ آکاس دیوا زحل بن قصور
ہما تجھ ترنگ کے جو سر پر دسے   ظفر کے فرشتے کا شہپر دسے
ترے برد کا شرزہ لگتا اسد (۶)   تیری تو ڈر (۷) آنگے مہ نو ھے رد
بڈی فتح تجھ تیغ کی چھاؤں میں   وطن جس (۸) کون تجھ اسپ کے پاؤں میں
ترے خنگ انگے باد نیں ٹھارتا   پری تی ادک جلد پر مارتا
دسے سخت سوندل (۹) کے دریا کا موج کرے مار کرونٹ (۱۰) سوڈونگر (۱۱) سی فوج
زمانہ ترے برد (۱۲) کے طبل کاج   گگن پر مڑی ثور کی کھال آج
نوا چاند تجھ زرہ کی ھے کڑی   سورج میخ جوشن ھے زر کی گڑی (۱۳)
جڑت (۱۴) کا تیرا پڑدلا (۱۵) کہکشاں   ثوابت کے سر پنچ میں ھے ‡ نشاں
عجب کوئی یو ماھی ھے تیری کٹار کہ پانی کا ڈوہ (۱۶) تن ھے کڑکے (۱۷) سودھار
تیرا قہر اگن (۱۸) تیغ میں پالتا   جلالت کے فتنہ سوں گور جالتا
سورج شرق تے جب نکلتا دسے   جلالت تی تس کی پگلتا دسے
کہ یو کھرگ (۱۹) ھے اژدھا کی زبان   اچھے روز میداں پہ آتش فشاں
دسے برق پن ابر ھے لب کا   سمند (۲۰) ھے ولے آتش تاب کا

---

(۱) آفتابی-آفتاب گیر (۲) رتھ-شاہانہ عماری (۳) آسمان (۴) مراتب (۵) خیمہ (۶) برج اسہ
(۷) آنڈو یعنی وہ حلقہ جو ھاتھی کے پانو میں ڈال دیا جاتا ھے (۸) فتح (۹) لشکر (۱۰) غارت
کردے (۱۱) پہاڑ، چٹان (۱۲) شان (۱۳) گھڑی (۱۴) مرصع (۱۵) پڑتلا ‡ تجھ (۱۶) چشمہ
(۱۷) ساحل (۱۸) آگ (۱۹) تلوار (۲۰) سمندر

اجل تیر نے گرندی جان جائے تو بھونریاں (۱) بیں جوھر کے پڑ غوطہ کھائے
سراسر گھر یوں ہے تجھ کھرگ کا مگر خون ازل تی دیسے مرگ کا
نہیں کس دندن (۲) میں بھی لینے کی تاب تیری تیغ کا سر کے کانسے میں آب
ادک لک دلاں میں صلابت تیری کھرگ کام کیا بس مہا بت تیری
ترا دھاک جس دل میں جا گا کیا جو امرت پلائے تبہی (۳) نیں جیا
گویاں (۴) میں دبے باگ تجھ ھانک تی سٹیا (۵) شرزہ بستی تیری دھاک تی
تجے ڈر اپچ (۶) شرزہ ھو نا سکے متیا (۷) ھست (۸) ھیبت تی سو نہ سکے
رھیا تجتی غافل سو نادان ہے کہ تجھشہ میں شرزے کی اودھان (۹) ہے
جو کوئی تول میں گجہ (۱۰) تی بھاری دسے تجھ آس سر کا بھیجا سو نھاری دسے
جتے نحس موذی تری دھاک سات اھیں تل اوپر بل از لتی انگات (۱۱)
زحل چھپ رھیا سات پردیاں کے آڑ جتے جیولیاشبشں (۱۲) اپس بھوبں میں گاڑ
زحل او جو ہے ساتویں گھن پہ دور اگر تس رخن ٹک توں دیکھے تو گھور
نکل دھاک سوں بھویں اوپریوں پڑے کہ جیوں شیرانگے رکھ تی باندر جھڑے
غضب سوں تو ٹک جھانک دیکھے پتال ڈھلے دھاک سوں شیشں باسکھ کی کھال
دیوے زیب ذاتی صلابت تجے سہاتی ہے نامی شجاعت تجے
محمد دکھن (۱۳) پت کے گھر توں علی جگ افروز دیپک ھوا منچلی
زمانے تی اندکار (۱۴) چھٹ جا سگل (۱۵) فلک تابداں ھورھیا نت نول
زمین بھر جو تجھ جس ھوا جوش میں کیا ٹھار جا گھم (۱۶) کے سرپوش میں

---

(۱) بھنور (۲) دشمن (۳) تو بھی (۴) شیر کے رھنے کی جگہ ، گوی (۵) چھوڑ دیا
(۶) ظاھر (یعنی باھر نہ نکل سکے (۷) مست (۸) ھاتھی (۹) شیوہ ، ڈھنگ (۱۰) ھاتھی
(۱۱) عاجز (۱۲) وہ اژدھا جو زمیں کو اٹھائے ھوے ہے (۱۳) دکھن کا پتی یعنی حاکم
(۱۴) اندھیرا (۱۵) تمام (۱۶) آسمان

مگر تس پہ تاریاں کا افشاں ہے   فلک جس کا تیری عرق داں (۱) ہے
سلگتی ہے جب تجھ غضب کی اگن   نہ سمجے زمانے میں تب رات دن
فلک یوسو ہے کولسے (۲) ڈھیر (۳)   سلگ دھگدھگاتا دسے یک انگار (۴)
تجھ آنگے رہے تاب کس مرد میں   پھربا جس پہ توں او ملیا گرد میں
جنم تجھ دندی جیو تی پھرنے کا چور   رہنے چھپکے پیدا کیا خانہ گور
رکھنہار ناموس عزت کوں تونچ   بڑا سب تی اب عقل وھمت کوں تونچ
ترے عہد تی عہد شہ مات ہے   توں جوں ایک تیوں یک تیری بات ہے
ترا قول بے غم رکھے مول تی   نوازیا جماعت † کوں توں قول تی
کہیا توں جسے ڈرنکو (۵) ایدر آ   سکے کان فلک تس پہ دیدے پھرا
رہے نوجواں عقل میں پیر توں   بڑا دور بیں نیک تدبیر توں
زمانے کا سررشتہ ساندیا (۶) تہیں   ٹوٹے چرخ کا تھاٹ باندیا تہیں
ہووے عدل تجھ زور تی تن درست   کیا ظلم کوں داب تل داب سست
تری راستی کی منگن حق کی دھات   اوجائے (۷) ہیں سب سرو پا تاں تی ہات
صفائی تیرے دل کی دیکھیا سو پاک   کیا صبح نے جہل (۸) سوں دامن کوں چاک
دیکھت حکم تجھ شاہ بلوند (۹) کا   دروتا پھوٹے کوہ الوند کا
ترے سچہ پنے کی صفت ہوئی سوزور   پڑیا قعر دریا کی جا تن میں شور
تیرا خلق امرت تی بہتر دسے   میٹھی بات تجھ روح پرور دسے
دلاں کا لیا ملک خوش خلق سوں   کیا بند اخلاص سوں خلق کوں
رکھیا عین تجھ نین میں نت سپہر   چھپا چشمہ امرت کا رکھ ناؤں مہر
نپٹ اڑ رہیانکا (۱۰) مددگار تونچہ   ادک جس پہ مشکل ہے تس یار تونچہ

---

(۱) گلاب پاش (۲) کوئلہ (۳) ڈھیر † جماعت (۴) انگارہ (۵) نہیں (۶) باندھا
(۷) اٹھائے ہوئے ہیں (۸) رشک (۹) بلونت، بہادر (۱۰) درماندے

مبارک تیری مہربانی کی چھاؤں زمانے کے سب دل جلیاں کی ہے ٹھاون
کواتا تہیں آج ظل خدا کہ پیرو ہے توں مصطفیٰ کا سدا
دیا بخت کا ساقئی خوش خرام جو دور جوانی میں شاہی کا جام
نہ تابع ہوغفلت کی مستی میں توں کیا سر خوشی حق پرستی مین توں
برکت تی تیریچہ جم جم زماں سب آفت تی پایا ہے امن و امان
خدا پاس مقبول تیری دعا تو کل تیرا حاصل مدعا
توں صالح جواں تو عبادت تری دیکھائی ہے ظاہر کرامت تری
اندیشا جو کوئی جیومیں تیرے سو گھات (۱) سزا بیگ پایا اونے ہاتی ہات
تیرے ہات میں دین دنیا کابل خدا تجھ کون دیتا ہے علم و عمل
تیرے سب علوم اج علامہ تونچہ کتاب فضیلت کا سرنامہ تونچہ
بساریا فصاحت تی حسان کون چھپایا بلاغت تی سحبان کون
سخن سنج کامل ہنرور تہیں زباں آوراں کا بھی داور تہیں
تیرے شعر تی شاعراں کوں ہے نور مضامیں معانی کے گردوں کا سور
سورج زرفشان مشق کا تجھ ورق منور سپورن (۲) تیرا زیر مشق
تیرے ہت تی خوش خط هووے آشکار زمانے کے قطعیاں پہ ہے یادگار
کیا تیرے قطعاں کوں رکھنے زمن یو جزدان کیمخت یعنی گگن
توں صاحب ہنر اور ہنرور پسند ہنر کیچہ دھن سوں جنم تجھ انند

در تعریف بڑی صاحبہ

کہے جگ کے تس سائی پرد ھن (۳) آھی کہ جس کا خلف توں سلکھن (۴) آھی
خلافت سو خیرالنسا تی جسے جتی بانواں پر عنایت دسے
او بی بی ہے حضرت بڑی صاحب آج جنن ناؤں کد بانو وان کا ہے تاج

---

(۱) ایذا (۲) بدر (۳) آفرین (۴) نیک بخت

شرف ہے نسب ات شرف ناک کی　　دیسی قطب شاہی کے افلاک کی
در درج عصمت کی ات نامدار　　مہ برج عفت کی عالی وقار
برکت ہے عالم میں جس راستی　　سیکھا صادق صبح تس پاس تی
سخاوت کی ہے موج میں بحر دل　　گہر بار تس کف تی بادل خجل
دھرن مہر عالمپو حق مادری　　جنم جن کی نیت جہاں پروری
تو یو فیض عالم پہ جاری ہے جم　　خلف ہے سو یعنی تو صاحب کرم
ہنر کے چمن تجھ کرم تی ہرے　　نزاکت کے گل تجتی رنگ رس بھرے
جو سرجی (۱) ہے ہر نعمت لائقہ　　لذت تس کا لیتی ہے تجھ ذائقہ
لیا بھوگ توں بھاگ کی نار کا　　جو کچھ خوب ہے سوچ تجھ پیار کا
عیاں تجھ نظر میں چودہی باس † ہے　　تیرے فہم کی سرستی (۲) داس ہے
زمانے کوں کرتی بدل خوش دماغ　　کیا راگ رنگ کا تہیں تازہ باغ
برسنے کوں برسات رس کا نول　　کیا توں پکھاوج کوں رت کا بدل
مقامات (۳) کے بن میں فن کی نوے　　چلی تار تنبور کی کالوے (۴)
ہوئی سرمندل (۵) چشمہ رنگ رس بھری　　بینگی ‡ سو تس پر ہزاروں جوری
دسین زیب ہر دست کی ڈال کے　　کھلے سو گلاں خوش ادک تال کے
چڑیاں رس کیاں بیلاں سو جنتر (۶) کے تار　　سرنگ شاخ پر دو کلیان لیا کے بار
طرب کی کئی بزم میں ات نول　　دف و نے دسے حوض خانہ او گل
دھن رس بھرا کچھ § ہو دم ساز کا　　اوڑے گل تی فوارہ آواز کا
بڈھایا تہیں برگ دھرپت کی پال　　نہالاں خیالاں کے تجھ تی نہال
دھر نہار رنگ رس خوش الحان کے　　سرنگ سرور تجتے بڈی تان کے

---

(۱) پیدا ہوی ہے † آس (۲) حکمت ودانش و موسیقی کی دیوی (۳) نام راگ
(۴) ندی (۵) نام ساز ‡ بونکی (۶) نام ساز § گنج

مضامین کے گل دکھایا تہیں ارت (۱) کا جه مبوا چکایا تہیں
جگت (۲) گرکی نورس (۳) کون تو بس دیا هریک رس چکا(۴) من کون سورس دیا
تیرے رس تی خوباں دهریاں رنگ رس (۵) چتر پن تی تجھ چاتراں کون امس(۶)
تیرا دهیان خوباں کے دل کا چراغ تیرا عشق هے دلبراں کو ایاغ
جو کرنیاں تماری میں کیاں هوباں چهبیلیاں کلیاں سومدن کیاں هویاں
ترے درس تی خوبرویاں کون زیب تہیں دلبراں کون ملیا دلفریب
ترے تی نوازیا گیا عشق آج نه سمجیا هے کوئی عشق کون تیرے باج
دیا عشق کی بات کون تو سواد کیا کہنه قصه زمانے تی یاد
اتها عشق ذرا هوا تجھ تی سور هر یک شے میں اپنا دیکهایا ظہور
زمانے کی میں یادگاری بدل لیکهیا قصه تجھ ناؤں سون یو نول
اگر اهل دانش جو آعزم دیں نظر کر کے دیکهیں تو جس بزم میں
تو ساقی هے هر بیت کا پیش دست پلا عشق کاسے کرے دل کون مست
گرچه دکهن کے اول اهل فن نه بولے تھے کوئی اس هنر کا سخن
تجے تربیت توں کیا هے ککر دیکهایا هوں کر آج ایسا هنر
نه تعریف سن جس کی دهر اشتیاق منگاوے سمجھ تحفه اهل عراق
بہا طبع کا مجھ عجب نو بہار رچیا(۷) هوں جو بو پھول چن چن ڈهگار(۸)
و هر پھول کاڑے ‡ تو آس راس تی نه خالی دسے رنگ نا باس تی
دیانے تہیں رنگ یا باس کون رکهے اپنی مجلس میں آس راس کون
فن سنج تجھ گنج عرفاں هے شاد سخن کا ترے دل تی نپچیا هے داد

(۱) معنی (۲) مراد ابراہیم عادل شاہ جس کا لقب جگت گرو تها
(۳) نام تصنیف ابراہیم شاہ و نیز نام مکان ابراہیم شاہ (۴) چکهیا
(۵) زیب و زینت (۶) عمده [illegible] (۷) آراسته کیا هے (۸) ڈهیر ‡ [illegible]

تیرے دور میں بر ہنر باد(۱) ہے — ہنر مند ہے سو جتے شاد ہے
نرھی شعر فہمی تجھ آنگے دسے — سمج آج تیری چہ بانٹے (۲) دسے
دھنی سو چھپیں ‡ علم کا تجز کن آئے — آو نے بی تیرے پاس اصلاح پائے
کیا شعر دقت میں میں دل کوں سونپ — کہ دیتا ہے تیرا سمجھ سج کوں چونپ(۳)
بحمداللہ ہونے میں میں جوہری — ملا توں رتن (۴) پا رکھی مشتری
جیتا مولی کوں تو سزاوار ہے — کہ توں شاہ عارف خریدار ہے
جو توں مج پہ گوہر فشانی بہ آئے — فلک میرے دامن کا حسرت لے جائے
میری طبع یک باغ محبوب ہے — جسے بار پھل پھول اپروپ ہے
لگایا تیرا تونچہ اپس ہت سوں پال — کہ تا سائباں جگ کوں ہو ہرنہال
جداں لگ اچھے اوس کی دنیا پوچھاؤں — تلگ رہے تری باغبانی کا ناؤں
شہا گرچہ یک جو نہ پاتا ہوں میں — ولے ناؤں سوں تجھ بیکاتا ہوں میں
نہ توں جانتا ہے بہر حال میں — کہ تیریچہ خاصے کا ہوں مال میں
بھلا کیا کمانا † جو کس آنٹ کا — برا ہوں تبی ہوں تیری گانٹ کا
کہ میں اصل میں یک سپاہی اتھا — فدا در گہ بادشاہی اتھا
بڈھا مجھ دکھانا تیرا ناؤں ہے — تیری چھاؤں بن مجھنہ کیں ٹھاؤں ہے
مجے تربیت کر توں ظاہر کیا — شعور اس آ ہنر کا دے شاعر کیا
وگر نہ نتھا مجھ یو کسب کمال — کتا ہوں اتا یو سخن حسب حال

کتا ہوں حسب حال اپنا جو میں کسب کمال یک سر
یکا یک کیوں عطا مجھ پر ہوا سو فیض سبحانی

سخن کا محل ہے زہے پائدار — رہن ہار ہے جگ میں جم برقرار
بندیا جن عمارت یو بنیاد سوں — قیامت تلگ نا ڈھلے باد سوں

---

(۱) برباد (۲) حصہ ‡ جیبے (۳) شوق (۴) جوہر شناس۔ جوہر پرکھنے والا † کھوانا

شہاں کے جو خادم ہنرور اہیں   سخن ور او تو سب من بہتر اہں
کہ جس شاہ کی شاعراں وصف کر   گذر گئے ہیں رکھ کا رنابے سنور
ولے اُن کی ہر ایک سفینے اوپر   چلاویں تو صاحب خرد خوش نظر
اگرچہ یو لوح زمین تی زمان   اٹن ناؤں کا دھو سٹیا ہے نشان
ہو مداح کے فن تی ممدوح یاد   کرین آفریں ہو کے دونو پہ شاد
نہ کچھ شاعری کسب کا کام ہے   کہ یو حق کی بخشش تی الہام ہے
سمجتے ہیں اوس فن کون صاحب ہنر   کرامت کے دریا کا ہے گر گہر
ڈھونڈین گرچہ سب کوئی بھی ہم سنگات   خدا لیائے موتی یکا دے کے ہات
کروں شکر منعم کا لاریب میں   کہ پایا ہوں یو گنج از غیب میں
کہ تھا مجھ پدر سو شجاعت مآب   قدیم یک سلحدار جمع رکاب
وو شہ کام پر زندگانی منے   کمر بستہ تھا جانفشانی منے
بچانے جنم آپنا ننگ و نام   اپس زندگی میں کیا خوب کام
ادک تھیچ لگ مجھ میں نہنوادگی (۱)   میرے حق میں اندیشں آستادگی
نظر دھر کے مجھ تربیت میں سدا   رکھیا نیں کدھی مجھ اپستے جدا
سکچہ (۲) مجتی جانے کون نسدن منے   پھرے لئی بزرگاں کی مجلس منے
معلم جو میرے جتے خاص تھے   دھرن ہار او مجھ سوں اخلاص تھے
کچھ یک میں سنبھالیا جب اپنا شعور   گیا کر کتاباں پر اکثر عبور
نجھایا (۳) ہر یک طرح کا پھول بن   رکھیا دل میں تس باغبانی کا فن
دیکھیا کیوں † جوہر بزم میں کر خیال   حریفاں گئے ہیں سو سر مست حال
یہی مجھ منے عشق ہور شوق تھا   اوسی کے نظاریاں میں نت ذوق تھا
میرے سر پہ دولت جب آنے منگی   سو دی جگ میں شہرت دکھانے منگی
صفائی دسے اُن دنوں میں مجے   ولے بھید کیا ہے سو نا دل بوجے

(۱) بچپن (۲) حجاب (۳) غور سے دیکھا، مطالعہ کیا † جیوں

یکا یک تلنگ لطف پروردگار کیا مج پہ یک دن یو سر آشکار
(۱) دنگی تب نکل محھ اوپر تی چلی سوکی شاخ جب بار دھرتی چلی
میرا من ویسا صاف گوھر کا کھن انگے دینہارا امولک رتن
رتن گھن تے اول جو نکلے سو نو لے جائے وھیں شاہ انگے راہ رو
میرا شہ جو(۲) ہو جک اچھے جوھری وو شہزادگی میں اتھا مشتری
نوے چاند سا شہ نو بالا اتھا (۳) چڑت بد کا دن دن اوجالا اتھا
ویسے گرچہ ظاھر ننھے سن میں سخت اتھی پن ازلتی عطا اس کوں بخت
ولی عہد سلطان محمد کا تھا ولی عہد دانش عطا جد کا تھا
جگت گر ہنے کی پکڑ جد کی گت کرنہار تھا پل میں کئی بھانت اوگت(۴)
ھوئے یوں نول گوھران بیش جوں وھی سور یو پیش اندیشں تیوں
میری طبع کی گھن کوں قابل پچھان نہ کوئی گھن اچھے کر اس مقابل پچھان
دھرن ھار اکثر اثر مہر کی رکھیا مج طرف نت نظر مہر کی
جو بخشا جم اس مہر تی آب و تاب ھر یک لعل رنگیں ھوا آفتاب
رتن جو یو دیپک زمں کے ھوئے سزاوار شہ انجمن کے ھوئے
تلگ تخت شہ کوں مبارک ھوا (۵) اپنک سایۂ حق تبارک ھوا
جو تھا عین شہ کامرانی منے جہانبانی اور کاردانی منے
بلا بھیج بندے کو اس حال میں نظر کر میرے بے بہا مال میں
پرکھتا چلیا یو رتن سر بسر *تھکے پارکھی(۶) دھکہ یو اھل نظر
وھیں جگ میں بندہ رھنے بے نیاز رکھیا اپنی خدمت میں کر سرفراز
فلک یو بنگی(۷) چال کا کم نظر سمج طبع کی مجھ گھر کوں کنکر
نہ سمجے ککر کوئی میرا قدر پار رکھا تھا ادک ھٹ سوں مجھ بھونپہ مار

(۱) حیرت ۔ (۲) پرکھنے والا ۔ (۳) روز افزوں عقل ۔ (۴) ایجاد ۔ (۵) خود ۔
(۶) جوھرشناس ۔ * تھکے دیکھ پارکھ ۔ (۷) کج

دوجے کوئی نہ سمجے تو مجھ غم نہیں آنن بوجتے میں بی پر کم نہیں
یو ہے سچہ کہ جاں درشہور اچھے تنک مایہ کان تس خریدار اچھے
اچھےسہل چپ بات کرنے کی جگہ * (۱) کبل ہے رتن مول لینا پرکھ
نچھے بات میں جس کی بدہ کی نشان دو جیو جسم خالی ہے نین تس پران (۲)
اچھے بھوت عقل و بچن ،یں انتر (۳) سنو ٹک کتا ہوں سو میں کھول کر

صفت جیو کی ملک کی عقل لے خورشید روشن کا
نظر تی جس کی پاتا ہے بچن کا ذرہ تابانی

بزرگاں کی یو نقل حجت آہے کہ العقل نصف الکرامت اہے
کنا بلک فوق الکرامت سدا کہ اس عقل سوں ہم پچھانے خدا
اچھے ناؤں انسان کوں عقل سات جناور بی کرتا ہے سکلائے بات
اچھے عقل سوں بخت کوں یاوری اچھے عقل سرمایۂ داوری
سعادت کی ہے صبح کوں عقل نور ھدایت کے خوش روز پر عقل سور
اچھے عقل یک دوات ناپدید اچھے عقل مشکل کے حل کی کلید
اچھے عقل سو مردمی کا پرس جڑے عقل تی زور ناکس کوں کس
دیوا عقل دل کے شبستان کوں دوا عقل ھر رنج انسان کوں
اچھے طبع کی دوڑ کوں عقل رخش گمت کوں خیالاں کی ہے فرخ بخش
اچھے عقل ادک یار جاں نیک کوش ھنر کا نمایندہ ھور عیب پوش
اچھے عقل کسوت حیا کی انوپ دیوے عقل پیری کے جینے کوں روپ
اچھے عقل پیرایۂ بندگی اچھے عقل سرمایۂ زندگی
دیوے عقل نت ملک شہ کوں نوا ولی کی ولایت کا ہے پیشوا
جہاں گیر ہویں خسرواں عقل سوں (۴) بکٹ کام ہویں خوشرواں عقل سوں

(۱) مشکل - (۲) جان - (۳) فرق - * جک - (۴) - مشکل

کرے شه کی خلوت کوں هو عقل یار   چھپے کام کی دھن (۱) کا مکھ آشکار
مسافر کوں هوے عقل هادی رفیق   مقامی کے آنست کون یار شفیق
نو آکاس لگ عقل تی پنت پائیں   ستاریاں کا سب عقل سوں انت پائیں
رصد بند افلاک کی عقل هوئی   سو تقویم بھی عقل تی نقل هوئی
ہو جین عقل تی گنج زمیں سات کا   لیویں عقل تی بھید ظلمات کا
زمین پر تو ات عقل سوں حد بندے   سمندر په جا عقل سوں سد بندے
کیا عاقلاں کاچ آئینه کام   اتھا جگ نما عاقلاں کاچ جام
اچھے عقل (۲) لاوک نت اخلاص کی   (۳) هتیو عقل هوی دلبر خاص کی
چلے عقل تی دین دنیا کے کام   دونو جگ میں عاقل دسے نیک نام
مگر عقل کے کام کوں هے حیا*   تو جگ جگ رهے عاقلاں کا کیا
جو هوتا هے عاقل کا کامل شعور   کواوے او صاحب سخن بالغرور
(۴) گپت عقل کی روپ کی ٹھاؤں هے   بچن عقل کی جسم کی چھاؤں هے
بچن کا دیوا کاں تب اپسے (۵) جگائے   که جب عقل تی چرب روغن نه پائے
بچن کا کھرگ کیوں دسے تابدار   هوا نیں جلگ عقل سوں آبدار
بچن عقل کن سچ پوچھے تو غلام   وو فرمائے سو یو کرے جیو سوں کام
چلے گھال اگر تس کیا کر (۶) کلا (۷)   (۸) اوڑے آپ لیا جیب کے سر بلا
کتا عقل کا سب یو سرور هے سیف   کھوں کیا که اس کا یو† داور هے حیف
(۹) کتا عقل کوں میں تو شاه زمان   نهوتا اگر عشق صاحب قران
اٹل عقل کا گرچه گج مست هے   ولے عشق شرزه زبردست هے
که جس ٹھار پر هوئے **شرزے** کی چال   تو اس ٹھار گج کا چلے کیا مجال

---

(۱) محبوبه ـ (۲) خمیر اٹھانے کا کونڈا ـ (۳) دوست * جیا ـ (۴) مخفی ـ
(۵) از خود ـ (۶) کہا ، حکم ـ (۷) فریب ، بےپرواهی ـ (۸) الگ هو جاے ،
کناره گیر هو جاے ـ † بی (۹) کہتا ـ

یتار ہے انگے میری چلنے تی عقل کہ ہونی سنگے عشق کی بات نقل
صفت ہے عشق کی سے کی جم آس سے کے جو مستان کو
اثر تس چک (۱) میں انجن ہو دسے گنج خدا دانی

ازل تی جو مجھ عشق کا سوز ہے ابد لگ ادک شعلہ زن روز ہے
ہوا ہے میری طبع کا خوشں چمن (۲) پرت کے گلاں داٹ کر پھولیں
اگن جل بھری مجھ نین ہی بدل (۳) میرا ہر انجو ہے سورج تی نچھل (۴)
دیکھاوے جو مجھ آہ اپس بھید کوں ملمع، کرے جام خورشید کوں
جو ہر بات کا مجھ بلند اوج ہے وو سب عشق کی بحر کا موج ہے
دھرے مجھ قلم اژدھا کی زباں کہ ہردم زباں سوں ہے آتش فشاں
دیوے ہر ورق پر کا مجھ خط سواد جو جلتے جنگل کا دھواں گرد باد
دسے مجھ بچن کی جو لیویں تو ماگ (۵) دھواں صورت حرف معنی سو آگ
دیکھت خوبی عشق میں صادق سو کرتا ہوں میں عشق پر عاشقی
نہ ہوشیار ہووے کدیں مست عشق جنم مست(۶) سنگل پھرے(۷) ہست عشق
مئے عشق کا صاف ساقی ہے یار سٹنہار دھو دل تی غم کا غبار
اچھے غم کے(۸) باڑے میں ہمخانہ عشق دھری بزم کا گنج ویرانہ عشق
اچھے عشق خلقت کی جگ کا سبب اچھے عشق گنجینۂ راز رب
کرن ہار امرت کوں شرمندہ عشق دھرے ناؤں سو جگ میں نت زندہ عشق
بقا کی جسے جگ میں شاہی اچھے اجل جس کے گھر کا سپاہی اچھے
بلند تر ہے افلاک تی جس نشان زمین کا بھی تس چھتر ہے سایہ بان
نوازیا سو جس نت اچھے بے نیاز نہ تس ہات کا بھویں پڑے سرفراز
جسے رات اندھاری اچھے صید گاہ انجو جس کے دانے سٹی جس کی آہ

(۱) آنکھ - (۲) محبت - (۳) بادل - (۴) صاف - (۵) راہ - (۶) خوش -
(۷) ہاتھی - (۸) محلہ -

اٹھے داغ میں جس کے مرھم سوں درد   اگن جوش انگے جس کے لگتی ھے سرد
نظر مہر کی لیائے جب رنگ میں   کرے لعل تب سینۂ سنگ میں
سدا فکر نو سکه(۱) ھو جس پاس اچھے   (۲) رکت(۳) نیر ھوران جسے ماس اچھے
دلاں کا ھے اے عشق توں بادشاہ   جہاں ڈر ھے سوواںچ تجھ تخت گاہ
دیوا راج کا تجھ سوں کالا دیسے   اندھا راچه تیرا اوجالا دیسے
کیا سر خوشی جگ میں مشہور تونچه   خرابات عالم کیا پور(۴) تونچه
دل افروز جے مے جو ان بھیل(۵) ھے   تیرے گھر کے دیپک کا او تیل ھے
تیرا خار بہتر ھے گلزار تی   ترا ور ھے دیوانه ھوشیار تی
تیرے چہر(۶) انگے کیا ھے بیچھو(۷) کی چہر   که تجھ چہر منتر تی نجاوے او تر
توں دانا ھے کین(۸) نا سمجھ باولا   چلے کس نظر جاں تیرا پاولا(۹)
سنگاتی(۱۰) دو جگ میں اچنہار(۱۱) تونچه   جنم جگ کا یار وفادار تونچه
تیرے ھات تی خاک ھوتی ھے زر   پرس(۱۲) ھے توں اکسیر اعظم تی ور
جکوئی شمع کا تجھ جو پروانه ھوئے   او سے سات دوزخ کا پروانه ھوئے
اگن جھگ* جھگاتا سونت آفتاب   پنکھا ھے تیرا تر کیا سو گلاب
دلاں کوں اگن کھیل تجھ تی ھوا   انجو تس اوپر تیل تجھ تی ھوا
نپاوے توں جس جسم سگلی(۱۳) اگن   سورج تس انگے کیا ھے پگلی اگن
چڑاوے ستی کون تیرا مے* مدن   دیکھاوے تسے آگ کر پھول بن
جلانا ھوس سوں تیرا دھیان ھے   سورج تجھ ھوا کا سو ریا پان ھے
تیری سہر تی ھے نظر کوں بہا   نظارے کوں تجھ تی اچھے اشتہا
سکے چاکنے(۱۴) کا لذت تجتی چک   نظارے کی نعمت کوں ھے توں ' نمک

(۱) نو آموز - (۲) خون - (۳) پانی - (۴) آباد - (۵) بے انتہا - (۶) زھر -
(۷) بچھو - (۸) کہیں ، کہتے ھیں - (۹) قدم - (۱۰) ساتھی - (۱۱) رھنے والا -
(۱۲) پارس - (۱۳) تمام ' سراپا - (۱۴) چکھنے - *جل جھٹکتا -

تیرے زور انگے زیر زنجیر ہے سپر کیا کرے جان تیرا تیر ہے
تیرے سحر کا چھند(۱) ہے دیو بند دھرے بند رستم پہ تیرا کمند
ریا کا نہ آوے رتی فن تجھے برابر دسے دوست دشمن تجھے
دلاور پنے میں تو کچھ کم نہیں پھرے جگ تو یکبار تجھ غم نہیں
سبوں سنگ پن صلح توں کل کرے بورائی سو جگ کی تحمل کرے
سمجھتے ہیں تجھ گرچہ بازار میں دوالا نکلتا ہے بیپار میں
کواتیچہ سو عقل سوں نامدار یو سودا کرے جان بوجھ اختیار
کچا ہوے نہ کچوائے(۲) تجھ مبتلا ادک عافیت تی بوجے ہر بلا
نصیحت کوں * توڑے تیرا درد مند خلاصی کوں چھوڑے تیرا جس* ہے بند
نصحیت کوں تجھ شہر میں غدر ہے تیرے ملک میں صبر بیقدر ہے
گھڑی یک تبی صبح یا شام کوں نہیں سوں تجھ انگے کچھ آرام کوں
پھرانے توں نت باؤ(۳) بارا اچھے مگر توں نپایا(۴) سو پارا اچھے
نہ ہوے تجھ مسافر گھڑی کیں مقیم (۵) ہنڈے خوش وہاں جاں اچھے جیو پہ بیم
لگایا ہے اپنا توں لذت جسے برابر اچھے شہد و حنظل تسے
نہ کام آئے تجھ صف منے رو ریا برابر ہے زر بفت ہور بوریا
تری بحر میں عقل کوں انت نئیں تری بر آپر لاج کوں پنت نئیں
کرے تونچہ بت خانہ دل کے نین بناتا ہے عابد کوں توں برھمن
دھرے یک نظر میں تو لاکھاں فریب کرشمہ سوں توڑے کروڑاں شکیب
توں یک یک پلک تیر کی تاؤ سوں بندیا دل کی الماس لک چاؤ سوں
توں یک دھن کی دکھلاکے لٹ کی لٹک (۶) پریشاں کرے کئی دلاں کے کٹک (۷)
توں یک سو سوں کئی جیو کے باندے گلے توں یک تل سوں کئی دل کوں تلتل تلے

---

(۱) فریب - (۲) کچپاے - (۳) طوفان گرد باد - (۴) پیدا کیا - (۵) گشت کرے - (۶) ادا - (۷) لشکر - * لوڑے - حسن بند -

دیکھا چھب کی چیں جبیں کا نگار کرے کئی نظر کوں اٹکنے کی ٹھار
یک ابرو کی خم کوں دیکھا بیگماں کتیاں کے کرے تیر سے قد کماں
دیکھا چک کوں یک ناسکا (۱) کی کلی دیوے مغز کوں چٹیو کی گد گلی (۲)
دیکھا عکس یک گال کا جگ (۳) او جال کتیاں کوں جلاوے توں سورج مثال
دیکھا یک (۴) سکی کے کرن (۵) کی کنول رکھے کئی بھنور چک کے لبدا (۶) نول (۷)
دیکھا یک لبد (۸) کا پیالہ سرنگ (۹) کرے پل میں کئی ہوشیاراں کو دنگ
دیکھا یک سولکھن (۱۰) بتیسی کے رست (۱۱) کرے ہار کئی جمع دل کی شکست
دیکھا سیب سی یک تھوڑیکا توں زیب دیوے لا کہ یوسف کوں چاہ فریب
دیکھا یک گلے کی صراحی توں پور (۱۲) دلاں کیاں کرے شیشیاں چور چور
تو یک نازنی کی میٹھی بات یر کرے پھر کے غم کی مویلاں (۱۳) کوں امر
جوبن دھن دیکھا دور تی دلنواز کتیاں کی ہوس کا کرے ہت دراز
دیکھا یک نول سرو بالا سو نیٹ (۱۴) کتیاں کوں کر اس چھاؤں لاتا ہے ہیٹ
دیکھا یک چنچل کی بدن مست چال کرے کئی چمن عقل کے پائیمال
(۱۵) تیری پنت کی نین شاطر آہیں کرن قاصداں تیری خاطر آہیں
اچھے دل خلاصہ جو تن کا تمام تیرے کیے (۱۶) میں نسدن پھرے جوں غلام
تیرے حکم سوں جاں کرے نین چال رہے دل بھی پھرتا سدا تجھ دنبال
لگایا ہے جیسی جسے توں ہو باٹ بھلے ہور بورنے سوں او ہو جیو کے ساٹ
مجازی میں کو نتے (۱۷) توچپ سر گنوائے حقیقی پہ دوڑے تو منزل کوں پائے

---

(۱) ناک - (۲) گد گدی - (۳) عالم افروز، جہان کو روشن کرنے والا -
(۴) معشوق - (۵) کان - (۶) فریفتہ - (۷) خوب - (۸) لب، ہونٹ -
(۹) سرخ - (۱۰) خوش نما - (۱۱) قطار - (۱۲) پُر - (۱۳) مردوں کو -
(۱۴) راست - (۱۵) آنکھیں تیری راہ کی شاطر ہیں اور کان قاصد -
(۱۶) حکم - (۱۷) قید رہے -

ازل تی تو تجھ سوں موافق ہوں میں — کمینہ تیرا یار صادق ہوں میں
میرے دل کی انکھیاں کوں ہو توں انجن — دکھاتا ہے نت گنج مخفی کا دھن
میری زندگی تجھ اگن میں نچھل (۱) — سمندر مجے دیکھ کھاتا ہے جھل (۲)
میرے باغ کے گل شرارے اہیں — پھولاں مجھ چمن کے انگارے اہیں
نظر تل نہ تجھ گرچہ دوزخ کی نار — اگیٹی (۳) کا تیری سورج یک انگار
آوسی آگ میں کا ہوں میں یک زباں — تو کرتا ہوں اس دھات شعلہ فشاں
بھریا ہے سدا تونچہ مجھ میں مدام* — تو یوں سوز دھرتا ہے میرا کلام
گمت (۴) ہے تیری سات رہنے کوں منجھ — ہوس ہے تیری بات کہنے کو منجھ
دیکھاوے جو تجھ بزم تی کوئی شراب — پیانینچہ لگ جائے مستی سوں تاب
دوجے فن پہ ہوئی لئی کہے ہوں ہوس — تیرے کام پر مجھ اشارت ہے بس
رکھن ہار تجھ ناؤں سارا ہوں میں — سراسر تیرا مجلس آرا ہوں میں
چلا دیکھ مجھ کام پر ٹک نین — (۵) بری کیا سنوارایا ہوں تجھ انجمن
گمے دل تیرا جاں چوڑک یک رتی — تو کہہ پیار سوں آفریں نصرتی
کیا نیں تلگ ہات من پیے عجب — یو موتی پرونے کا پھلبن سبب

سبب ہے باغ تی قصہ کے پھولاں لڑ میں گندنے کا
جو لیائے شوق دے مجھ اس ہنر پر اہل عرفانی

نول نس کوں دس جگ میں ماہ سعید — اتھا صبح فرخندۂ روز عید
(۶) شرف دار دن کے سورج تھے آپار (۷) — خوشی کا مگر جگ پہ تھا نو بہار

---

(۱) خالص ۔ (۲) رشک ۔ (۳) انگیٹھی ۔ (۴) حظ، خوشی، تفریح ۔ (۵) خوب ۔ (۶) جب آفتاب برج حمل میں ہوتا ہے تو آن ایام کو شرف دار کہتے ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ روز عید ایام شرف دار آفتاب سے بھی زیادہ افضل تھا ۔ (۷) بہت زیادہ ۔ * تمام ۔

سہی صبح بک یوں صفا بے نظیر   کہ جوں عارفاں کا ہے روشن ضمیر
سچی صبح کا دیکھتے مکھ جہاں   نول عیش پانے لگے بیکراں
بجا (۱) آنیے سنت مصطفی   کرے ‡ غسل تن من سوں کسوت صفا
دھریا صبح جب آن کر بیدرنگ   طبق (۲) پاچ میں کانسہ لعل رنگ
وھیں عید افطار کی پا دلیل   گھرے گھر کیے باز خواں خلیل
حلاوت دیے تن کوں نعمت سگات   دھری راحت روح خوش عطر سات
ادک خرمی سوں پچھیں صف بصف   گھراں سوں چلے عید گہ کی طرف
پکڑ زیب عالم تی ہر چار دھیر (۳)   دسیا شہر جوں باغ یک بے نظیر
ہر یک چوک کے جلوہ گر تھے چمن   سگل گلر خان کے کھلے پھول بن
چھجیاں کےجھجر میں(۴) شفق رنگ تاب   دریچہ ہر یک مطلع آفتاب
ہر یک سقف یک پھول باڑی دسے   ہر یک کوہ پو لال مہاڑی دسے
زرینیاں سوں تھیاں یوں نگاراں سنگار   سرنگ رکہ کوں جوں آئے ہیں پھول بار
پکڑ ناز کی نازکی بیعدد   لٹکتے چلے شاد شمشاد قد
چلی اچپلی سوں جدھر ٹک نین   جنم جگ رہنے کا منگے وانچہ من
دیے جیئو کے پروانے پروا بسار   کہ ہر بزم میں شمع تھی کئی ہزار
دلاں لگ کے ایسی گمت کی دنبال   گئے ٹھار پر بیگ یوں جیوں خیال
عجیب عید گہ ہے بیجاپور کا   بلندی میں جوں تخت ہے سور کا
کہے تس کوں بیت الشرف نامور   کہ ہر یک سڑی(۶) کئی مدارج تے ور
سنڈپ (۷) طلسی تس پہ عالی گگن   گلاں نقس کے جس ثوابت نمن (۸)
بچھائے سرنگ صدر پھر ہر طرف   سہیں یک تی یک چڑھری(۹) صاف صف
دیسی منبر آنگے بھریا چوک یوں   انگے عرش کے لوح محفوظ جوں

(۱) بجالانے ‡ کرے غسل سنت سوں تن من صفا (۲) زمرد (۳) طرف
(۴) جالی دار دریچہ (۵) زیوروں (۶) سیڑھی (۷) شامیانہ (۸) مانند (۹) بڑھ چڑھ کر

مگر کاتب صنع رب غفور   لکھا خوش قلم سوں ہر یک سطر نور
ہر یک حرف میں جس معانی ہزار   نہ کوئی پاسکے جز خداوندگار
شرائط بجا آن کر جب خطیب   خوش الحان کھولیا ہے خطبے کوں حبیب
ون مکہ میں دنگی(۱) سوں پھیری (۲) لگی   فلک سیس (۳) حالت سوں(۴) گھیری لگی(۵)
صراحی سوں گل کی سبد (۶) سے کارس   پیالاں میں کن کی کیا پر سرس
انپڑنے میں جس سے کا من کوں اثر   ہوا کشف علم لدنی کا در
جوا بے قبل تھے سمت تس فالمن   دعا شاہ کوں سنگ اوسی حال میں
حریفاں یکس یک سوں مل شوق سوں   چلے پھر او معراج کے ذوق سوں
سبوں میں بی گرچہ خماری اتھی   بیرے میں تو مستیچ بھاری اتھی
عزیراں جو دھر آئے حب الوطن   منگے کرنے یارانہ یک انجمن
ہمارے میں تھا یک جو یار بزرگ   شرفناک عالی نسب ات سترک
پیمبر کی اولاد میں کا خلف   علی کا جسے ناؤں تھا ذی شرف
اِدک خلق دل جوئی سوں ہو حلیم   دھرنہار تھا سب سوں طبع سلیم
نہ او کچھ ہمن سنگ بیگانہ تھا   کہ تس خانہ نسدن گمت (۸) خانہ تھا
اوسی ٹھار آ قصد سوں دھر طرب   کیے بزم یارا نہ واں مل کے سب
حکایت منے لگ گمتکی سنگات   کتے* آئے او جیوں یگایک یو بات

کہ کیا شاعراں فارسی خوش کلام   گئے کر اپس فن میں حکمت تمام
یکیک عشق کی بات کیتے سو نقل   سنے پر تو ہے کسکی جاگے پہ عقل
ولیکن دکھن یو رہیا ہو کہن   نکوئی خوب قصہ کہیا نیک فن
برے کچھ غواصی (۹) تبی کر خیال   کیا تازہ باغ بدیع الجمال

(۱) حیرت ۔ (۲) تحسین ۔ (۳) سر (۴) حال میں آکر (۵) گھومنے لگا ۔
(۶) آواز ۔ (۷) کان ۔ (۸) خانہ تفریح و عیش ۔ (۹) نام شاعر مشہور
دکنی مصنف قصہ سیف الملوک بدیع الجمال ۔ * کتے آکے وو یوں یکایک یو بات

غرض آن کی مجھ تیں جنانے* یہ تھی جیتاجونپ(۱) دے ھم(۲) میں ایا نے پہ تھی
تب اُس میں تی یک مرد صاحب خرد مسمی نبی . ابن عبد الصمد
کہ او لذتی ھور سخن سنج تھا ادک عقل کے گنج کا کنج تھا
بلند شعر فہمی کے یم کا سحاب میری طبع کے رکھ کوں تھا جس تی آب
دیکھت مجھ رخن اور زبان کھول کر جو کچھ بات تھی سو اوٹھیا بول کر
کہ توں آج ایسے کا شاگرد ہے جسے جگ کے اُستاد پر برد(۳) ہے
ولایت کے جن علم کی دھر سکت کرے یک گھڑی میں نول کئی او گت
نہ لگسی تجے کوئی بھی جاگے کوبل کہ اسم علی تجھ ہے مشکل کوں حل
دکھن میں توں ہے آج نصرت قرین بلند شعر کے فن میں سحر آفرین
کہ جس ٹھار پر گھٹ (۴) سراچھند(۵) ھوئے وھاں حاسداں کی زبان بند ھوئے
(۶) غنم کے غنیماں (۷) دیں تجھ فن اچھے تیرے سامنے طعنہ زن زن اچھے
دندی تری شہرت تی بوڑے(۸) آدیں اد یکھے (۹) انکھیاں رو رو پھوڑے آھیں
رکھے گا توں جس ٹھار اپنا قدم سکت کس جو واں آسکے مار دم
جتے جگ کے قصیاں میں قصہ نول سو مد مالتی کا چہ ہے بے مثل†
گذر‡ گرچہ بھوتوں نے لئے سوس(۱۰) رنج ولی تجھ بدل(۱۱) یو رھیا بانچہ (۱۲) گنج
توں بسم اللہ کہہ کر یو قصہ شروع کہ اب فیض فیاض ھوی تجھ رجوع
عزیزاں جو جینھڑے مجھ یکدم منے وھیں میں بھی نب آ کھڑا ھم منے
دیکھی حق کی توفیق کی جب جہاں کیا قاصد قصد کوں جب§ رواں
دیکھا مد کا میدان خالی اہے نگر فن کا بھر پور حالی(۱۳) اہے

---

(۱) ترغیب - (۲) همت - (۳) علامت یکتای (تفرد) - (۴) ظاهر - (۵) فن، هنر - (۶) گوسفند - (۷) مراد حریف یعنے شاعران - (۸) بهرا - (۹) کم بین، ناتوان بین - (۱۰) برداشت - (۱۱) واسطے - (۱۲) محفوظ - (۱۳) اب، ابهی - * چتیانے - † بدل - ‡ گذر کر جو - § تب -

مضامین کے کئی بھرے گنج اھیں ۔ معطل ولے بھی گہر سنج اھیں
سخن کے تو بازار بستے اھیں ۔ معانی کے پن بستہ رستے اھیں
سٹھائی سلاست کی تو پور ہے ۔ ولے بانٹنے تس نکوئی دھور (۱) ہے
*کواوے سو کی شوق سوں نامدار ۔ یہی وزن دو چار کی فوج دار
ھوئے لاف کر کر کے حملہ گزیں ۔ نہیں ھو سکے کوئی تو کرسی نشیں
پچھانے تو کاں انت پورے کوں کوئی ۔ کہ نین چھی (۲) سکے تس کنگورے کوں کوئی
یو مجھ طبع کے پیشوے (۳) سوں بچار ۔ اوچا یا خیالاں کے بھاراں پہ بھار
نول نظم کے آکے خوش گھاٹ پر ۔ ھوا نادر اس وزن کی باٹ پر
ادک پا کے میدان صفحیاں کے صاف ۔ صفاں در صفاں سچ رچیا بے خلاف
ھر ایک حرف جس کا چونیا (۴) سور (۵) نر ۔ صفت سور (۶) تی جس کی مشہور تر
ھر یک بیت سو ایک سردار ہے ۔ یکس یک پہ جیو سوں مددگار ہے
ردیفاں میں (۷) ہینی کے دھر تی کو گو ۔ †چنی قافیاں کی بھی ‡دے پیش رو
(۸) مطالع جنن کے اوٹھانانکی سار ۔ ھربراں (۹) کی جاگے گریزاں کی ٹھار
ھر یک (۱۰) طوطیا عشق کا بزم گاہ ۔ ھر یک داستان عقل کوں رزم گاہ
§نقط بھار (۱۱) میں جس سہرے (۱۲) مست گج ۔ (۱۳) تر نگاں بدائع صنائع کے سج (۱۴)
سمے جیں پہ ترصیع کا ایرھن (۱۵) ۔ سلح جن کوں تجنیس کا خوش لکھن
علم عین عالی مضامین کے ۔ (۱۶) پھرارے سو الفاظ رنگین کے
زبردست خوش طرز کی بھار (۱۶) سوں ۔ بجا طبل ھمت کا یلغار سوں
کھڑا جیت میدان ¶سوں یاڑ داب ۔ ھنر کے کیا شہر کا فتح باب

---

(۱) بہادر ۔ (۲) چھو ۔ (۳) پیشوا ۔ (۴) چیدہ ۔ (۵) بہادر ۔ (۶) آفتاب ۔ (۷) ھراول ۔ (۸) جاے ابتدا ۔ (۹) تاخت ۔ (۱۰) مضمون ابداعی ۔ (۱۱) بہار ۔ (۱۲) زیبا ۔ (۱۳) گھوڑے ۔ (۱۴) آراستہ ۔ (۱۵) لباس ۔ (۱۶) پھریرے یعنی جھنڈوں کے کپڑے ۔ * کوا کے ۔ † کتنے ۔ ‡ کئی ۔ § تحت ۔ ¶ بس سو ۔

دلیری میری دیک سب بدپتی (۱) کہیں آفریں بول سچ نصرتی
منجے لاف کی بات آتی نہیں بڑائی تو یک تل بھی بھاتی نہیں
مبرا کھینچ مکنے کھول دم مارنا کہ شعر آپنی لاف اپین مارلا
جو میں یو ملا قصہ' دلپذیر کیا نظم خوش طرح سوں بے نظیر
میری بات بد یا اگر خوب ہے نظر میں تو مجھ سب تی محبوب ہے
لکھی ہیں کہاوت (۲) کہن کے پٹی (۳) کہ کوئی نا کہے چہا چہ اپنی کھٹی
ولے مجھ سخن عارفاں سات ہے کہ انصاف کا ملک آنن ہات ہے
سمج دیکھنا ٹک تو بہاں دل سوں سمجہ کہ نین سہل دریا دیکھانا اواجہ
نہ رکھنا ہو (۴) چپ عیب جن بول دس کہ کہتے ہیں عارف کوں یک نکتہ بس
گر اس میں تی یک بیت بھی آئے کام تو ہوئی چیز جانو مشقت تمام
کوانے سکوں کا تو جیو گرد میں بو آستاد عالم کا شاگرد میں
علی شاہ علامہ او ات بلی کمیتہ ہے شاگرد جس بو علی
فلاطون کوں جس کی ہے ادراک ادق حقیقت میں حکمت سوں دیوے سبق
رکھے گیان کا جس کی لقمان (۵) مان اچھے بول پر جس مسیحا کے کان
سہے جس کی صف میں چپ و راستہ ارسطو تی ہر مرد آراستہ
نہ کچہ آن منے کا ہنر ور ہوں میں او نو سب منے کا بی کمتر ہوں میں
بزرگان جو ات فیض گستر اہیں خصوصاً ضعیفانچہ پرور اہیں
جو ہے مان مجہ سے کمینے اوپر اچھے محض شہ کے کرم کی نظر
ہنر کا تو کیچہ مجہ میں مایا نہیں دعا باج (۶) اس گہر کا پایا نہیں
اتا نصرتی شہ کوں منگ کر دعا کتا کھول جل شکر سوں مدعا

---

(۱) اہل دانش - (۲) کہاوت - (۳) دفتر - (۴) بلا وجہ ، خوا مخواہ -
(۵) عزت ' حرمت - (۶) بغیر -

بیان کر شکر منعم ناؤں لے معشوق عاشق کا
بیان کرنے یو قصہ کوں کروں شیریں سخندانی

کتا کر سکوں شکر سبحان کا   کہ نین کچھ گنت اُس کی احسان کا
دیکھو کیا وو فیاض ہے بیمثال   جو برسا کے مجھ پر کرم کا ابھال (۱)
جگت میں نپٹ تھا سو مجھ خوار دن   کیا رنگ برنگی کھلیا پھول بن
کروں کیا کہ تس اب کرم کی صفات   چھپا شرم سوں جس کی آب حیات
نہالاں خیالاں کے جس نیر سوں   جو ہویں جلوہ کر*بدہ کے چوندھیر سوں
نہ بھیے حشر لگ آن پہ باد خزاں   معانی کے پھولاں سوں رہے جم جواں
کھلے جس مجالس منے او چمن   دیکھت عارفاں حظ سو †او پھول بن
گلاں چن نزاکت کے دھر ہر ورق   خوشیاں سوں رکھیے بھر دلاں کے طبق
جب اس فن کا دیکھا شرف میں تمام   کہ رہتا جم اس باغبانی کا نام
تو میں پھول ہور باغ پا ات آسس(۲)   ‡ دھریا باغبانی تی میں اس ہوس
گلاں خوش خیالاں کے بن کے اوتار   گندوں نو ″شہانی جو یک خوب ہار
زہےحق کی بخشش جو خوش دھات کا   سو سر رشتہ پایا عجب بات کا
معنبر جو تس بیچ ہر سر اچھے   او ہر موئے خوباں تی بہتر اچھے
لطافت کے ات ہات سوں سر بسر   نول ذہن کی تیز سوزن کوں دھر
ہر یک ٹھار کر سوشگفی اناال   جلیا ہوں سو گوند تاخ یو پھول مال(۳)
ہر یک سّر میں جس سر عشاق ہوئے   جواناں کا دل دیکھ مشتاق ہوئے
پھر اس عشق بازی کیرا شوق آبل   پڑے بد کی جا ہار خوباں کے گل
(۴)او کت میں بھی تھی گرچہ خوشتر یو بات   ہوئی تحفہ تب حب پڑی میرے ہات
نِپٹ بیچ اچھے گرچہ دلبر سد نگ(۵) ؟   دو گن ہوئے سنوارے بہ خوش رنگ برنگ

---

(۱) بادل - (۲) ہمت - (۳) مالا - (۴) ابتدا میں (۵) بہتر - د* بُدھ -
؛ ہوے تازہ سن - ‡ یوں اس باغبانی تھے لیایا ہوس - ″ نوشوانی - ؟ سرنگ -

سو محبوب یو قصهٔ دل قریب ۔ تو ھوے جلوہ گر پائےجب مجتی زیب
یکس روپ کے یک جو عاشق ابہے جو خوبی میں سب جفت بر حق اتھے
سو منہر کنور عاشقاں کا تی اتھی جس کوں معشوق مد مالتی
کروں عشق عشاق کا تس بیاں دھروں نیہ معشوق کا آس عیاں
سنواروں جو پھر پیم کی بزم کوں کروں تازہ دل جگ کوں خوش عزم سوں
پھر اس دور میں مست ساقی آٹھے او مد پیم کا لے کے باقی آٹھے
چکاوے جسے یک رتی او شراب گریں دنگ ھوگیاں آنکے خراب
تمن سات اے عارفاں بات بول دیکھانا ھوں اب میں یو میخانہ کھول
کہ ابنی جوانی منے سر بسر پیویں خوش یو ساقی تی یک جام بھر
جلگ دور عالم کا باقی اچھے ۔ تلگ یاد یو بزم ساقی اچھے
نزاکت شناس کھن قصہ داں کیا ھے او یوں بو حکایت بیاں ،

هوا اب ابندا قصہ کنور منہر کے والد کا
زمانہ جس تی خوش هور تھی حسے بن نسل حیرانی

اول دور میں یک بلند بخت تھا جسے ملک شاھی کرا تخت تھا
سہے ناؤں یکرم جگ ادھار (۱) تس کنک گیر سو تحت کا ٹھار تس
نہ یکرم کہ تھا او سحاب کرم ڈوبیا تھا کنک (۲) میں کنک گیر جم
جواں بخت او یک جواں مرد اچھے پر اپکار (۳) پر کاج (۴) پر درد اچھے
پھتر ھوئے سنا جس ‡ پرس چھاؤں تی زمین کا بھی آبلے دھن اس ناؤں تی
دشیا (۵) جس کے گھرداس کے داس جم ھو اقبال اچھے بندہ در پاس جم
دیکھیا اپنی قدرت کے † طالع بلند کیا تھا لگا جھل ، زحل کوں سپند
سعادت کے گوھر کیرا مشتری ادک بد کے بازار کا جوھری

---

(۱) دنیا کو پناہ دینے والا (۲) طلا، سونا (۳) بے غرض احسان کرنےوالا
(۴) غیر کا کام ‡ پڑے (۵) ایام سعد †طالع کی قدرت

شجاعت پر آس کی ہو بہرام رام　　سدا سرخ روئی منگے آس تی وام
سورج تس جلالت کی جھل سوں جلے　　چندر مہر آنگے تس کی شرموں گلے
جب اس بزم چھب کی عروسی دیکھائے　　تو زہرہ ہو جوں ڈومنی حلوہ گائے
ہو غواص اچھے بحر گن گیان کا　　شہنشاہ دیسے شہر عاقان کا
دھرے صف میں اپنی چپ و راستہ　　جتے فن میں ہر مرد آراستہ
عنایت جسے رب تی لاریب اچھے　　کہ اس دہات گنجینہ از غیب اچھے
جو خالی کرے بحر ہور بر کے کھن　　پڑے تس کے کونے میں جا یک رخن
دھرے یے گنت لشکر و پائے گاہ　　چونیا (۱) سو جتا پا یدل (۲) ہور سپاہ
متی ہست حلقے کے تھے بے شمار　　شبینے میں جھولتے (۳) †تھے سو کے ہزار
ہو پرتھم (۴) میں یک چھترکاراج اپیں　　کواوے (۵) سو راجیاں کا سرتاج اپیں
جتے راج بھاری (٦) بدل بھار (۷) سے　　لگے فوج میں آس کی سردار سے
سپاہ ہر صباح جس کریں داب سوں　　جتی چھتر دھاری مل آداب سوں
کمر باندھ خدمت میں تس صف بصف　　لگالگ ‡ کھڑے ہو رہیں ہر طرف
دھرن ہار تھا سور سا یک نظر　　جنم یک روش خاص ہور عام پر
دوا بخشش ہر دل کے تھا ریش کا　　نگہبان بیگانہ ہور خویش کا
نگر میں نوا (۸) کاج نت آے دس　　گھرے گھر بجے طبل دولت کے تس
دیا تھا خدا آس کوں سب کیچھ مگر　　ولے سخت محتاج تھا بن پسر
دل آس کا اچھے گرچہ سب سکھ سوں باغ　　دھرے پن نت اس غم تی جوں لالہ داغ
اپس عمر کا جب ڈوبے آفتاب　　خلف چاند سا تین سو نائب مناب
گگن بادشاہی کیرا خوار ہوئے　　یو تاربانسے عالم پہ اندکار ہوئے
جتا اس اندیشے کا ناسوس کر　　کہے من میں یوں آہ افسوس کر

(۱) چیدہ (۲) پیادہ (۳) جھومتے تھے (۴) دنیا جہان (۵) کہلائے (٦) اعلا (۷) ابر شکوہ (۸) نیا کام یعنی شادی وغیرہ † جھولتے سونت ‡ لکھا لکھ

ایسے سوز میں کیا جنم کا چنار　　بھسم ہوئے یک دن دھڑک دکھ کی تار
نہ دیکھے ین اس دکھ کا در باز کوئی　　خدا بن نہ تھا اس کوں ہمراز کوئی
خدا کی کرے باٹ میں خیرنت　　لئی نیکی دھری بیر(۱) سوں بیرنت
سچیں اس کی بخشش اتھی انگنت　　کرم کا مگر بحر تھا باج انت
کہ جب خازن شب چھپاوے درم　　کرے مہر طبلک پہ دن کا حکم
تب اس شہ کی خازن امولک اپار(۲)　　رہے آن کر نو رتن کے ڈھکار
سدا ہر نگر کی جتے خاص و عام　　ملیں شہ کے جب دان کارن تمام
دونو ہت سوں چڑ تخت ہر صبح یوں　　کرے درفشاں صبح شبنم کوں جوں
اوتر تخت جوں شاہ گھر بیچ آئے　　تو مکھ دھوونے کاج پانی منگائے
جو رانی اچھے شاہ کے تخت کی　　شریک اس کے اقبال اور بخت کی
ادب کی ادک شرط سوں دھن سجات(۳)　　اپن طشت ہور آفتابہ لے ہات
سہیلیاں سوں ہو حوں انگے مکھ دھولائے　　وہیں آن الوان نعمت کھلائے
پچھیں کسوت خاص ادک مان دے　　پنا کر روانہ کرے پان دے
تو اس وقت او شاہ عالی مقام　　سپہ بیچ آسب کا لیویں سلام
نباڑے اپن مکھ تی ہر تن کے نیاؤ　　بندے خلق مرہم سوں ہر دل کے گھاؤ
(۴) سرب بادشاہی کی لیویں خبر　　دھرے پیار ادک نت رعیت اوپر
جتے بھویں پڑیاں کوں کرے سر فراز　　نوازے جسے پائے صاحب نیاز
سپہ پر صبا ہو اپس بے گماں　　کرے خلق کا باؤ ایسا رواں
سگل بادشاہی جو کھل پھول ہوئے　　او تب عیش میں اپنے مشغول ہوئے
دیکھو جاں اچھے جگ پہ تس یوں کرم　　تو کیوں تس پہ قائم رہے کوئی غم
نہ دیکھے تھے کوئی اس زمانے میں کاج　　کیا تھا جو آن حق کے کچھ امر باج
جنے جگ میں یوں راست بازی رکھے　　خالد تس کی تیوں سر فرازی رکھے

(۱) دشمن - (۲) بے نہایت - (۳) نیک ذات - (۴) تمام -

نکسس چیز ناچیز ھوئی جگ میں بس   کہ دیتا ھے داتا دھنی یک کوں دس
توکل پہ جو جس ھے ثابت یقین   نر ھے تس کی مقصود دنیا و دین
عجب ھے ھمارا چہ دل ناصبور   جو پڑتا ھے آمید سوں حق کی دور
جو حاجت جو موقوف اچھے وقت پر   او بر آئے جب اُس کی ھوئے یک نظر

سبب فرزند ھونے کا جو یک درویش آگے پر
اُسی کوں شہ چلیا ڈھنڈنے مسافر ھو بیابانی

عجب حق کی تقدیر کا کام ھے   نہ کس پر عیاں تس سر انجام ھے
بھلا ھے اُسی تیچہ سہنا بلا   خو شی دے پچھیں کر اول مبتلا
کہنار یو قصۂ دلپذیر   کہی کھول کر بات یوں بےنظیر
کہ یک روز او خسروے نیک فن   سخاوت سوں پھر آ کے دایم نمن
سو مکھ ھات دھونے تی فارغ ھو سب   کیا اپنی رانی تی بھوجن طلب
او تب نار کندن کی چوکی پہ لال   دھری جڑت کا آن بھوجن کا تھال
مٹیا ھات جوں شاہ نعمت کے دھیر   یکاربا چھجے تل تلگ(۱) یک فقیر
لگیا شہ کوں آواز تس یوں عجب   کہ باقی ھے سائل اجوں کیا سبب
اوتر ویں چھجا رد نکرنے سوال   چلیا سامنے اُس کے وین لے کے تھال
گیا جوں او *نزدیک ھو چک (۲) چار اسیر   نہ لے کچھ بی جپ پھر چلیا او فقیر
کیا شہ اپس دل میں یوں ھوتھکیا (۳)   کہ نالے چلیا کچھ سو ھے بھید کیا
وھیں دوڑ دھر اُس کے سر سوں چرن   کہیا یوں کہ کہہ مجھ سوں اے شہ زمن
کرم سوں ھٹک آ کے یاں لگ اول   مجے دیکھتے پھر چلیا کیا بدل (۴)
یونہ کے بچن سن غضب سوں شتاب   دیا یوں میٹھے لب سوں کڑوا جواب
کہ چل بیگ اوچا مجہ چرن تی سربر (۵)   روا نہن لئیوں بانج کے گھر تی نیر

---

(۱) اُس وقت - (۲) چار آنکھیں ھوئیں - (۳) متحیر - (۴) سبب - (۵) تن -
* جونسمک

بچن سن یو شه گهر منے پهیر کر   خجل هو چلیا جیو کوں دلگیر کر
گیا تها خوشی سوں جو لاله عذار   پهر یا رخ هو سب زعفرانی نزار
چنتا غم کی برسن (۱) سوں بازی کری   کهن زخم کوں پهوڑ تازی کری
مل انجواں کے طوفاں میں سر شور سوں   آسا ساں(۲) کا بارا (۳) چهوٹیا زور سوں
پهوٹیا تب توائی(۴) سوں بده کا جهاز   ڈوبیا صبر طاقت کا سامان و ساز
پڑیا فکر کی بحر کی موج میں   هوا دنگ هر موج کی فوج میں
(۵)بهوجنگ تس میں بے طاقتی کا لڑیا(۶)   گلے داٹ جهنڈو(۷) ادک بس چڑیا
گیا هوش تس بس کری تاب میں   ڈوبیا جیو پڑ غم کے گرداب میں
دیکهت شه کا یو حال رانی هو دنگ   سو همدرد هوئی دهر کے تس دکه میں انگ
کر امرت بچن سوں دلاسا اول   سمج گئی یو قصه هوا سو سگل
دکهانے کوں آس دکه تی سکه کا کنار   نصیحت کا تخته سٹی بده بچار
کهی سن که اے جگ پتی نیک فن   رکها کی توں چپ اس هلا کی میں من
نکو کچه اندیشے کے پڑ اب خیال   کمر بند همت کی اپسیں سنبهال
او درویش کوں بیگ دهونڈنے کوں جا   جو کچه من کے مقصود سو آستهی پا
سمج فیض بخشی آس هما کا نشاں   سعادت کا جس اوج هے آشیاں
نجها دیکه اندهارا اوجالا تمام   تردد کا سٹ جگ په جلا تمام
جو هوے او هما صید تجه دام میں   کرے شه توں بات اس دلا رام میں
توں آوے تلگ عقل سو کر علاج   چلاوں گی میں نت تیرا ملک و راج
چهجے پر ٹنگاتی هوں میں یک جرس   پهر آوے سفر کر توں هو کر سرس
نشانی سوں آکر ادهی رات کوں   بجا مار تب تیر اپس هات سوں
سنوں میں وو گهانٹے (۸) تی آواز جوں   بولا لیوں کر هت سوں درباز تئوں
بچن نار جب عقل سوں کئی(۹) سنوار   وهی نقش کر شاه دل کی منجهار

(۱) ریزش - (۲) آهیں - (۳) آندهی - (۴) تباهی - (۵) سانپ - (۶) ڈسا -
(۷) کف (جو مار گزیده کے منه سے نکلتا هے) - (۸) گهنٹے' جرس - (۹) کهی یعنے کها

دھندا نا امیدی کیرا دل تی تج | سلن جاوو درویش سوں دھر کے رج (۱)
پھرا (۲) کر سو شاھی کیری بھیس کوں | چلیا یوں سناسی ھو پردیس کوں
کنٹھا سخت محنت کا اپ گل (۳) کیا | سو کچکول ثابت توکل کیا
چڑایا سو تن پر قناعت کی راک | سنکھے (۴) کرلیا آہ کے دم کی ھاک
صبوری کے مدرے دیا گوش کوں | کیا حلم زنبیل ادک ھوش سوں
یو راحت کوں دنیا کی مرگانکر (۵) | لیا راکھنے پگ تلیں آن کر
لیا حرص کے پھاوڑے کوں بغل | جلانے ھوس کی دھونی نت سگل
اپس نفس تیں ران (۶) کر سگ کیا | بھونکا کر جگانے سنگاتی لیا
دھریا خوب ھتیار کر ھات کے | گھنیری چکر تیز دعوات کے
کمر بستہ ھمت کا بھاری کیا | اڈل قصد کی ھت سوتاری (۷) لیا
دھرن جلد ھر کام میں تیز ھات | لیا خوش خیالاں کے چیلے سنگات
مگر پا کے نعمت کی آس کھان کوں | ھو خادم منگن پوت کی دان کوں
کر اس دھات اپس تن کے تیں مستعد | رضا لی چلیا کام پر ھو بجد
رکھیا سرو آزاد ھو بن میں پگ | لٹکنے لگیا چرخ کی با و لگ
رھنے تازہ سب رکھ او یک دھیر تی | بھیگانے لگیا نین کے نیر تی
دھری نرم پگ یوں چھلے (۸) دکرن سوس | پڑے پھول نازک پہ جوں شب تی اوس
کیا قوت قوت کوں بھوک پیاس کا | نت اپنا چہ آپیں رکت ماس کا
سدا بھوک ھور پیاس کا سوس دکھ | دسی شیر تی جلد تر ھو سبک
کرن تل اوپر (۹) خارخس ھور چمن | سبک سیر اپسیں کرے جوں پون
نپٹاوے (۱۰) سو گھٹ ھو کٹھن دن کوں بات | ھریالی پو ھووے سٹے نس کوں کاٹ

---

(۱) آس، شوق (۲) بدل کر (۳) گلے (۴) سنکھ (۵) مرگ چھالا (۶) راندہ
(۷) جوگیوں کا عصا (۸) چھالے، یعنی پانوں ایسے نرم رکھتا تھا کہ چھالوں کو دکھ
نہ پہنچے (۹) اوپر نیچے، زیروبالا کرنے سے مراد طے کرنے سے ہے (۱۰) قطع کرے

اتھی بھویں سو نہای ھریالی غلاف　　فلک اوڑنا نو پدر کا لحاف
بپت تس کوں دن تی پڑی جب دونی　　جلا گرم دل رہے ھوس کی دھونی
او محنت کا کنہتا رکھے گل پکڑ　　جو نسدن کی پیوندسوں ھوئے گرچہ جڑ(۱)
ریاضت کی نت راکھ سوں ماتج تن　　رھیاسکھ(۲) ھوکاڑی(۳)سا روشن کنچن(۴)
مناجات میں حق کی ھمت کھول جم　　رکھی پر توکل کا کچکول جم
رکھ آسان راحت کوں سرگان کر　　بجاوے سنکے آہ کے دھیان دھر
نہ سہ نفس کاسکھ جو بہو جوش لیائے　　جو من بھائے تو تو آسے قوت بھائے
جو کوئی نا سزا کی زبان چھوڑ دھیل(۵)　　کرے جر سن حلم کی دھر زنبیل
سنجل (۶) پا بلیات و آفات کی　　پھر اوے چکر مار دعوات کی
خیالاں کی چیلیاں سوں تحقیق کر　　چلے باٹ مشکل پڑے جان اگر
گیاچھوڑ کئی ملک ڈھونڈ ڈھونڈ اولنگ　　سٹیا داٹ(۷) کئی باٹ میدان و تنگ
سو پیاسے نمن دھوپ کی پا سراب　　چلیا دھیان دھر بولتا آب آب
دھونڈیا ڈونگراں کی سو غاریاں میں جا　　دیکھیا بیچ بن بیچ ماراں میں جا
نپایا سو او لعل کس کھن میں بن　　نہ دیکھیا او کس مار کے پھن میں من
نہ لاگیا پرس او اوجالے میں ھات　　نہ ظلمت میں پایا او آب حیات
رھیا جیئو باقیچہ گھٹ گھٹ کے تن　　ندسنے لگیا آپ ایس جوں پون
ولیکن جتے کچھ کھڑی سو بپت　　کرے سب او ثابت توکل سوں پت

سراغ یافتن آن فقیر آز پریان

قضا للہ یک دن چو یک بن مین جا　　لگی دھوپ سو دور دیکھا نجھا
دسیا حوض و یک باغ سوں بے نظیر　　دیکھت خوش ھوا چل کے جا آس کے دھیر
سو جنت سی ھر ٹھار ھے چھاؤں سجہ　　ھوا داٹ نا ھوئے نسدن سہج
لگے ھیں سو میوے بھرے رکھ بلند　　سو لکھن پنکھی مل کریں جم انند

---

(۱) پرانا (۲) سوکھ کر (۳) تنکا (۴) سونا ، طلا (۵) کھولے (۶) بھنک (اثر) (۷) طے کیا

گلاں سوں چمن ہر منور اچھے ‌ ‌ سوبا سوں سوں سب بن معطر اچھے
جنم جگ چو تہی رکھ اوگلشن کے پاس ‌ ‌ ہوئے تھے اگر بھید (۱) نسدن سوباس
چمن بیچہ جو کیچ و سنگ ہم اچھے ‌ ‌ سُگند مشک عنبرتی کچھ کم نچھے
سو یو دل جلیا دیکھ آرام پا ‌ ‌ رھیا پال(۲) پرییس(۳) دِھر(۴) چھاؤں جا
گھڑی خوب یک واں * گمیا(۵) نیں جلگ ‌ ‌ پریاں سات آتربان وھاں آنلگ
سگل بن او یک بار روشن ہوا ‌ ‌ رتن کہن (۶) اوجالے سوں گلشن ہوا
سورج نور سوں تس رھیا ہو سیاہ ‌ ‌ ادک تاب سوں جل گیا قرص ماہ
ڈریا شہ کے آئی قیامت مگر ‌ ‌ کہ ساتو ستارے پڑے دھرت (۷) پر
نظر تل پڑے نور سوں جھانپنے ‌ ‌ چھوٹے تن میں تس ہول سوں کانپنے
تلک او پرباں تن تی کسوت اوتار ‌ ‌ گیاں تیرنے حوض کی جل منجھار
کنک وقت پر شاہ پھر ہوش پا ‌ ‌ اوسی ٹھار تی دیکھتا ہے نجھا
یقیں تب ہوا اس کہ ہیں یو پرباں ‌ ‌ ہور آیاں ہے یاں تیرنے گن بھریاں
کہ موتی نکل سب صدف میں تھے بھار ‌ ‌ ڈھلکتے ہیں نقرے کی تھالی منجھار
بچن دل میں یوں اپنے تحقیق کر ‌ ‌ کہ ہے آن کوں نو کھنڈ کی سچ خبر
اپس کام انجام کرنے کے تیں ‌ ‌ ادک واتے چھپتا چہ اٹھ بیگ ویں
پرباں نے اوتاریاں سو کسوت سگل ‌ ‌ (۸) ہلون دست کر مار بیٹھا بغل
کیتک وقت کوں جب پرباں تیر کر ‌ ‌ دیکھیاں اپنے کپڑیاں طرف پھیر کر
رکھے ٹھار تو تیں ہے کسوت کہیں ‌ ‌ وگر ہے تو خالی خلل تی نہیں
یکا یک تھکیاں ہو رھیاں بےقرار ‌ ‌ کہ یو کاں تی بیٹھا ہے آ دھن پہ مار
تب اس سات ناریاں کوں یکبار آن ‌ ‌ سیہ کر سٹیا دھر کے غم کا گران (۹)
ہوباں دنگ اپس میں اپس بول یوں ‌ ‌ کہ اب نیرتے جا سکیں بھار کیوں

(۱) اگر کا جنگل ـ (۲) کنارہ ـ (۳) بیٹھ ـ (۴) نزدیک ، طرف ـ (۵) گزری ـ
(۶) معدن جواہر ـ (۷) زمین ـ (۸) آہستہ لے ـ (۹) کسوف (گرہن) *سب

پریاں سخت عاجز ہو تو پوشاک باج   پھرا رخ کوں سر بھوئیں دھریاں لاعلاج
کیاں کون ہے سوں سو کہہ کھول بات   ہمن شرم پر حپ جو کیتا ہے گھات(۱)
اگر عشق دنیا کا ہے تجپہ بار   یکسں تئیں ہمن میں تی کر اختیار
پڑے جس پری پر تیرا بول آ   ہو خشنود دیویں ہمن ہت او چا
پریاں کی یو سن بات شہ دھر کرن   لگیا بولنے یوں آو نن سوں بچن
کہ مجھ آج سو دھن پہ نہں ہے طلب   پڑیا ہے میرے سر ولے یک سبب
فقیری میں سب گر چہ یوں آج ہوں   ولے یک بڑے ملک کا راج ہوں
سرب سکھ سوں مجھ گر چہ دل باغ تھا   نہ تھی نسل سوپن بڑا داغ تھا
قضا للہ دربشں صحرا نشین   میری بارگہ پاس چل آ یقین
کرم کا سو اول جگا کر چراغ   چپ آخر گیا داغ پر دے کے داغ
او مہنے کی گفتار درویشں کی   کرے تازہ گی پھر کہن ویشں کی
ہیں آخر ہو اس درد سوں لا علاج   نہوئے خوب جان اُس کے مرہم کے باج
او گلشن کو پانے اپس خوار کر   پوں ہو کے کرتا ہوں جگ تل او پر
ولے سچ پہ دن دن ادک ہوئے رنج   جوکس کھنڈ کی گنج میں ہے او گنج
تمن رہنمائی تی انجن جو پاؤں   توہوے مجھ عیاں بیشک اُس دھن(۲) کا ٹھاؤں
جو ہوئے تل عنایت مجھ اس گنج تی   غنی ہو چھوڑوں فکر کے رنج تی
پریاں سن بچن یو گھڑی چپ رہیاں   ہو اپنے میں آپیں تصور کیاں
جگت میں خیالاں کے قاصد تمام   رواں کر کیاں سچ اوسی کا مقام
لگیاں بولنے یوں یکسں یک کی دھیر   فلا نیچ بن بیچ ہے سو فقیر
دھنی نعمتاں کا وہی آج ہے   جسے انس ہور جن کرا راج ہے
جرندے درندے ہو یک دل تمام   اوسے سیوتے(۳) ہیں جنم سل تمام
اپس میں اپیں خوب کر یو بچار   کیاں شہ کے سب سامنے یوں قرار

---

(۱) دغا - (۲) دولت - (۳) پوجتے ہیں

کہ اے شہ کچھ اس بات کا غم نہ لیا ‏ ‏ ‏ ‏ ہمن کسوتاں بیگ دے دے پھرا
گھڑی یک توں پھر بیس دسر موند چک ‏ ‏ ‏ ‏ لجا وہیں توں مارے تلگ یک پلک
ہمیں ہور یک وعدہ کرتیاں ہیں اب ‏ ‏ ‏ ‏ پھر بکا توں مقصود پا آس تی جب
یک یک زلف کا تار ہر تن اتال ‏ ‏ ‏ ‏ جودیگیاں سو جیو سوں جتن رکھ سنبھال
او تاراں ملا تب ہمن ناؤں سوں ‏ ‏ ‏ ‏ جلا بنچ میں سب ہمن ٹھاؤں سوں
تیری حب کی ات سوز دھر آ لینگیاں ‏ ‏ ‏ ‏ سلامت تیری ٹھار انپڑا لینگیاں
سنیا سو لگی شہ کوں یو خوب بات ‏ ‏ ‏ ‏ پھرا دے کے کسوت اوتار آن کے ہات
وھیں پھر کے بیٹھا انکھیاں موند کر ‏ ‏ ‏ ‏ تلگ او پریاں کسوتاں سوں سنور
اپیں گرد ہو شہ کوں میانی دھر یاں ‏ ‏ ‏ ‏ وہاں تی ہوا میں چلیاں آڑ پریاں
نہ کیں فکر سے *پلکے بستی کیاں ‏ ‏ ‏ ‏ یقین وہم پر پیش دستی کیاں
آتار آس کوں درویش بستی کے ٹھار ‏ ‏ ‏ ‏ ابس ہور ہیاں غیب آس بن منجھار
عجب جگ کا خالق سکت دار ہے ‏ ‏ ‏ ‏ جہاں پروری جس سزاوار ہے
کہ جس کام کا نیں سمجتا سو ناؤں ‏ ‏ ‏ ‏ دیکھایا او وبسے کی صورت کا ٹھاؤں

صفت درویش روشن دل کی ہور آس کی عنایت کی
ہور آئے شاہ لگ فن سوں جلای راج سو رانی

ہنر مند اس باغ کا باغباں ‏ ‏ ‏ ‏ کریں فن کی بو بر(۱) سوں شیریں زباں
گیاں جھوڑ او شہ پریاں شہ کوں جوں ‏ ‏ ‏ ‏ چڑیا تس آمس(۲) سر تی (۳) تن من نہیں توں
دسیا جب نظارا کیا چوکدن (۴) ‏ ‏ ‏ ‏ او درویش سرمست کا مست بن

تعریف درویش و مکان درویش

مگر جگ تی گو شہ پکڑ عزم سوں ‏ ‏ ‏ ‏ سنوارا یا اتھا باغ کی بزم کوں
سہیں حوض پُر ہر چمن میں ہرے ‏ ‏ ‏ ‏ طبق سبز میں جام جوں سے بھرے
بہتا تھا نہ جمناں میں چو گرد آب ‏ ‏ ‏ ‏ او ابریز تھا جام تی تس شراب

---

(۱) پھول ۔ (۲) ہمت ۔ (۳) از سر نو ۔ (۴) چاروں طرف ۔ * پل میں ۔

وھی ھو ھر یک رکھ کے تن میں اثر (۱) متے ھو کے جھولتی تھی ات بےخبر
سہاویں کلیاں یوں کنول کیاں سرنگ کوپیاں چین کیاں سے بھریاں رنگ رنگ
پیالیاں سے خوش بھوبں چنی جا بجا رکھی بزم میں بھر او ساقی صبا
دیکھت سےاو نرگس نمن انکھ پسار گلاں ھو کے مستی سوں رنگیں عذار
کریں * خار اپس عشق کا جوشن ھو عرق بیچ رھیں غرق مد ھوش ھو
لٹاں چھوڑ سنبل کی خوش بالکیاں نگاراں ڈولیں مست پھل ڈال کیاں
رھی تھک ھو جب بن خماری کے سلت صبا باؤ کی ھت سوں ھنسنے کی دھات
کلیاں پر تھنڈا تیر ...ت چھب سوں ویں ھنسا تس مکدر او (۲) نیندباں کے تیں
کریں بزم کوں تازہ پھر بید رنگ دھرے جشن میں سرتی خوش راگ و رنگ
ھو مطرب پون برگ کا دف بجائے پپیا او کویل نول تان او جائے
سو سرخان دیویں کھینچ سُر خوش گلا کریں کوک کو کے (۳) دلاں مبتلا
خوش آواز کنجشک مل چھب سوں سب کلیاں کے بندی زنگ ھر رکھ کوں تب
لگیں ناچنے مور (۴) ھو بے خبر کریں حال لوٹن (۵) نکل رقص بر
(۶) ھوا دھر کبوتر کولاڑاں من آئے پراں جوڑ تالیاں سوں دستک بجائے
ادک فاختاں کی دلاں ھو کے جاک آجاویں ھر یک دم میں وحدت کی ھانک
بسن ھار ھر جنس کے جانور ھر یک بھانت کر نُقل شیریں ثمر
پرندے درندے چرندے تمام جو ھے بن کا سبحانہ جن کا مقام
ھو بیخود اچھیں حال خود میں عجب سو ھر تن بی درویش کا رکھ ادب
زھے طبع کا صاف درویش تھا رہ راست میں جس قدم بیش تھا
کرن زندگانی کی راحت او پچ اتھا سیج سنگر بیسک (۷) کا سچ
محبت کا سب تن کوں جروا (۸) شراب دیاتھا جنم من کوں مستی سوں تاب

---

(۱) مست - (۲) نیند کے ماتے' مخمور - (۳) ایک پرندہ - (۴) مور -
(۵) کبوترکی ایک قسم - (۶) خواھش - (۷) نشست - (۸) جذب کردہ * خوار

موحد هویں یک نجانے دوجا   کہے ملحد اس کوں جو دو جا بوجا
(۱) یکٹ دهیان کی دهنپه جوش آن دست   انها کنج خلوت کی عشرت میں مست
جگا کر اپس شمع سے نور کوں   رکھیا تها سو پروانه کر سور کوں
تو هر صبح اوپر هلاتا نکل   پڑن هار تها تس نظارے میں جل
کرے قوت بهوک پیاس کا هو سرس   اپس جک کوں معشوق کا رنگ رس
دهر اپ من کی من کی پهرا هات میں   رکهیا تهالیاں راز کی بات میں
تل یک وصل درسن تی پڑنے نه دور   اتهی من نمن دلکی چک دهن حضور
خوش یک حال میں ره کے نسدن نپٹ   هو بے غم اتها جگ کے دهندے کوں سٹ
سچیں کاں اسی جگ کے پروا اچهے   جنے حظ میں معشوق کوں پا اچهے
سب اس بزم کا بهاؤ خاطر میں آن   ادب سوں چلیا پیش مجلس پچهان
سو کر نیچ اس بزم پر تی گون (۲)   او درویش کوں دیک آیا سرن (۳)
النگتا النگتاج چل صف بصف   مل اس خادماں میں کهڑا ایک طرف
یتمن سرو آزاد کی دهر کے دهات   دبا خادمی جوڑ چهاتی په هات
پون نیه کی مے کا تن میں اثر   هو سرمست ڈولتا رهیا پی خبر
گیا بهول اپس کوں اپن دهیان سوں   اوٹهیا جیو کا هت دهو کے ان پان سوں
دل اس کا صفا اپنے در بن کیا   اپن ٹهار نت تس میں رهنے دیا
هو قطره پڑ اس صاف دریا منجهار   صدف میں هیا (۴) کی کیا بسنے ٹهار
سمج پن او درویش روشن ضمیر   رحم کچه کیا کدنه دیکه اس کی دهیر
هر یک روز محشر کے دن تی کٹهن   هو گذرے جو چهے ماس یوں رات دن
هوی دیکه اٹی شه تی خدمت عیاں   تب یک دن او درویش هو مهربان
لگیا بولنے یوں که اے شه فقیر   تیرے سر په رکهے سو دیکه اس کے دهیر
جو اوتار (۵) بهل هے سو تس کے اوپر   توں کر تیجه تس پر طلب کی نظر

(۱) واحد - (۲) گذر - (۳) قدم (یعنے قدمبوس هوا) - (۴) دل - (۵) نادر، بے مثل

پڑے گا اوپر تی توں رہ ہت پسار　　وھی لے کے اپنے نگر کوں سدھار
پچھیں جمع دھر کر توکل په دل　　کر آس خرچ یک ٹھار رانی سوں مل
نہیں شک جو ھوئے فیض پروردگار　　تجھ آمید کی رکھ کوں آوے گا بار
یو سن بات کو شاہ پھر آسرن　　پھریا ھوروین رُکھ په راکھیا نین
پساریا سو ھت آ پڑیا تس منجہار　　بجا لیا بھوت شکر پروردگار
نکل بزم تی بن کیری بھار آ　　تب یک ٹھار تی دھونڈ کر آگ لیا
معنبر سو او زلف کے تار کوں　　جلا تین او ساتو پریاں ٹھار سوں
نکل آ کے حاضر ھویاں شاہ کن　　اوڑیاں شه کوں لے وانچتے دھر پون
کنک گیر کا تن جو بیجان تھا　　ھلاکی میں پڑ جگ پریشان تھا
مسیحا نمن آس کے تن میں پریاں　　پھر یک دم میں لیا روح سر تی بھریاں
سنو اب ٹک یک شه کی رانی کی بات　　چلای او کیوں ملک کیا کر کے دھات ؟
که جس رات او شاہ کیتا سفر　　جرس ٹانگ آسی رات یک بام پر
محل بیچ پر دے بندا ٹھار ٹھار　　کری یوں نگر میں خبر آشکار
ھوا ھے یکایک جو شه درد مند　　بچن بول سکتا نہیں ھو کے مند (۱)
سدا دھیان یکٹ پن (۲) په دھرتا ھے بس　　بتنگ آے دیکھے تو کس کا درس
جب ارکان دولت سنے یو بچن　　پریشان ھوے سب کے من جوں پون
آسی وقت ھر ٹھار قاصد بٹھائے　　جو تھے جگ میں نامی حکیماں بلائے
جنے جانے (۳) جوسی (۴) پی سن آئے کر　　دکھانے لگے سب مل اپنے ھنر
منتر اور جنتر سوں سمج آس کی راس　　اوتارے سٹانے لگے بے قیاس
دیوے بھیج لک کانسے دعوات کے　　جلائے فتیلے طلسمات کے
حکیماں بھی کر داروان خوب راس　　دیویں بھیج سب او بھی رانی کے پاس
ولے دھن او تعویذ طومار نت　　او سب داروان رکھ کے یک ٹھار نت

(۱) مندا، کسل مند ۔ (۲) تنہائی ۔ (۳) باخبر، سیانے ۔ (۴) جوتشی، منجم

هر یک روز هر بھانت دیوے جواب دیکھا درد کا طبع کوں پیچ و تاب
(۱)جھجے جگ تو یو غم نسہ کیا عجب اپیں سب تی رنجور اچھے شہ سبب
(۲)اوگے دن تو یو جگ کوں دنگی(۳)اچھے پڑے شب تو سب تس النگی(۴) اچھے
ھوا زرد رخ جو اتھا سور لال بھرے دکھ کی چھایاں میں چندر سے گال
اتھا مکھ جو سورج کے درپن نمن ھوا زنگ دھر غم سوں چندر کا تن
برہ کے چلن باٹ ھر رین نت ستارے کرے رہ نما نین نت
بپت تھی اسی دھات رانی پہ پن برس بعد یک آئی فرخ رین(۵)
خدا کے کرم سوں او پھر شاہ آئے چھجے پر نشانی کی گھانٹی بجائے
جو یک ٹھار جاتے بران(۶) کر نشان رکھیا تھا چھپا کر جو تبر و کمان
اوسی ٹھار آشہ کمان جاق کر چلایا لگا تیر تس گھانٹ پر
جو رانی اتھی سال کی روزہ دار جرس کی زبان تی صدا سن اپار(۷)
چل آئی کھولا در ھوئی سیر بس سو پا شہ کے درسن کی نعمت سرس
برہ کی قیامت تی گھڑات(۸) عذاب گناہ گار بختاں تی ھو بے حساب
بکٹ باٹ کا لگ انگے پُل صراط نہ چل سک ٹک یک عقل کا احتیاط
بلایانکی جا سخت دوزخ میں پڑ ادک دھوپ کی اگ میں جل کر سنپڑ
نورانی تن اُس کا جو تھا عین ماہ ھوا تھا جو دیجور شب تی سیاہ
سو ھوئے سین تس پر خدا کا کرم او رانی ملک طبع فرخ قدم
دی بھوماں مل جھب کی گت تی اوسے پکڑ ھت نکال اُس بپت تی اوسے
دھرن جنت او عیش کے کام میں لیے جا حوض کوثر سے حمام میں
لباس گدائی کوں کر تن تی دور ڈھولا انگ تس تن کرے رشک سور
پنا کسوت تازہ نن کے منجھار لیے جائے ارم سار سند ھر سنوار

---

(۱) گذرے۔ (۲) طلوع ھو۔ (۳) حیرت۔ (۴) پشت بدبوار (۵) رات
(۶) بار، وقت۔ (۷) بلند۔(۸) برداشت کر کے۔

سنور اپسین کھولی نلگ(۱) سوچ نین   پھر آئی ملی ھو کے جوں حور عین
لی بھو صدق سوں ناؤں کرتار کا   نکالیا او شه سیوه اوتار کا
دونوں مل او اسید سوں بانٹ کر   کری خرچ سکھ سیج پر نار و نر
جو تھا گن نول شه میں نیسان کا   ھور اُس نار میں بحر عمان کا
خدا کا کرم ھو که تب بےشمار   جمیا دُر مبارک صدف کی سنجھار
نول سیج پر پا که رنگ رس گھنے   لگی تب یکس حال پک پوچھنے
جو کچھ کام اول تی آخر گھڑیا   او سب سر تی شه کھول قصه پڑیا
دیکھت رنج ادکھ شاہ کے بین میں   لے آنے لگی نیر اپس نین میں
کیا شاہ نے سب او قصه تمام   لگیا پوچھنے پھر که اے نیک نام
جو بادل خوشی کا مدن رس سوں بھر   برستے او گھنبیر دریا اوپر
که مجھ بن اتھا کیوں سو احوال بول   چھپاؤ نکو راز کا گنج کھول
ترے پر بی کیا تھا سو احوال جگ   چلیا ہے یو کیوں راج کھ آج لگ
بچن سن کے او یار گھنبیر من   لگی بولنے کھول اپنا بھی فن
کرن قصه اظہار تس رنج کا   کھولی در تداوے کیرے گنج کا
نکالی سو تس در کوں کرتیچه باز   بھو جنگ سار تس دھن کا قِصه دراز
دیکھت زھر آلوده شه قصه سب   ھوا دنگ بےھوش ادک لگ عجب
تردد په آس کی بٹھا مرحبا   دیا مان منت سوں چھاتی لگا
پیے مل دونو حظ سوں بھر جام جب   * سٹے سکھ سوں کر دوکھ فراموش تب

بیان مجلس آرائی و آنا تخت پر شه کے
او شه کوں دیکھتے ھوئے سو خوشی کی جگ په مہمانی

صبح شرق کے پال(۲) کے پل تی ٹھوک   نکالیا جو کنچن کی جب تم(۳) تی کوک(۴)

(۱) ایک طرفه العین میں ، یک چشم زدن میں ۔ (۲) بند ، کٹھه ۔ (۳) پشته
(۴) طر ۔* سوتے ۔

آبلتا نکل نور کا نیر تب   هو آمیز عالم میں چوندهیر سب
سُکا تھا سو یو جگ کا حوض غدیر   بھریا شش جهت بیچ کنجن کا نیر
سیاهی کوں چھاتی دهویا فلک   زر افشان کسوت سوں پکڑیا جھلک
کواڑاں کھولے خلق کی نین کے   دهرے سده جو مخمور تھے رین کے
هوا سو صبح سن یو مژده نول   بجے شه کے دربار طبل و دهل
هوئی بات مشهور یوں خلق دهیر(۱)   که شه خوب هو آج لیتا هے(۲) نیر
سنی سو خبر یوں خوشی کی سعید   هوا سر تی عالم پو یک روز عید
تنے تن په هو رهی نوی کسوتاں   گھرے گھر هویاں مستعد نعمتاں
خوشی کی هوئی بانگ چارو طرف   ملے سب نهنے هور بڑے صف بصف
مگر یو خوشی عیسوی فن کری   که جیو هر موئے تن میں سر تی بھری
لےعالم کوں ارکان دولت سب آئے   محلی محل سب ارایش کرائے
بچھائے بچھا جا بجا هر محل   دیکھائے رنگا رنگ گلشن نچھل
بھنور چک کے جوں پر پلک کے پسار   پڑیں تس اوپر تو رهیں سده بسار
هر یک جنس باجے لگے باجنے   دمامے لگے کاج کے ساجنے
شکر شکر کی خلق کوں هر گلی   لگے بانٹنے راؤ راج ات بلی
هوا انجمن جگ تی جب زیب دار   بیٹھا شاه تب آ مجالس منجھار
نهنے هور بڑے دیکھتے شه کا مکھ   کیے جیوٗ بلبل ادک پا کے سکھ
جو تھے روزه هر درسنیاں(۳) کے نین   هوئے سیر سمجے که هے عید اپن
کرن شاه نظاره هر یک سبب   تماشے سو هونے لگے کئی عجب
خوشیاں سوں بڑے ڈهال هو گجه متی(۴)   یکس یک سو جو جھن(۵) لگی اپ ستی
بھڑے سنگ(۶) بسنگ کاؤ همدست هو   هرن چھٹ کے چتیاں پر بڑے مست هو

(۱) طرف(۲) غسل صحت - (۳) درشنی ، طالب دیدار - (۴) مست هاتھی کی طرح - (۵) لڑائی - (۶) سینگ -

کبوتر کیے بازی آباز سوں اوڑے جوت سورج کی پرواز سوں
جے کچھ جس منے تھا سو کامل ہنر ریجھائے دیکھا شاہ کوں سربسر
پیچھے شاہ عالی نظر بے گماں کیا جگ پہ سورج نمن زرفشاں
جڑت ہور جواہر ترنگ ہور ہتی ادک جگ پہ بخشش کیا جگ پتی
او ارکان دولت جو ہمدرد تھے جو اُس دوکھ کی گرمی میں دل‌سرد تھے
(۱)وتیاں کوں بی شہ سرتی آر سرفراز گھنے ملک و دھن دے کیا سرفراز
جلے دل جونا سہہ کے غم کا زوال زمانے تی تھے سو پریشان حال
او پا چھاؤں شہ کے کرم کی اپار منگے حق کنے یوں دعاھت پسار
کہ یارب بلند چرخ تی بے نظر توں اس رکھ پہ بھیج اپنی رحمت کا نیر
کہ سرسبز ہو جم یو رُکھ نامدار دھرے زندگانی کا خوش میوہ بار
کھو کوئی بی دیکھا جو داتار پاس منگیا ہوے پہ اُن نیں پرویا ھی آس
جتے صدق سوں حق تی حاجت دھرے او بیشک رواں سب او مطلب کرے

بیان شہزادہ نپچیا(۲) سو ہور اُس کا ناوں منہر رکھ
جنم کا لکھ پتر دیتے جو طالع کھولکر گیانی

در افشان غواص بحر سخن نکالیا ہے اس دھات در عدن
جو خوبی سوں پورے بھرے ماس نو بدھیا(۳) او گہر بحر میں چھپ کے تو
سعادت کا ہو وقت غواص تب نکالن منگیا جگ میں گوہر عجب
قبیلے پو سب شادمانی ہوئی زمانے پہ پھر نوجوانی ہوئی
ملیا خیلخانہ(۴) او رانی کے پاس سگل چاؤ کرنے لگے بے قیاس
ہوئی دایہ حاضر نول دھات کی ہنرور سعادت بھرے ہات کی
اوپچ کی گھڑی پوچنے تیں نول منجم ہوئے بھار حاضر سگل
جو تربیع و تثلیث کے گھر اتھے ستارے وھاں سعد سب بھر اتھے

(۱) اُن سب کو (۲) پیدا ھوا (۳) بڑھا (۴) انبوہ

گگن سعد تاریاں کی تاثیر سوں　　ہوا تھا ادک لوح تکسیر سوں
جو تھے نحس اکبر سو او بے گماں　　ھوئے سعد پا سعدیت کا قراں
اپس تخت چڑ دھر شرف آفتاب　　جگت پر کیا تھا کرم بے حساب
اسی تیچ پاکسوتاں سے بدل　　ھوئے تھے سگل جلوہ گر کوہ و تل
نویلا رنگ آمیز ھنگام بھیج　　بچھایا اتھا بھویں پہ پھولاں کی سیج
جناور ھر یک جنس ھر ٹھار میں　　گمیں رقص و نغمے سوں گلزار میں
سو ویسے سعادت بھرے وقت پر　　تولد ھوا شاہ کے گھر کنور
سمجنے منجم گھڑی سو سرس　　سہیلیاں جو چیتیاں(۱) اتھیاں دھر جرس
بجایاں جرس جلد اوسی وقت سب　　لیے لک منجم وھی پل کوں تب
سکیاں دیکھتی اس نوے سور کوں　　انکھیاں سب کی موچی گیاں نور سوں
کیا نور تو جگ میں ایسا جھلک　　رھیا ھو کے ظلمات چوتھا فلک
کتے وقت کوں جب دیکھیاں ھوش پا　　سٹیاں کر کے حیرت کے رتن رونما
خوشی کی خبر جوں جوشہ پاس آئی　　پھو گیا(۲) خوشی ھویوں تن میں کسوت نہ سائی(۳)
اپیں آٹھ کے آ دیکھ اس سور کوں　　دیا روشنی نین کے نور کوں
ھوی ریز (۴) یوں دائی پر نور تن　　جو آس کن منگیا کھول دامن گگن
کیا سکھ وطن واں عزیزاں کے سار　　گیا دکھ سو دندیاں(۵) ثمن جگتی بھار
دمامے یو شادی کے گاجن (۶) لگے　　ھر یک بھانت باجے بھی باجن لگے
شکر بانٹ کر شکر دے بارگاہ　　گنایا(۷) بڑی میزبانی یو شاہ
ادک خلق پانے تے عیش و ھوا　　ھوا روز نو عید ھر یک نوا
پچھیں شاہ پھر آ کے مجلس طرف　　بولایا انگے سب نجومیاں کی صف

(۱) متوجہ و نگراں (۲) بھول گیا (بالیدہ) (۳) نہ سمایا (۴) ریزش، بوچھاڑ (۵) دشمنوں کی طرح (۶) بجنے لگے (۷) کیا

جو سرتس میں جس ناؤں تھا گن ندھان(١) جسے حل اتھاریچھ و پستک(٢) پران
کیا خوب تر دھراپس من کوں ٹھاؤں رکھو شاہ زادے کا یک سعد ناؤں
پچھیں خوب تقویم پر دھر نظر لیکھو زایچہ دھر جنم کا پتر
وھیں بات سن شاہ کی گن ندھان کتاباں پڑیاں آپنے فن کیاں آن
ادک تسپہ عرفان کی دھر نظر رکیا ناؤں اس کا سو منہر کنور
پچھیں اُس کے طالع دیکھا کر خیال ھوا خوش سمجھ بخت میں بے مثال
قوی بخت کا تس ستارہ دسیا شریک چتر (٣) کا ھونہارا دسیا
جسے سان نو کھنڈ کے راج سب دیوینگے رعیت تمن باج سب
کریگا جہاں زیر شمشیر سوں پھر آوے فلک تین سو کج پھیر سوں
خوش اُس کی عدالت کیرے دور میں آبرسی(٤) نہ حال یک رتی جور میں
نہ اس اس تی نہاس سکسی پون نہ چڑ خاک بی دھرسکے گی گگن
نہ دیکھیں گی تس ظلم سیتی کدیں بھتے نیر پر کوئی چین جبیں
کرے گی زبان قید اپنی اگن بھسم کر نہ سکسی کچھ اُس اس بن
ھنر کا تو دریا ایسچ آئے ھت نکالے سو چودا رتن پھیر کے مت(٥)
اتھا گرچہ بےمثل یوں بخت ور پن اُس سردس آیا اٹل ایک خطر
کہ چودہ برس تس پہ یک ماس ھوئے خطر ھونہارا تب اُس پاس ھوئے
آو چاوے خطر ات بلا کی جو دھول چلے آڑ کے یو باغ شاھی کا پھول
پھرے گا سو پیچاں سوں کے ملک پر بھولیں گی خوش اس روپ پرکئی بھنور(٦)
پڑیں گی گھنیری بپت کی زوال پھرآویں گی اس گل کوں کملا کے حال
سلامت ولے سب کے ھاتاں تی پھیر پھرآوے ھو پروردہ(٧) اس بن کے دھیر
ولیکن سو ھے لا دوا یو بلا کرے گی سو ھر حال اسے مبتلا

---

(١) گن بھرا ، صاحب علم و فضل (٢) کتاب (٣) صاحب تخت وتاج (چھتر) (٤) باقی نہ رھے گی (٥) یہ ھندوؤں کے مذھبی قصے کی طرف اشارہ ھے جس میں سمندر کو متھ کر رتن نکالے گئے تھے (٦) بھونرے (٧) بامراد

منجم پہ جوں عین تھا نو بہار   بو باد خزاں پا ھوا خوار زار

ھوا جوں خوش احوال اُس کا تغیر   پوچھیا شاہ در حال دیکھ اُس کے دھیر

یکایک تجے کیا دسیا سکھ میں دکھ   کہ اے گن ندھان اب کنا مجسوں ٹک

وھیں شہ کوں تسلیم کر گن ندھان   جو طالع میں نکلیا سو کیتا بیان

جلگ بخت کا اُس کے سنتا تھا جس   اُس سن کے چڑتا دسے رنگ رس

او جب آکے انپڑے خطر پر بچن   مکدر ھوا وینچہ شاہ کا بھی من

مجالس میں تھا سب حکیماں کا صف   ترہ سک پوچھیا دیکھ اُن کی طرف

کیا کیا ھے دنیا منے او بلا   دوا نین جو ھوئے اُس سوں کوئی مبتلا

حکیماں اپس من میں خوبی بچار   سو او عشق ھے کر کہے سب قرار

کیا شاہ پھر یوں کہ اے خوش مقال   رکھیا جائے اس فن سوں بی یو سنبھال

جو ھے ایک تس پر خطر کا برس   اوھر کیوں بتی سرتی ڈھتا ھے بس

کہے تب حکیماں کہ کئی دھات ھیں   نپاتے(۱) سو او عشق کی بات ھیں

اول سب ھیں خوبرویاں کا سنگ   خوش آواز خوش رقص خوش راگ رنگ

گپت عاشقاں پر بی لے آے عشق   رنگ آسیر ھر جنس سر جائے(۲) عشق

بھی ایسیچ کئی دھات کر قید آج   رکھے کا تو یو عقل کا ھے علاج

حکیماں کیے سو ادانیہ کے چھند   کیا شاہ ھر یک بچن او پسند

کیا یوں رکھوں کر کے جگ تھے نہاں   نہ دیکھے کبھی خواب میں آسماں

جب ایسے کٹک بھیدے ھوئے نہ ھوش   تو کاں کر سکے عشق اُس سن میں جوش

مجالس کو یک دھر تھے کر سرفراز   کیا اس تردد کرے در کوں باز

بیاں اجلا سنوارے سو محل جا ں رکھ کے منہر کو

لگے تھے پرورش کرنے بلاتی کر نگہبانی

سٹنہار(۳) خوش طرح یو بے بدل   کتا ھے سخن صاف یوں بر محل

---

(۱) پیدا کرتا ھے (۲) پیدا کرتا یا ظاھر کرتا ھے - (۳) ڈالنے والا

منگیا شاہ جب دل کے کلکوت (۱) سوں   چھپا پالنے آپنے پوت کوں
بند اے محل صاف خوش طرح کا   (۲) گمت گاہ عشاق ادک قرح کا
بولایا او گل کار کُل کارداں   بڑائی بڑائی کے صنعت گراں
ہنر مند فرہاد سے سنگ تراش   دھر تھار اپس فن میں شیریں تلاش
کئی خشت ہور کچھ کے چونے کے ٹھار   (۳)زواد و صدف ہور بلور ابدار
اگر ہور چندن کا چوبینہ پاک،   پھٹریشم الماس سے تابناک
بنا کاج فرخ گھڑی بوج کر   سٹے بانٹ کر رنگ خوش صحن بر
بندے پیشہ ور(۴)خوش خوشیاں سوں تمام   (۵)طنبیان کے صوفے دھرنہار بام
چھجے(۶)کھن کے(۷)منڈوے بلندسد گگن   سفید آبگینہ ڈھلاے انگن
چمن چو ترے صحن میں سج رچے   گلابان کے گل کے سجے چہ بچے
پسا صاف الماس سوتی ملا   گلاوا (۸) کیے ہور دیے یوں جلا
جلا خوب پاجوں وو روشن ہوا   چندر سور کا عین درپن ہوا
دیسے دن کی پرتو تی جو تو تمام   گگن ہور سورج تس میں جوں خم و جام
لگے تس کون بوں عکس ماہ فلک   چلیا بحر میں جیوں جہاز یک ڈھلک
بنائے او جوں آرسی سا محل   صفا صدر تس میں کئی بے بدل
پلنگاں رکھے جوڑ الماس کے   (۹)بنات آس انگے ہیچ آکاس کے
سریراں و کرسیاں دھرے ٹھار ٹھار   دولارے ہنڈولے بندے زیب دار
صفا سیج ہر یک جو تھی دل فریب   (۱۰)بری قوکی نہالیاں سو تھا آن کو زیب
پلنگ پوش اندھیاریاں(۱۱)و پردے تمام   وینداں کوں بی آجلے قماشاں پہ کام

---

(۱) حرص ، خواهش ۔ (۲) تفریح گاہ ۔ (۳)   (۴) پیش دالان
(۵) کھڑکیاں (۶) محل ، قصر ۔ (۷) منزل والے (۸) لپای (گلاوا = گل + آب) ۔ (۹) مراد ، بنات النعش (۱۰) ایک قسم کا پارچہ (۱۱) چھپر کھٹ کے پردے

طواسیاں صفا صاف تکیے نمد اچھے لوڑ(۱) بالشت اچھے بے عدد
جتے شمع فانوس سیمیں انوپ بلند عود سوزاں روپیرے سروپ(۲)
دھرے ظرف ھر یک چلانے کوں کام شفاف و بلوریں وچینی تمام
دھرے نور پر نور ھر ٹھار صاف بن آجلیچ کوئی رنگ نہ تھا بے خلاف
گگن کی نشانی بی جانے کوں چھپ دئے خوب انگن بھر کے اجلی مندپ
سنوارے گیا جب محل یو تمام دیے شاھزادے کوں تب واں مقام
اچھیں سو جو کوئی سرخ زر باف پوش سو آس پاس جانے کو ھویں صاف پوش
جوھر بست(۳) شہزادے کارن(۴) کیے امولک رتن صاف تس میں دیے
چھپا رکھکے بھل پھانک کی باؤ(۵)سوں لگے پانبے نت بھوت جاؤ سوں
ھر یک دن صفا نور تس نرملا دھرے دھلے جندرتی(۶) چڑتا کلا(۷)
ھو سا باپ تس سور کے درسنی سدا سیونے(۸) تیں مجوسی بنی
نہ دیکھی تلک آس حسن کی بھان(۹) کوں ملیں نا تلک جا وو ان پان سوں
ھر یک دن کا کر شکر پروردگار کریں خلق پر روز گوھر نثار
برس چار پر چار دن چار ماس سو ھونے سں لیائے معلم کے پاس
کنور تھا نپٹ بحر عرفان کا ھر یک موج تس فوج گن گیان کا
کہ حس علم کے ابرتی بوند آئے دھر آس من کے سیپی میں در کر دکھائے
کیا علم تحصیل ھر دھات کا ھوا خط بی مشہور تس ہات کا
سکیا سب بھی ترکش بندی کا ھنر ھوا زور(۱۰) سادن میں رستم تی ور
سو ھر ھر ھنر میں سپورن(۱۱) ھوا(۱۲) اپنگ ایک لک بھار(۱۳) بھنجن(۱۴) ھوا

---

(۱) گاؤ تکیہ ـ (۲) خوش وضع ـ (۳) چیز ـ (۴) واسطے ـ (۵) مراد، صدمہ ـ (۶) بڑھ کر ـ (۷) روشنی ـ (۸) خدمت کرنے' پرستش کرنے ـ (۹) شعاع، روشنی ـ (۱۰) زور سادنا یعنے زور کرنا ـ (۱۱) کامل ـ (۱۲) خود ـ (۱۳) بار، بوجھ ـ (۱۴) توڑنے والا ـ

پن پک تل نہ تھا فہم دنیا کا بھاؤ　یو عالم میں ہوتا سو کیا مکر و ماؤ
سدا شاہ یوں گرچہ فرزند کون　کیا پرورش ات چھپے چھند سوں
جو نکلی تھی پن آس کی طالع میں گھات　سو بہا بھول انپڑی یکا یک او رات
جو کچھ حکم نازل ہے تقدیر سوں　پھرا کون سکتا ہے تدبیر سوں

(۱) او گم ہے عشق کا منہر پہ ہور معشوق سوں ملنا
بکسں یک دے نشان اپنے ہوئے سو عاشق جانی

*جلن ہار یکٹ (۲) رشک سوں نت رقیب　کرن ہار عشاق کوں حم غریب (۳)
ڈو باتی او نیلاب(۴) مغرب میں رخشں　نکل آی تس ہو ہتو(۵) وصل † بخشں
چندر پا لے چھاتی تی دھویا غبار　سورج(۶) کا ہوا آئینہ تاب دار
دینے جاوہ خوش نسں پتی کے حضور　کیاں پردہ یردہ نشیناں تی دور
جھلکنے لگیا حسن انور منے　کیا غسل جوں حوض کوثر منے
سہی نس منور نچھل بدر کی　دھرن ہار قدرت شب قدر کی
دینے جوش پُر نور سیلاب کا　ہوا تھا کوا (۷) چاند سیماب کا
گگن پر نہ ہر ٹھار تارا دسے　کٹورے بھریا سب او پارا دسے
صفائی سوں چندنے کی چارو رخن　جھلکتی تھی بھوئیں صاف ابرک نمن
زمین تی مگر مصقلا ہو ہلال　کتک دن کوں درپن کیا جگ او جال
فلک ہور زمین پُر اتھی نور میں　چھپیا تھا جتا مشک کافور میں
مگر کھم(۸) پہ چادر مرصع کی سٹ　زمین پر بچھائے تھی اُجلا تکٹ
معنبر جبل یوں دسے ہو سجے　کہ جوں طور پر نور کی دھک (۹) رچے
پون اپ وطن میں دھریا تھا قرار　نہ کوئی پات ہلتا اتھا بن منجھار
سہاتے تھے یوں پھول پھل ڈال پر　پیالے ہیں چینی کے جوں دود بھر
کھڑا تھا سب اس دھات حوضاں میں نیر　مگر دود کا کر رکھے تھی پنیر

(۱) آغاز ۔ (۲) یکتا ۔ (۳) مسافر ۔ (۴) دریا ۔ (۵) دوست ۔ (۶) سورج کا آئینہ یعنے بدر ۔ (۷) کنواں ۔ (۸) آسمان ۔ (۹) آگ ۔ * چلن یار † فیض بخشں ۔

کھولیا تھا ہر یک گل تی بچھڑیاں کا بند هوا تھا ہر یک سیج کے بیچ انند
رقیباں کا جھانسا ہو دل تی بعید اتھا عاشقاں کے اوپر وقت عید
سو شاہ و گدا سب بی آرام میں اتھے عیش سوں سیج سنگرام (۱) میں
جتا مرغ ماہی چنتا دل تی دھو اتھے سب بی جوڑیاں سو گل جوڑ ہو
رہے مست شیران گویاں کی منجھار سو مغلوب غالب تھے سب آپنی ٹھار
زمین پا یمالی تی ہوئی تھی خلاص فلک گرد تی چھٹ دیوے زیب خاص
دھرن ہاریوں شش جہت بیچ زیب ہوئی نس جب اس دھات کی دل فریب
جو خوش حوض اپروب یک ٹھاؤں تھا جسے مان سرور ککر ناؤں تھا
بزرگی کوں جس دیکھ بدہ گم اچھے ننھا تم جسے بحر قلمزم اچھے
مگر نیم کاسہ فلک کا نکال رکھیا تھا قضا بھر کے آب زلال
کر اس دھات کی جل منجھاری وطن انھیاں تہ پر پریاں نواچنکب (۲) لچھن
پڑیا سو دیکھت جگ میں جند نا صفا پریاں کی لگیا دل کوں مطلق ہوا
یکایک وو خوش جل کے درباز کر چلیاں تہ پریاں واں تی پرواز کر
(۳) منڈل مارتیاں جا لگن سوں بھڑیاں پون دھر فلک کے چمن سوں اوڑیاں
جگت کا عجب کچھ نظارہ لگیا آسس سب کوں سرتی دوبارہ لگیا
جلیاں جب جگت پرتی خوش حال سوں دسیا او محل ہاے آپرال (۴) سوں
اول تی او تھا آرسی کے نمن بھریا تھا سب اس بیچہ عکس گگن
نہ تھا تس انگے چاند چندنیاں پہ زیب وہی عکس دستا اچھے دل فریب
یحن عقل ہر یو مقرر دسے یقیں اصل تی عکس بہتر دسے
دیکھت دنگ ہو بولیاں کہ اب لگ ہمن نظر نین پڑیا تھا یو آلٹھا گگن
کہ شاید ہنرور قضا کا دھمنی رکھا ہے محافہ بنا سوزنی (۵)
سو ہرنس بہتر سور کا شمع لا سو نظارگاں کوں کرے مبتلا
دیکھیں جا چلو حقہ سور کوں ہور اس بیچ کی شمع پر نور کوں
پریاں جوڑ کر پر آپر تی نسنک (۶) محل پر توٹاں شمع پر جون تپنگ

(۱) مواصلت (۲) چھبنے کی (۳) گردش (۴) اوپر سے (۵) غلاف (۶) بے خوف

جو دیکھیاں وهاں کھول بده کی نظر — تجلی کا هے محل یک جلوه گر
پریاں کا جھوما جھوم(۱) هوتے تی تن — کھسی(۲) تھی سو سنگھا رھورا برھن(۳)
کر آس آرسی پھر کے اپسے سنوار — بکس یک سوں کرنے لگیاں یوں بچار
چلو جا کے دیکھیں همیں اس بھتر — که بستا سو اس میں هی کیسا بشر
اوتر سقف پرتی انگن میں پریاں — کھڑیاں آیکس یک تی یک چھند بھریاں
دیکھن شاهزادے کوں لئی دھر هوس — یکس یکتی آنگے چلی جلد دھس
جو کوئی پہلے گئی سو طنبی منجھار — پری دیکھ بے سده هو بے اختیار
جن آدے یکس یک په ره کر عجب — سو ویسا چه تس سر پڑے آسیب
پیے چُک جوتس حسن کا (۴) چُک شراب — پریاں سد گوا نیں رهیا کس میں تاب
که جس وقت گئی ٹک او مستی اوتر — خاریچه سوں کھول دیکھیاں نظر
صدف سار مندھر میں کر خوش وطن — رهیا هے ادک صاف در عدن
نپٹ نوجوانی کا بھر جوش هو — اهے خواب میں مست و مدهوش هو
سٹیا هے جو مکھ پرتی چادر کوں صاف — سہے نور سوں جوں کر نکا هے باف
دسے تس میں تی یوں سوا و مکھ کی تاب — که درپن میں جوں پر تو آفتاب
صفا صدر تابش سوں سھتی تھی یوں — بچھائے تگٹ سب پو بھر جال جوں
گلاں جو اتھے سیج میں صاف ناب — دئے تھے مگر سب کوں کنچن کا آب
سہے نور سوں یوں مصفا محل — ڈھلائے هیں جوں سب په کنچن کا جل
نه تھا آس انگے قدر کچھ سور میں — ڈوبیا تھا جہاں سب آسی نور میں
مگر نور کا عین تھا او سحاب — سورج آس منے کا سو یک قطره آب
قضا کا ویا خوش نویس مسند (۵) — لکھن دل میں تس قد الف نقشبند
قلم آزمانے کوں لے نور تاب — سٹیا یک جو نقطه سو هے آفتاب
پریاں اس کی خوبی پو کر جیئو فدا — کیاں بات اپس میں اپیں ابتدا

(۱) چپقلش (۲) آتھل بتھل هوگیے (۳) لباس (۴) سهواً (۵) بهتر، اعلا

کہو سچ ہماری یو خوش جنس میں و یا دیو یا خوش لقا انس میں
اول دور میں کس تبی یا اتال آپچتا اگر کوئی اس کی مثال
فلک کا بھو جنگ ہے جو تس سات پھن جو اس دھات لگتا تو اس دھات من
نظر پاک دھرتا او پھر گت نوی گنواتا اندھے پن کی سب کجروی
لگیاں بولنے سب بی کر اتفاق کہ نیں جفت اسے ہے یو عالم میں طاق
ملیں گیاں اوسے گرچہ ناریاں سروپ(۱) ولے اس برابر اچھے کاں انوپ
نتھی سب تی یو بات نا کر قبول کہی کی گیاں حق کی قدرت کوں بھول
کہ کرتار جس تن کوں سر جائے جب کرے جفت کا اس کے اول سبب
اچھے او نرنکار نیں جوڑ تس اچھے سب کوں جوڑا چہ دیکھیں تو جس
کیاں ہم سرں سب نجھ سوں اب ہوڑ(۲) ہے کہ یو پرس(۳) تو جگ میں بے جوڑ ہے
ہمیں نو پریاں جائیں نو کھنڈ پر ڈھونڈیں خوب ہر کھنڈ میں دھر نظر
یو سن بات ہوئی پھر کے رنجیدہ دل کہی اب کریں آو یک شرط مل
دسے جفت اس کا جو کرتے تلاش مجھے تو کہو سب جنیاں شاد باش
(۴) کھنڈے کھنڈ ڈھونڈنے کوں جویاں تی جائیں سوتیوں سب خبر لے کے پھر یانچہ آئیں
سب اس دھات اپس میں اپیں شرط بند ہریک کھنڈ کوں ہریک چلی دھر کے چھند
ہر یک ٹھار ہر یک پری ہو پون کری تل اوپر حسن کے سب جتن
دلاں گل عذراں کوں دیکھت بھگے(۵) سزاوار نیں اس بھنور تیں لگے
ہر یک کھنڈ کی جھڑ تی(۶) لے ہر یک پری پھر آنے لگی ہو کہ ماندی ہری(۷)
ملیاں جب ڈھونڈ ڈھونڈ کے آیاں سو آٹ(۸) نوی کی لگیاں دیکھنے سب وو باٹ
نتھی بھان(۹) کوں سب تی لا گیا درنگ کہ گئی تھی او نی سات دریا او لنگ
اپس ہم کی(۱۰) گفتار انجام کر پھری وان تی خوش حال ہو سار پر

(۱) خوب صورت ۔ (۲) شرط ۔ (۳) مرد (۴) ہر طرف ۔ (۵) سیر ہو ۔
(۶) جائزہ ۔ (۷) عاجز، ہاری تھکی ۔ (۸) آٹھ ۔ (۹) بہن ۔ (۱۰) ہمت ۔

(۱) نہ انپڑیچہ لگ دور تی ور دسے آنن کوں بھی او مژدہ آور دسے
سچیں جن کر آوے سر انجام کام اوسی سیچہ اچھے سرخ روئی تمام
مقابل سو ہونیچہ سیں ہم نظر لگیاں پوچھنے سب کہ کیا ہے خبر
کہی او کہ ہے شکر کرتار کا کیا ہے سبب مہری ہم سار(۲) کا
سہارس نگر سات دریا کے پار اہے واں دھرم راج بسنے کی ٹھار
سہے سائباں جگ پہ او جوں گگن سو بیٹی ہے یک اس کوں چندر بدن
ہوا جب تی بار اس کی خوبی کا باغ پڑیا تب تی چندر کی چھاتی پہ داغ
نکہ جگ میں چند نا یو کیا ہے سگل نت اس رشک تی چاند پرتا ہے گل (۳)
ننھی سن میں ہے یازدہ سال کی سپورن ہے نو ماہ کی بالکی
منور محل مکہ کی کرتاب میں سرنگ سیج پر ہے شکر خواب میں
سہیں نرم کیس اس کے مفتول سیام سٹنہار زلفاں سوں بادل پہ دام
پٹیاں میں سو ظلمات سہنا سچا سو سیس پھول امرت کا جوں چہ بچا
ہر یک سیام واللیل دستا یقین اچھے مطلع الفجر روشن جبین
(۴) سرنگ مانگ یوں تس میں دیوے شہود آچایا ہے جوں صبح صادق عمود
اچنبک چھبیلی صدف کے کرن (۵) جمیں راز کے جس میں در عدن
بھنواں طاق دیپک کی سارے دسیں دلاں چیرنے جفت آرے دسیں
سکندر کے در پن سے وو جگ اہیں دیکھن دل کوں دل عین عینک اہیں
لگے کیوں نہ یو گوہراں بے نظر دسیں ات بزرگی سوں سیپی کوں جبر
سدنگ دھار کھنڈے (۶) کی ناسک (۷) نول چنپے کی کلی زرد رو جس اگل
منور سرنگ گال خوشس شان کے مگر ہیں وو صفحے زر افشان کے
ہوا ہے تل اس رخ پہ سہنے کوں جم امیر حبش جوں کہ شاہ عجم

---

(۱) پہنچے۔ (۲) (ہم + سار) یعنے میری ہمت یا ضد کا ۔ (۳) پگھلتا ہے ۔
(۴) سیدھی ۔ (۵) کان ۔ (۶) تلوار ۔ (۷) ناک ۔

لبد (۱) تنگ یا قوت کا ہے ایاغ   دھرن ہار لالی سون لالہ پہ داغ
دسن (۲) داب راکھے توابت پہ آن   کنا اُس کون کس دھات ہیریان کی کھان
سرنگ نرم نازک زبان سار کی   نہیں کوئی بھی پھکڑی (۳) سو گنار کی
بلوریں پیالے کی بیسک (۴) ذقن   گلا زعفران پُر صوراحی نمن
سو بازو ڈنڈ اُس پیکر چین کی   (۵) سلول ات ترنڈی (۶) مگر مین (۷) کی
کلائی دیکھت نرم تس ہات کیچہ   کنول ڈال ڈوبے جھلون جل کی بیچ
نہ انگلیان کہ ہے موز (۸) سوون (۹) کچی   کلی بیچہ کی اوبی کنولی (۱۰) بچی (۱۱)
ہریک نہ (۱۲) پہ دس بار قربان ہلال   شفق سی نہ بل بیر بھوتی تی لال
شکم سینہ مل سرور (۱۳) نور ناب   اوپر لیانہارا جو بن کے حباب
لگے لس پہ روما ولی (۱۴) جل کی دھار   سہے ناف بھونرے نمن تس منجھار
دیسے (۱۵) گنگ کا پیٹ پُر (۱۶) پیٹ ڈھال   بہتا نیر سو تس میں چوٹی کے بال
نکالی ہے لے چھین شرزی کی لنک (۱۷)   اتا ہم ۱۸ سون دھرتی ہے موران پہ ڈنک ۱۹
چھپانا انگے شرم کی بات ہے   کہ ریشم سے نرمی او خوش دھات ہے
مگٹ (۲۰) ان بندیا ڈھانپ دھرنا بھلا   نظر تل تی سر پوش کرنا بھلا
بدک (۲۱) اوجو ہے شب چراغ اُس رتن   نہ لگنے نظر جھانپ رکھنا جتن

---

(۱) ہونٹ (۲) دانت (۳) پنکھڑی (۴) کنارا (۵) ہموار (۶) آنت کی ایک قسم جو بہت صاف شفاف اور نازک ہوتی ہے۔ (۷) مچھلی (۸) کیلا (۹) سوھن موز کیلے ایک نازک خوش ذائقہ قسم۔ (۱۰) نرم (۱۱) چھوٹی (۱۲) ناخن (۱۳) چشمہ (۱۴) وہ خط جو گلے کے نیچے سے ناف تک جاتا ہے۔ (۱۵) یعنی اس کی پیٹھ گنگا کے پیٹ کی مثل ہے۔ (جب پانی کم رہ جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ پیٹ تک ہے) مطلب یہ کہ اُس کی زلف کے بال جو پیٹھ پر بکھرے ہوئے ہیں مثل آب جاری ہیں۔ (۱۶) نہایت ہموار (۱۷) کمر (۱۸) جرأت دلیری (۱۹) غلبہ (۲۰) موتی (۲۱) نادر

مٹیا فن کی مخمل کا سبز پوشش پن   کیا ٹھیک اس پر قائم کا ھرن
چھپی بست کیا ھے سنا ھو تو گم   اوٹھیا مرگ (۱) کا جان مخمل پہ سم
سھیں ساق رانا سوں رھنے میں تھانب   پھرا کر رکھی جونکہ کیلے کی کھانپ
چڑے ٹکہ اگر تس کی بالا نین   (۲) کپولی متے گج کی رھی پھول بن
زھے چال تی ھنس کی فرخ قدم   رکھے شیشن (۳) باسکہ کے سر پر بدم (۴)
اچھے سرو بالے کے بالا پہ بل   چنار اس کے رشکوں ستم جائے جل
دیکھت چک سو او حسن کا آفتاب   نہ یک ذرہ ابریا نظر میں یو تاب
نہ سنگھار سوں او دسے دل فریب   کہ پکڑیا ھے سنگار بل اس تی زیب
دسے حسن میں او بی اب طاق مجہ   کرے جان و دل سات مشتاق مجہ
دسے گر تمن تین پی او چھند بھری   تمین بھی کہیں سچہ ھے رشک پری
گیان سب کہ (۵) اجنوں بی لگتا محال   کہ دھن کوئی بی ھوے جگ میں اس کی مثال
کہی اوگر اجنوں بی تمنا ھے شک   تو دیکھو یو دونو کون یک ٹھار رک
آسے واں تی لیانا نہ ممکن ھے بات   ایچانا اسی کوں پلنگ کے سنگات
خوش آس جم سوں بلقیس ملنے کے کاج   پلنگ ھے یو تخت سلیمان آج
یو کر بات نایک کھڑی دھر درنگ   اوڑیاں لے کے منھر کنور کا پلنگ
کتیک ملک سٹ سات دریا کے پار   انپڑ کر مہارس نگر کے منجھار
نکر کچھ سنچل (۶) چکہ بی چوندھیر میں   امانت اوتاریاں او مندھیر میں
دیکھت کھول یک بار دونوں کے مکھ   کیان پاکے لے کچھ اپس من میں سکھ
کہ نین شک یو گل باغبان ازل   (۸) نپایا اچھے اس (۹) بھنور کے بدل
لگے خوب اس پھول پر یو بھنور   سزاوار اس سور کون بو چندر
نہ کین اس مندھر بن یو سُہسی چراغ   نہ اس سرو بن زیب دیگا یو باغ

---

(۱) ھرن (۲) مستک (۷) اژدھا (۴) ھاتھی کی مستک یا سونڈ پر سرخ نشان
(۵) اب بھی (۶) آھٹ (۷) ذرا (۸) پیدا کیا (۹) بھونرا

پریاں خوش قران کر یو سعدین کون   ادا کر یو انصاف کے بین سوں
کیاں ٹکہ چلو جائیں یک بن منجھار   جو آسودہ ہوین ماندگی سب اوتار
نکل شہ پریاں دان تی مل کر سگل   گیاں باغ میں سیر کرنے بدل
بریاں جائے لک نیں تلک کچھ بی بار   کھولی چک کنور کی سوے اختیار
اونیندی پنے سوں انکھیاں کھول جب   اچنبا لگیا دیکھتے یو سبب
پکڑ بدہ جوات سدہ سوں منہر کنور   دیکھیا خوب تجویز سوں کر نظر
عروس محل سرخ دیتا ہے زیب   کئی ہیں سو آرایش دل فریب
لگا جا بجا نورتن شب چراغ   دئے ہیں سو افلاک کی تن پہ داغ
سہاوین سریرا نسوں خوش ٹھار ٹھار   سرنگ صدر ہر ٹھاؤں پر زر نگار
ستون سقف دیوار پردیاں کوں سب   رنگ آمیز سُہتے تھا شان عجب
پھولاں کے اندھازیاں سو خوش باس سوں   دبوے زیب بہتر نو آکاش کوں
رنگ آمیز اس دھات کی سیج پر   سوتی ہے وو محبوب یکہ خوش سنور
سرنگ سیج میں تھی وو پرنور یوں   فلک پانچویں میں بسیا سور جوں
دسے لس محل میں پڑ اس مکھ کی تاب   وو ہر یک رتن بیچہ یک آفتاب
دیکھت شمع مکھ جھل(۲)سوں جلتی اتھی   دوکھوں تس پہ رو رو کے گلتی اتھی
کرے لاف سوں ٹک لبنی جیب اگر   طباچہ دیوے باو وین مکھ اوپر
کنور دنگ ہو دیکھتے چند بند   اپس بیچہ اپیں ہو رہیا سخت مند(۳)
نہ طاقت جو مکھ تی سکے کاڑ بات   نہ ہمت آوچاوے جو سٹ تسپہ ہات
کہے دل میں یو خواب کا پھند ہے سب   اہے تو عیاں جگ میں نیں سو سبب
اوسے گرچہ نیں حل یو مشکل ہوا   بن اس دھن اوپر مبتلا دل ہوا
چلن ہار آوبل عشق کے جوش کون   رکھیا جھانپ ٹک بدہ کی سرپوش سوں
یکایک سو اتنیچ میں او بی دھن   جو ہوشیار ہو کھول دیکھی نین
دسیا یک پلنگ صاف دھرتا سو زیب   اہے تس اوپر یک جوان دل فریب

(۱) پردے (۲) رشک (۳) مست

نہ ایسا سورج کس فلک میں اچھے — خجل ماہ نو آس کی نکہ (۱) میں اچھے
مندھر ہو رہیا ہے منور تمام — دیکھایا ہے خوش نس کوں دن کر تمام
جتا کچھ منگی دیکھنے مکھ اوپر — تڑپنے لگی تس اوپر تی نظر
شگفتا ہو جوں مست اپس میں کلی — کتے وقت تن من تی سدہ بدہ ٹلی
ڈوبایا سو تس حسن غرقاب (۲) میں — پریشاں کیا نیہ کے گرداب میں
گھڑی یک پچھیں آن اپس من کوں ٹھار — لگی بولنے آوو غوطے سوں بھار
کہی کوں ہے توں سو اظہار کر — پرا (۳) ہے کہ یا دیو یا ہے بشر
گپت (۴) روپ کا ہے بھی یا کچھ بلا — (۵) سُنترنے مجھ آیا ہے کر مبتلا
میرا باپ (۶) ورکشں ہے اس دھات کا — کہ کاڑیا ہے جڑ جگ تی آفات کا
مگر جان جیؤ تج کوں فاضل اتھا — یو سکھ زندگانی کا مشکل اتھا
توں کھونے بدل جیو نا کام میں — اپس تی اپیں آ پڑیا دام میں
کیا سن کے یو بات منہر کنور — کہ توں کوں اتنا دکھاتی سو ڈر
کنا اس روش کیا ہے اندازہ (۷) تجھ — کہ ہے یو کنک گیر کر شہر مجھ
میرا باپ بکرم کرے راج یاں — کواتا ہے راجاں کا سرتاج یاں
اتھا یو محل صاف اُجلا تمام — اسی ٹھار میرا ہے نس دن مقام
مگر گوڑ (۸) کا سحر تجھ ہت اچھے — چٹک چھند دیکھانے کی سب گت اچھے
کنا کیا توں یاں آ کے نیرنگ کری — کہ مجھ صاف ایوان میں کئی رنگ بھری
یو کئی بات لگ چپ سنی یک گھڑی — پچھیں واں تی مدمالتی ہنس پڑی
کہی بیہوشی کیا توں کھایا اچھے — ہو دیوانہ جپ من گنوایا ہے

---

(۱) ناخن - (۲) "غرقاب" سے مراد یہاں بیحد ہے - (۳) پری کا مذکر (۴) مخفی (یعنے ایسا روپ جو پوشیدہ ہو اور ظاہر بھی ہوسکے) (۵) فریب دینا - (۶) زبردست - (۷) مقدور - (۸) گور شہر بنگالہ (بنگالے کا جادو مشہور ہے اسی طرف اشارہ ہے -) -

مھارس نگر اس نگر کا ھے ناؤں　　اھے اس محل میں سو میراچہ ٹھاؤں
دھرم راج مجھ باپ ھے جگ پتی　　اھے ناؤں میرا سو مد مالتی
ھمیں بادشاھی سوں ھیں نت یہاں　　سو بکرم کنک گیر ھور تو کہاں
یو کرتیں بجن دھن پہ بھی بھول ھوئی　　نظارے میں منھر کے مشغول ھوئی
دونو کوں بی لا گیا تماشا عجب　　* سو نیں نیں سو ویسا گھڑیا آ سبب
گھڑی یک ھورہے دنگ اپ اپنی ٹھار　　ھوئے واں تی دونو بی بے اختیار
دونو دھیر تی چشمۂ مہر آو بل　　جلیا بحر ھو ات محبت کا جل
چھوٹیا باؤ حوں عشق کا کر جو ھم(۱)　　ھوا پل میں تس وو سمد کا سنگم
ھوئے یک او دونو جو بحر شرف　　دوئی یک پنے سوں ھوئی برطرف
دھریا بحر عشرت کا بھر تی سوں اوج　　ادک سکھ کی †آپٹی دونو دھرتی موج
بکس لیکرے یک اشتیاق ھوئے　　پلانے سے یک یک کوں ساقی ھوئے
یکس یک سوں ھم جام ھم دست ھو　　یکس یک کی مے سوں رہے مست ھو
رہیا یوں سرنک(۲) سات لٹ پٹ ھو تنگ　　کہ جوں رکھ کوں چندن کے پیچپے بھوجنگ
نہ کچھ ظاھری ذوق باقی رکھیا　　ولے باطنی اشتیاق رکھیا
سلیماں سی شاھی کی پا سروری　　رضا بن نہ پیہنای انگشتری
رکھیا تھا اسیں ھو امانت پہ ھات　　نہ کیتا سو دُزدی سوں دُر جگ کوں گھات(۳)
دونو بی رہے عین راحت سنے　　لیے ھات یکس ایک کا ھت سنے
انگوٹھیاں اپس ھت تی منھر کنور　　پنایا نکال اُس کی انگلیاں بھتر
ھور یک بے بہا ات مکٹ مال انوپ　　سٹیا کاڑ اپس گل تی دھن گل سروپ
اپس ھت کا سکہ(۴) بی دھن کاڑ بھار　　دھری ھت میں عاشق کے کر یاد گار
کہی یو تو ھمنا سمج نیں سبب　　ولیکن ھے ھر حال امید رب
نہونا دوجا جفت مجہ باج تجہ　　جنم لگ بی یک پن ھے تجہ باج مجہ

(۱) قصد - (۲) خوب رو یعنے مد مالتی - (۳) دغا - * سونے † آمڈی، آپلی -
(۴) انگوٹھی

هواعهد یکس یک میں اس دھات سوں — که بےغم اتھے چرخ کی گھاث سوں
ہو یک دل محبت طرازی منے — گمت سوں اتھی عشق بازی منے
پلنگ صاف یکا یک جو عاشق کا خوب — یو دیکھی سو آس کے رہیا دل میں چوب(۱)
اپسن چادر آس دسے کے لی آس کی اوڑ — گئی تس پلنگ پر او سے وانچ چھوڑ
آونے آس کی چادر سُرنگ اوڑ کر — رہیا وانجه سنمک(۲) نظر جوڑ کر
دھر اس کا پلنگ آنتے آس کا پلنگ — ہونیڑے(۳) لگے تیوں یکس انگ کوں انگ
سوتے جاگتے دھر یکس ہت میں ہت — نکالی تھی آس میں بھی یک خط کی گت
(۴)ادیکھا فلک پڑ کے تب دند(۵) میں — منگیا پاڑنے ہجر کے بند میں
برہ کوں کیا سرسپہدار آن — دیا سات غم کا اٹل بار آن
چلایا وو غفلت کا سردار اول — دھریا آن کمیں کا دبا مار اٹل
اونے نیند کی پالتی(۶) کوں بیٹھا — پیچھیں من منگرے(۷) تیوں کیا بھا(۸) شبا(۹)
دندی خواب تی کوئی نه بدتر اچھے — ویسے دوست بن دند پرور اچھے
لے بازی گری خواب آتا ہے بس — (۱۰)چٹک نین میں لیا دیکھاتا ہے بس
عجایب جو خوش گت دیکھاوے جتی — بن افسوس حاصل نه ہوئے یک رتی
لگا خواب غفلت کے آرام میں — سٹے ہوش کے مرغ کوں دام میں
زبردست اچھے گر چه رستم کی ناد(۱۱) — سوتے پر چلے بند لے یک دیو زاد
(۱۲) رتا والے دشمن دھرے جب دبا — ولے سوئے بن بھا سکے نا شبا
جو تجار کا خواب سنگ(۱۳)میل ہوئے — تب آس مال سوں چور کا کھیل ہوئے
جو کوئی دین و دنیا کے تجار ہیں — وو مردی سوں ہر رین بیدار ہیں
میسر جیسے شام وصلت اچھے — بڑی حسرت آس خواب غفلت اچھے

---

(۱) چھپ گیا یعنے کھب گیا ۔ (۲) رو برو ۔ (۳) نزدیک ۔ (۴) ناتواں بیں، حاسد ۔ (۵) دشمنی ۔ (۶) مخبر، جاسوس (۷) من مانا، خاطر خواہ ۔ (۸) ڈالا ۔ (۹) شب خون ۔ (۱۰) فریب ۔ (۱۱) مانند ۔ (۱۲) شب خون ۔ (۱۳) همراه

نہونا ہے بچھڑا کسی یار سوں　　سمجنا ہے یو درد غم خوار سوں
پڑے جس پہ جبار کا قہر آ　　پیلاوے فلک تس کوں یو زہر آ
نہیں سخت کچھ ہجر کے درد باج　　حکیماں جو تس دیکھ ہویں لا علاج
کہ جس من کوں ہوے درد ہجرت نصیب　　دیکھت ناڑ (۱) تس دنگ ہویں سب طبیب
تلنگ او پریاں سیر کر بن (۲) منے　　ہو آسودہ لایاں اپس من منے
جو اس حسن کا جس کوں فرزند اچھے　　وو دل ہور کالیجے کا پیوند اچھے
آنن تی پھنکانا (۳) تو واجب نہیں　　یہاں سٹ کے جانا مناسب نہیں
مبادا کریں بد دعا جیؤ جل　　ہمن شہ پریاں جل کوں جاویں سگل
سزاوار نیں اس کوں رکھنا تو یانچہ　　چلو جاکے (۴) انپڑائیں پھر واں کا وانچہ
اپس میں اپیں یو بچن بول کر　　آڑیاں شہ پریاں وانتے پر کھول کر
دونو پر تی جب پھر نظارہ کیاں　　سو پچھتا جگر پارہ پارہ کیاں
ہوس کا دونو پیکے خوش جام بھر　　جو ہیں سیج سنگرام کر بے خبر
گلاں کی لطافت کا لے رنگ رس　　بھنور ہے گل اندام تی ات * نکس
ہور اس حسن کے پھول بن پر سگل　　لبا لب ہیں شبنم سی یونداں نچھل
دونو گرچہ یک ٹھار میں مل اتھے　　ولے رو برو ہو مقابل اتھے
پڑیا تھا یکس پر جو یک مکھ تی تاب　　ہریک مکھ میں دستے تھے لک آفتاب
پریاں دیکھ یو چھند ہو لا علاج　　کیاں کیا سبب آ پڑیا سخت آج
(۵) گھڑیا پاپ ہر حال آ سر اوپر　　لجانا و رکھنا دونو ہے بتر
لجاویں تو پڑتا ہے ان میں فراق　　(۶) جھوکیں گے یو دونو بی دھر اشتیاق
رکھیں یاں تو اس پوت کے والدین　　سریں گے ہیا (۷) پھوٹ ہور پھوڑ نین
منگیاں تب پریاں یوں دعا ہت پسار　　سبب ساز اے پاک پروردگار

---

(۱) نبض ۔ (۲) جنگل ۔ (۳) دور رکھنا ' جدا کرنا ۔ (۴) پہنچائیں ۔ (۵) لاحق ہوا ۔ (۶) جھکیں گے ۔ (۷) دل ۔ * سرس

همین جوں بو لایاں امانت کا مال　　لجانا پھرا وانچہ اُسے* ووں سنبھال
ولے توں یو سعدین کوں پھر ملا　　نر کھ ان کوں بچھڑے میں کر مبتلا
پھنکانے ملانے کا تجھ ھے سکت　　همن عاجزان کے نہیں کچھ بی هت
پریاں یوں خدا سوں مناجات کر　　پھنکانے چلیاں پھول کن تی بھنور
گھڑی میں وئ ساتو بی دریا آلنگ　　اوتار اس محل میں پھر اس کا پلنگ
دیکھادے اپس آن کوں چھند بند سگل　　چلیاں اڑ کے اپنے وطن کوں نکل
گیاں او جو کچھ آگ (۱) لانے کی لا　　اتا کن اگن او سکے گا بوجا
سو جب تس په پھر وصل کا نیر ھوئے　　وو دھڑکے سو برھبکی اگ تھیر (۲) ھوئے

بیان ھے زخم تی بچھڑے کی تلکھی (۳) ھوئی سو منھر پر
یو دکھ ما باپ سن‡ پیش آ دوا کی ھوئی پشیانی

صبا (۴) دشمن عاشقاں سوز جوں　　آو چانے منکیا بیرق روز جوں
فلک ھے سو ات+ سرکش و تند خو　　سو ویسے نے ستتا چلیا آب رو
سوکا چشمه ٔ ..ه صفا نیر کا　　سمن بن گیا جل کے چو دھیر کا
خزاں پھر گیا بن میں اس دھات سوں　　رھیا نین ادک زرد یک پات سوں
مگر بھار آیا بدل (۵) آگ کا　　برسنے لگیا میگ (۶) و تیاک (۷)
جگت میں اگن جل ھویدا ھوا　　در و دشت میں سوز پیدا ھوا
سورن بن میں آتش کے دریا منجھار　　لگے مارنے سب سراباں کی لہار
جتے پات اُس گرم تر باؤ سوں　　جدائی دھرے مل جو تھے چاؤ سوں
مگر صبح کے ھت ھے تیغ فراق　　جتے جفت کوں پل میں کرتا ھے تاق
رین شرم کا سیام (۸) پردا جاليا　　ھوا فاش دکھ سیج کا سکھ ٹلیا

---

(۱) یعنی جو آگ لگانے کی تھی وہ لگا گئیں اب کون اسے بجا سکے گا
(۲) ٹھنڈی (۳) تلخی (۴) صبح (۵) بادل (۶) ابر، بارش (۷) آفت (۸) سیاہ
* اس کوں † سر + اپ

جو لگ رہی تھی معشوق عاشق کے گل — چلی(۱) پھانک مخمور جھولتے نکل
مگر چرخ صراف ہو ات عیار — ملا نس کے سب کو لسیاں کا ڈھیکار
سلگنے چلیا صبحدم کا پون — کسے(۲) جال(۳) عاشق کے تن کا کچن(۴)
ستم گار ایسا ہوا روز جون — ہوئی نیند ہشیار منہر تیون
جلگ نیچ آنے کھول دیکھا نین — بسی آ تلک دل میں نس کی سو دھن
نپٹ من میں بارا برہ کا چھوٹیا — سبم خواب اپس(۵) چورتا ہت اوڑھیا
یکایک جو کھولیا دو ہیلا(۶) نظر — ننھا خواب تھا حال او سر بسر
دیکھے کیا کہ ہے او پلنگ رات کا — سوہت سکہ(۷) محبوب کے ہات کا
اسی کی شفق سے ہے چادر سرنگ — ویسی ناولے دھن او خورشید رنگ
جو دیکھیا سو اتنیچ میں آہ مار — پڑیا تلملاتا بلنگ کے تلار
دیکھن مکھ ووجی کا ہوا ننگ اوسے — نظر میں لگے یو جہاں تنگ اوسے
خیال اس چندر کا ہو چک کا حجاب — دھریا حسن کا تس کسوف آفتاب
شبی(۹) اُس کی کر دل کے شیشے میں ٹھار — تماشا ہوئی نت نظر کے تلار
سوب ۱۰ گھٹ ۱۱ ہوا گنج اگن کا نچھل — ہریک رگ بنی نل آڑنے کوں کل(۱۲)
نین تی نلے(۱۳) سے فوارے چلے — ہر یک بند کی جاگے انگارے چلے
بھٹی برہ اگ کی درونا کیا — جلا لعل کوں دل کے چونا کیا
ڈھلے تو انجو چک تی ہو سخت جوش — آساسانکا سینے تی آپٹے(۱۴) خروش
آساسان تی پھٹ دل کرا کونڈ بار(۱۵) — ہوئی ہر پلک چک کی بادل کی سار(۱۶
چڑے دم سو پھر زیاد گرما کرے — آترتا سودم دل پہ برما کرے

(۱) جدا ہوئے (۲) کسوٹی پر کسے (۳) جلے ہوئے (۴) زر، طلا (۵) ہاتھ ملتا
(۶) ''دوہیلا'' اسے کہتے ہیں جو نیم خواب میں ہو (یعنی کچھ جاگتا کچھ سوتا ہو) (۷) انگھوٹھی (۸) نیچے (۹) شبیہ (۱۰) تمام (۱۱) بدن (۱۲) فوارہ
(۱۳) مانند نل (۱۴) بلند ہوئے (۱۵) قید بند (۱۶) مانند

ادک داٹ چھیدان سون دل ھت( )ھوا   رھتے عشق کے ناگ کا کہت(۲) ھوا
نین مست نرگس سو لا لیے ھوئے   مئے صاف لہو کے پیالے ھوئے
نپٹ عشق پیچے تی گل پیرھن   ھوا خون فشانی سون چنڑی نمن
لبد تھے گل سرخ سیتی حو چڑ(۳)   بنفشه ھوئے پاگزند نیل پڑ
جو گال یک گلستان تھے آبدار   پکڑ گرد* کملا ھوئے خوار زار
لگین بھوین پہ یو سنبل آس کے دھنور(۴)   که جون خط زنجیر قطعے اوپر
گنوا ھت تی موتی او بحر خیال   لگیا دھونڈنے جئیو کون غوطے میں گھال(۵)
نہ چپ رھے توٹک+ دل کون آرام ھوئے   نه رونے تی کچھ بھی روان کام ھوئے
جوچپ رھے توتل(۶)درد ھوے لک زیاد   وگر آہ مارے تو ھوئے اگ کون باد
منگے گرسہن سنگ یاری کرن   تو مکھ نیند کا چک ندیکھے نین
نظر میں وھی حسن کا رہ اثر   ھوا باؤلا جگ کی سدہ بدہ بسر
لگایا رھیا دھیان میں دھن کے دل   دوجا شے خیالان کون آس کے خجل§
ھریک یاد میں زخم ھوئے لاکه لاک   درونا ھوا گھاؤ بھر چاک چاک
ھر یک چاک کون چاک کرنے لگیا   نمک حسن کا تس میں بھرنے لگیا
برہ میں رھنے باد دلدار کا   لگیا گھاؤ خوش غم کی تروار کا
گلا جیئو کا تس تیغ قاتل پہ دھر   دیا آب تی تس رگے رگ اثر
تاگ لگ تلکنے(۷) پہ دھر جب خیال   ھوا طائر نیم بسمل کا حال
کچھ یک خادمان تب یو پا کر سنچل   دیکھے سو یکس یکتے دوڑا اگل
گریبان و دامن کون کر چاک سب   اوچائے ادک درد کی ھاک سب
یو شر شور جون سن کے ماں باپ دھائے   پچھارے اونو بی دیکھے سوچہ کھائے

---

(۱)   (۲) بل، بابنی (۳) زیادہ (۴) سیاہ (۵) ڈال (۶) لمحہ (۷) تڑپنا، بے تابی * گرم + ٹک § مخل

کتے وقت کسں میں بی نیں سدھ رھی | سمجنے تس احوال نیں بدھ رھی
اپس بیچ اپیں پیچ کھانے لگے | لجا غم میں بھر بھر کے بھانے لگے
کتے وقت کوں شاہ جوں ہوش پا | اپس پوت کوں لا گلے سوں اوچا
نحھایا * سخن بیچ بے ھوش ھے | دھندا زندگی کا فراموش ھے
جنم تازگی میں جو تھے گل سے گال | (۱) کمل رھے ھیں لگ سخت غم کا زوال
ادک اگ کے دریا پکڑ دل تی جوش | لبالب ھے کف مکھ میں جا سخت ھوش
ڈوبیا ھے سو جا جیؤ تس جل بہتر | دسے (۲) بڑ بڑے (۳) خوے ھو مکھ اوپر
انکھیاں سوز کی حل کیاں ات گت بھرباں | آبلتیاں دیے سوز سوں جوں تریاں (۴)
ادک آگ کا دل پو طوفان ھے | او غوطے میں پڑ جیؤ پریشان ھے
تبش دیکھ جب مکھ یہ چھڑکے گلاب | ادک ھوئی چونے نمن تن میں تاب
ملما گرد یوں کر قبیلہ ھجوم | سبورن کے جوں آس پاسی نجوم
بجاران سوں کہنے لگے راست جپ | یو اکثر بری دبو کا ھے جھڑپ
جے کچھ جس کی خاطر منے بات آئے | علاج اس موافق زبان بیچ لائے
دوا بیچ اس کی ھو شہ مبتلا | کیا یوں حکیماں کوں سگلے بولا
کہ جس ھات اس درد کا ھوئے علاج | اوسے دیوں گا ملک بحشش یک آج
حکیماں دو سن شہ کوں (۵) دھیرک دیے | ھر یک اپنی حکمت پہ لئی ھم کیے
جنے ناڑ پر تس سٹیا ھت حکیم | اناڑی ھوا ناڑ اپس پر فہیم
دسے پل میں یک دھات ، س دھات کئی | ابچنے لگے † گیات میں گھات کئی
جتا کچھ دیکھے ناڑ دل جمع آن | ولے درد یک تل (۶) سکے نا پچھان
حکیماں ادک دنگ ھو سر ھلائے | اپس میں اپیں کر رھے ھائے ھائے

(۱) کملا رہے ہیں ۔ (۲) بلبلے ۔ (۳) پسینہ ۔ (۴) مچھلیاں ۔ (۵) تسلی ۔ (۶) "دھات" کے دو معنے ہیں ایک نبض اور دوسرے طور ۔ (۷) ذرا، رتی ۔ * وہ سختیبچ ۔ † گاؤ ۔

سچی جس ہے دلدار بن بیدلی — دوا کیا کرے گرچہ ہو بو علی
پچھیں شاہ بھی عقل یک من میں آن — کیا کان ہے حاضر کرد گن ندھان
منجم نے پانے میں شہ کا طلب — کھڑا شہ حضور آ ادک دھر ادب
کیا شہ منجم کوں اے گن ندھان — یو فرزند سو جیؤ کے تن کا پران
صبا تی کہ یو سخت بےھوش ہے — انکھیاں موند کملا کے خاموش ہے
بندیا دل ہے حیرت کے عالم سنگات — دسے نا تل یک عقل تس جیو کے ہات
سرب دھڑ دھڑک آگ ہو جلتا ہے سب — دروے کا جل بھار آبلنا ہے سب
نکلتا ہے جو گرم دم تن تی بھار — سو تس آنچ تل میرہ ھمیں تل قرار
نجھادرس دیکھوں تو لگتا عجب — کوسبنا ھوا زعفراں کیا سبب
لگی کیڑ کیوں اس نوے باغ کوں — قبولیا ہے یو لالہ کس داغ کوں
صفا حسن یو تاب سٹتا ہے کی — سپورن نمن سور گھٹتا ہے کی
نہ جانوں کہ اس سر کوں چاؤ کی — یو جھولی لگی کس کبل باؤ کی
رکھیا تھا چھپا میں یو جگ جک تی ڈر — مگر سور کی کیں تی لاگی نظر
ندیکھیا سو بن حسن کا خواب میں — اپس درس تیں بی کدیں آب میں
دل ایسے سو کی(۱) کا گرفتار کی — خوش اس سرو آزاد بر بار کی
یو گن گائے کا ہے سو اے گن ندھان — دیکھ آس (۲) راس ھور* راس پیگی پچھان
منجم یو سن بات سب سر بسر — نکالیا تب آس کے جنم کا پر
دیکھیا کھول کیا ہے سو جوں خوب دھات — دسی وو جو تھی تس اوپر گھات (۳) رات
منجم کھیا داغ ہو شہ آگل (۴) — یو وو رات میں لکھ دیا سو ا ل
سو نیا سو بچن شہ ھوا نا امید — نپانا جو تس چھند کا کیچھ بی بھید
جتا کچھ کرے بات فرزند سات — نہ دیوے جواب آن سو سر مست دھات
اتھی یک اوسے دائی گن گیان کی — چتر کادراں اور ادک مان کی

---

(۱) سکھی ۔ (۲) زائچہ ۔ (۳) آفت ۔ (۴) زیادہ ۔ * راست

خلاصا آنے اُس سوں ہی خاص تھا ‎ ‎ کنور کا بی تس سات اخلاص تھا
سمجتا اچھے ماں سوں فاضل (۱) اوسے ‎ ‎ دیا تھا چھوڑے راز کا دل اوسے
او دائی کوں شہ پاس اپنے بلا ‎ ‎ کیا توں تبی اُس کے دل کوں کھولا
سبب کیا جو ایسا ہوا حال تس ‎ ‎ توں لے پوچھ پھُوسلا کے فی الحال تس
سو اس بھانت اُس دائی کوں بول شاہ ‎ ‎ چلیا آپ کرتاچ افسوس و آہ
گیا شہ قبیلے کوں حوں لے تمام ‎ ‎ دیکھو کیا کرے دائی یوں بدہ سوں کام
دکھی کوں اوچا اپنی جھاتی کوں لا ‎ ‎ کری سوز اُس تے بی لئی ابتدا
کہ اے خندہ رو تازہ دل گلبدن ‎ ‎ مکدر ہوا کی کلی کے نمن
ترے پر یو کیا ہے سو احوال بول ‎ ‎ چھپاؤ نکو گانٹ دل سب کی کھول
مگر خواب سب دھن تو پایا اھے ‎ ‎ جو اُس کے بچھیں من گنوایا اھے
ویا کوئی پڑی شہپری تجھ نظر ‎ ‎ کیا دل پریشاں بکڑ اُس کی چھر (۲)
پڑے کام مرداں پہ اس تی بھی جڑ (۳) ‎ ‎ نہو باولا بن توں ہمت پکڑ
جگت میں تردد کی جو بات ہے ‎ ‎ وو کرنا تو سب کس کے بی ہات ہے
فلک یا زمیں میں تو تجھ کام اچھے ‎ ‎ تو ویسے کہ مجھ ہت سر انجام اچھے
چلاؤں منتر گھم (۴) پہ گر ہم میں آ ‎ ‎ آتاروں یتا اندر کے اپچھرا (۵)
گر افسوں بیٹھاؤں تو دھرتی منجھار ‎ ‎ نکالوں سو پاتال تی سیس (۶) بھار
میرے سوں تو ہر حال یتا بات کہ ‎ ‎ ہوا ہے سو کیا تجھ پویو گھات کہ
چھپاوے تو اجنوں تو یو بات اتال ‎ ‎ میرا جیؤ گھڑی یک رہنا ہے محال
میرے جیؤ کا مجھ تیں تو ہے سہل تر ‎ ‎ ولے ہے ہلاکی تی تیرا بچ ڈر
سہادنہ لیاوے تو دکھ مکہ تی بھار ‎ ‎ درونا پھوٹے دل میں ہو کونڈ بار (۷)
جب اس دہات دی دائی باتاں کوں زیب ‎ ‎ دیکھائی ادک ہٹ سوں فن و فریب

(۱) بڑھ کر ، زیادہ ۔ (۲) دھیان خیال ۔ (۳) بڑھ کر ۔ (۴) آسمان ۔ (۵) پری
(۶) سانپ جو زمین کو سر پر اٹھائے ہوئے ہے ۔ (۷) منقبض ۔

کنورکھول انکھیاں هور دھر آس پر نظر   کیا کیون توں هوئی مجھ نمن بے‌خبر
اجوں لگ دسیا نیں مگر یو پلنگ   میرے هت کا سکه و چادر سرنگ
پڑیا هے سو مجھ سر یو مشکل سبب   کتا هوں سو توں سن رهےگی عجب
حکایت میں آس ابتدا غم کیا   زمین جوش تی چک سوں سب نم کیا
کیا تب که هے یک مهارس نگر   رهتا هے وهاں شه دهر مراج کر
کواوے او دھر او بی نت جگ پتی   آسیر جائی هے ناؤں مد مالتی
اچنبک اهے او سرانے (۱) تی بھار   رهتی هے عروسی محل کے سنجھار
نجانوں سبب کیا خدا یک کیا   جو میں تس محل میں پلنگ سوں گیا
قضا لله میں او بھی هوشیار هو   رهے سخت حیران چک چار هو
نه میر یچ پر یو معما پڑیا   گه مجتی ادک تس کوهاڑا (۲) گھڑیا (۳)
هو اغیار اول هوئے هم کلام   پچھیں هو رهے یار ٹل غم تمام
کیے عیش و عشرت دونو مل همیں   کھیے راز یکسں یک هو یک دل همیں
انگوٹیاں سبریاں صاف موتی کا مال (۴)   نشاں آس دیا هات گل تی نکال
اپس هت کا سکه و چادر انوپ   دئے یادگاری مجے او سروپ
آسے صاف میرا پلنگ خوش لگیا   سنجے بھی سریر آس کا دلکش ا یا
اوگئی مجھ پلنگ پر رهیا میں سو وانچه   نگی تیوں یکسں انگ کی یک کوں آنچه
نه سوسکھ سوں باتاں میں مشغول تھے   فلک کے ستم کوں گئے بھول تھے
یکایک تلگ (۵) اوچتی پڑ بلا   (۶) لڑیا خواب کا ناگ دونو کوں آ
دریغا که میں کانتے کھولیا نظر   لگی مجھ کوں شیرین صبا تلخ تر
بره کا وهیں زهر چڑتا چلا   او بل مکھ میں کف قهر گھڑتا چلیا
آس امرت کی چشمے کوں پھر پائے باج   نه چلسی کمب اس زهر پر کچھ علاج

---

(۱) تعریف ـ (۲) ماجرا ـ (۳) واقع هوا ' لاحق هوا ـ (۴) مالا ـ (۵) بے‌خیالی سے، نا دانسته ـ (۶) ڈسا ـ

بچن بولتے پھر کنور دنگ ہوا گھڑی میں کتی بھانت کا رنگ ہوا
یو سن قصہ دائی پریشاں ہو جاں دلاسے کوں کھولی تب اپنی زباں
طلب کا لگا آس دل کوں سنتر (۱) منگی فن کی باتاں سوں رکھنے سنتر
کہی یو تو سب تی بی ہے سہل کام یو تجھ آس دل کی پرونی (۲) تمام
فلک گرچہ تجھ جفت عنقا نمن رکھیا ہے مہارس نگر کر وطن
ولے حق کی تقدیر سوں کیا عجب ملے توں تیری جفت سوں ہر سبب
آنے بی بچن کر پون کی مثال نکالی ٹک اس چاند پر نی ابھال (۳)
نکل دائی جوں واں تی شہ پاس آی یو سب قصہ شہ کے انگے کہ دکھائی
سو یو بات سنتیچ بھاری لگی نپٹ شہ کوں آ فکر کاری لگی
کہی دائی یو شہ نہ کر فکر اتال سٹا اب تو عالم پہ یک دھر تی حال
عجب کیا کہ او تجھ ہما صید ہوئے *تو شہ پوت رہ دل تہرا قید ہوئے
†نہ کرنا ہی ہے ہوئے تیوں تردد کوں حد او ہوتے کوں تس ہر خدا کی مدد
کری دائی جب عقل کی بات یو لگی دل کوں تس ہر بچن نقش ہو
اتھی شہ کے من میں بچن گرچہ یاد جو اگ پر کنور کی تردد ہے باد
پن آس کا محبت تی نیں دل رہا تردد سو ہر حال کرنے لگیا

بیان سدھالتی کوں جا کے دھنڈ ملکاں میں جاسوساں
نہ کیں سدپا پھر آئے پر ہوئی عاشق پہ حیرانی

چلن ہار جاسوس راہ سخن کرن ہار منزل میں فن کے وطن
یو معشوق قصے کے عشاق پر دیا یوں وو لے بھید نازک خبر
شہنشہ شہانی جو کر انجمن مہارس نگر کاں (۴) سو بوجھن اپن
بولا شاطراں تیز پر تیر سے چپل (۵) برق بتیاں (۶) سے بیر سے

(۱) فہمائش - (۲) برلانا - (۳) بادل - (۴) کہاں - (۵) تیز - (۶) ایک جادوگر کا نام - * یو - † عجب کیا جو ہوئے تجھ تردد کو حد -

سبک سیر ہور دور بینی پہ ور ۔ دھرے برد کا پر ھما کے اوپر
چندر پھر کے یہاں آن کوں دیکھے تو ٹک ۔ بسر سیر پڑتا چلے نت سبک
بجا سیر کرنے دو تارا و زنگ ۔ سٹا تی سو کر دنگ زھرا تی چنگ
لیے چھین سو جیت جناں کے ڈگ ۔ پون تی سٹنہار انگے جلد پگ
جنن دوڑ کی دھم سوں ھو ابر چاک ۔ چپل پن کی راکھے سو بجلی پہ دھاک
پریاں کی طیاری (۱) تی طرار ات ۔ چھپی بھید لینے میں عیار ات
کیا شہ جو ویساں کوں اے باد پا ۔ شتابی سوں نو کھنڈ (۲) پر تھم میں جا
خبر لیؤ کہ کاں ھے مہارس نگر ۔ جو بستا ھے جس میں دھر مراج کر
کہ مدمالتی کر کنواری ھے تس ۔ سو لکھن ادک جیو تی پیاری ھے تس
او بلقیس کی جن خبر لیائی گا ۔ سو ھُد ھُد تی لئی مرتبہ پائے گا
یو پا امر شاطر سگل کر سلام ۔ چلے واں تی نو کھنڈ دھونڈنے تمام
انھے جمع لک ٹھار جیون ابھال ۔ چلے تفرقہ ھو کے بونداں مثال
ھو بیشک نہ آ یک رتی بیم میں ۔ لگے دھونڈنے ھفت اقلیم میں
گئے شاطراں دھن کی یوں سُد (۳) بدل ۔ تلگ شاھزادہ رھیا ھو بے کل
جگت بیچ بسنے کی دوری دھریا ۔ سو تس دن گمت کنج خلوت کریا
کھے اے فلک کیا کیا مجھ سوں دند ۔ جو مجھ بے گنہ کے رکھیا گل میں بند
پون کد نہ پایا سو مجھ قد نہال ۔ تو ویسے پہ برسیا برہ کا زوال
جو تھا روئی کے گالے تی دل نرم تر ۔ سٹیا تس میں توں شعلہ گرم تر
نہ سکتا ھوں لیا سیر پی شیر ناب ۔ پیلایا مجھ ایسے کوں نہہ کا شراب
بھولیا تس خماری سوں رج مان (۴) کوں ۔ اوٹھیا ھات دھو دنگ ھو ان پان (۵) سوں
نہ کس سات کہنا مجے بات بھائے ۔ نہ کوئی بات بولے تو سن خوش لگ آئے

---

(۱) پرواز ۔ (۲) دینا ۔ (۳) خبر کے لیے ۔ (۴) شرم و حیا خود داری ۔ (۵) کھانا پینا ۔

دیس تونت اندھاری مجے | رین کال (۱) دوزخ تی بھاری لگے
...نھیاں کھولتا ہوں تو یک تل نہ بھائے | وگر مونچتا ہوں تو یوں خوف آئے
کہ مت پھر پڑے خواب دندی سوں سنگ | سٹے پھر کے خرمن میں من کے اننگ (۲)
پڑیا آہ ماھی تمن مجھ رھنا | گنوانا زیاں ہور نہ جک مونچنا
لگا چپ مجھے عشق کی باٹ پر | پھرا یا بھولا غول سے ھاک کر
نجانوں کہ منزل کوں انپڑئے کا | گلا کاٹ یا باٹ میں جائے گا
بھو خبگ عشق کے گنج کا کر مجے | لیا چھین کے من (۳) دیکھا کر مجے
پڑیا گنج اوحیئو سوں کرنا جتن | ولے چک میں جگ نس دسے باج من
دسے چک پگ تبی اب میری ذات کوں | گیا ھے سوں من لیاؤں پھر ھات کوں
کہے یوں سدا سوزسوں آہ مار | اپس میں اپین روے نت زار زار
تجیا شاھزادے نے دنیا کا شوق | رکھیا دھیان میں دھن کے عالم کا ذوق
دیا طرح پھل پھول جل ہور چمن | اسی دھن کو پانے رکھیا آپ من
جب اس سرو قد کا دیکھت نیشکر | گرہ بھائے نابات کر دل اوپر
دیکھت تس بھتے جل سے ہم کھب کھب کے بال | سمجھنے لگیا سنبل ستاں کوں کال (۵)
ڈھلک زلف کی گال پر یاد دھر | نہ سرور (۶) دسے موج کے حال پر
منور جبیں اس کی جب یاد آئے | دیکھت بدر خورشید کوں رشک کھائے
سنے کی پیالیاں سی دیکھ اس کرن (۷) | دھرے عار سٹنے صدف پر نین
کہاں کر اپس دھر بھنواں کا خیال | ندیکھی ہو سر عید کا بی ھلال
دیکھا تھا سو او راست پلکھاں کے سر | کرن دیکھ سورج کی جھانکے نظر
دھریا یاد مقبول جوں ناک آنکھ | نہ نرگس نہ چنپا دیکھے چک سوں جھانکہ

(۱) وقت (۲) آگ (۳) سانپ کا من یعنی گوھر شب چراغ - مراد، مدہالتی
(۴) خم دار (۵) سانپ (۶) یعنی چشمہ موج رنی کی حالت میں نہ دکھائی
دے (۷) کان

دھر اُس سرخ رخسار کا تازہ باغ دیکھت جھل کیے ہوئے جھل سوں لالہ پہ داغ

جو رہے دل کوں بستہ ووپستہ دھن   کلیاں دیکھ کر لئے ادک خوار من

رسیلے جیا بخشی (۱) ادھر یاد دھر   ہوئی زہر امرت کیرے ناؤں پر

بتیسی جو یا قوت سی یاد آئے   انار ان کے دانے دیکھت رشک کھائے

سوکر خوش نظر جیب کی دلکشی   ند یکھے کدین گل گہ آتشی

کرے یاد جب او تھوڑی دلفریب   سمر قند کا ہاتھ پکڑے نہ سیب

نظر میں رکھ اس کا سلول (۲) ات گلا   سٹیے کوزہ آباوج (۳) کا جل ملا

رکھیا یاد سونت سرنگ (۴) بھوجہ کا ہات   کنول ڈال دیکھت کرے جیئو پہ گھات (۵)

کرے دل سوں انگلیاں کا نظارہ کر   کلیان کی سٹے شاخ آوارہ کر

دیکھت نارنگیاں سوں کنچن کا طبق   کرے سینہ تس یاد کر دل کوں شق

آوچا ترت گوداوری تی بی من   او روماولی کا ہوا برہمن

سمجہ ناف تس چشمہ سندیان (۶) کا   رکھیا وانچہ لگ حد اپس دھیان کا

اپس دھیانمیں دھر کے نسدن خیال   سپورن اتھا سو ہوا گل ہلال

اتا شاطران کی سنوفن کی بات   دھونڈے سب زمین کون جو کس دھات سات

مدینہ و مکہ نجف ہور عرب   مخا مصر و کنعان غور و حلب

عراق و خراسان و کاشان و شام   صفا سیستان یزد و تبریز جام

زہے ترک تا جبک ہورا سفہان   سرب (۷) سادہ* و صہر ما زندان

ملیوار روم و حبش زنگبار   سجستان و ایران و طوران و لار

بخارا بی ہو ربلخ کا شہر سب   سو کشمیر ہور ماور النہر سب

اچھے چین ماچین پیگور خنگ   جتا گور ہور پرتگال و فرنگ

سو کابل و زابل خطا و ختن   نیشا پور ہور فرو کا بل پٹن

---

(۱) ہونٹ (۲) خوش نما (۳) مصری (۴) بازو (۵) آزار (۶) شام کی پوجا
(۷) (ن) ساد ہور

یمن ہور بدخشان و شیراز طوس — سمستان و کرمان و ارمان و روس
سمر قند قندھار ہور ملک سند — سو لاھور ملتان و دھلی و ھند
تھٹا ہور گجرات ہور خاندیس — بنگش گور بنگالہ کوٹال بھیس
سوما ہور بگلانا تل کوہ کن — برار و نول تیلگانہ دکھن
سوکرناٹک و ملک ملنار سب — لکھا پر لکھا اور تلنار سب
یتے ملک نس دن او دھنڈ کئی بران — ولے پائے نیں کین اودھن کا نشان
دھونڈے گرچہ کرچک میں ھم کا انجن — جوکس گنج میں نیں سو پائے اودھن
پڑیا نیں ولے کس نظر کی تلار — مھارس نگر کا بھوجنگ سا حصار
نہ کس ٹھار کوئی مژدۂ گنج پا — پھرآنے لگے سب ادک رنج پا
یقین جس کے طالع میں اچھتا ھے گنج — وھی پائے دیکھے ادک گرچہ رنج
ہر یک ملک تی ہن او اپنی سنگات — لے آئے ھر یک شاھزادے کی بات
خبر شہ جو ہر دھر کی پانے لگیا — کمر دھاک سوں (۱) بیسلانے لگیا
ھوا سب کے آنے تی جب نا مید — کنورکا ھریک فن سون لینے کوں ابھید
سو حکمت سوں جانس دوکھی کے اگل — دلاسے کی دارو پلانے بدل
خبر خوبرو ہاں کی ھر ٹھار کی — سو لکھن یک یک نار اوتار کی
وولے آئے سو آن فرزند پاس — سو پھسلا منانے لگیا بے قیاس
کہ اے پوت جیے ھے سو خواب وخیال — ھمیشہ وھی عارفان کن محال
تین نیں کہ کیا جھند ھے تجھ اوپر — یو ھے مکر اکثر پریان تی مگر
نہو اب یو نیرنگ پر دنگ توں — پکڑ کچھ اتا عقل کا سنگ توں
اچھے گرچہ عنقا جگت تی عدم — اھے ناؤن جگ میں تبی جون علم
ولے ھے سو او کان مھارس نگر — نہ دیکھے تو کوئی یا سنیا ھے مگر
گر اچھتا تو عالم میں اوکین بی ہن — سمجھتا رھتا کوئی تو اس کوں پون (۲)

---

(۱) بٹھانا ـ یعنی کمر ٹوٹنے لگی ـ (۲) پانا

یو سب فکر سٹ بادشاھی پہ آ　　جوانی کی لذت یو دنیا تی پا
کھلا دیوں تجی گلعذاران کے بن　　بھنور ہو کہ رنگ رس لیےجوں بھائے من
یو سن بات منہر ھوا درد ناک　　گریباں و دامن کیا سر تی چاک
اوٹھی دھڑ تی دا بی اگن پھر دھڑک　　زباں جب ھوی آگ شعلہ بھڑک
اگن کاسۂ مغز میں دے سو تاب　　دھریا جوش چک کی گلاں تی گلاب
پھر آتش کدہ کی نشانی پہ آ　　کھڑا یوں شرارہ فشانی پہ آ
کیا مجھ نہ کہ پندائے پادشاہ　　یو قصے پہ ھے سب میرا دل گواہ
کہ جس وقت خالق ازل کا عیاں　　جو بی جسم سر جا اتھا سب کی جاں
ھمن دو کوں کریک سو سر جیا ھے پن　　او معشوق جاں ھور میرا جسم تن
یقین جان ہر تن کوں ھے جا بجا　　جو یک روح علوی و سفلی دوجا
اچھے روح علوی سو بیدار سنگ　　او سفلی دکھاتا سو سپنے کی رنگ
مکر روح سفلیچ مجھ تن میں گھال　　دیکھایا یو جگ جوں کہ خواب و خیال
کہ جس وقت او روح علوی ملیا　　اوٹھیا جاگ تو خواب چک تی ٹلیا
ایتا فی الحقیقت بی ھے مجھ پہ خواب　　ستے پر نصیحت نکو کر خراب
پھرآس روح علوی کوں جس وقت پاؤں　　توھوئےدل میں مجھ تجھ نصیحت کوں ٹھاؤں
رھنے عشق بازاں میں جان باز جم　　نہ میں فاختے(۱) تی وفا میں ھوں کم
کبوتر نمن دھر کے اوج سفر　　فدا ھوں پچھاں آپنی جفت پر
کروں گر چہ دل سخت آھن نمن　　(۲)چومک سار کھینچے او دھن اپ رخن
کھوکیوں سو آھن کوں تب کل پڑے　　کہ جس سنگ آھن رہا سنگ کھڑے
سن اے باپ میرے بچن توں پتال　　نکو رکھ ھو مجھ کونڈنے میں خیال
میرا جیؤ ترے ھات تی جائے گا　　پچھیں پھر جنم جگ توں پچتائے گا

(۱) فاختہ کے متعلق یہ مشہور ھے کہ جب اس کی مادہ مرجاتی ھے تو وہ اوپر سے گر کر جان دے دیتا ھے ۔ (۲) مقناطیس ،

بھلا ہے مجبے اب توں دینا رضا   وھی پاؤں مجھ سر لیکھا سو قضا
رہے تو تبی یک بری تج پہ آس   جو آوے کِکر پوت پھر اپنے سو پاس
ہوا کر سمج آج تی میں فقیر   مسافرھو نکلیا ھوں مجھ دھن کے دھیر
توں اتنے پہ بھی جو مجھے آڑ آئے   خدا خون میرا ترے سر پہ بھائے
ہوا شاہ یو بات سن لا علاج   نہ دیکھیا دوا کچ رضا دینے باج
کیاتج سوں اب میں کہوں کیا دوجا   جو قسمت میں تجھ ہے سو توں دیکھ جا
نکو یوں ولے ہو کے توں جا فقیر   کہ پر ملک (۱) میں توں دیگا حقیر
نہ خاطر میں آس شہ کے توں آئے گا   توں آس شاھزادی کوں کیوں پائے گا
یو بہتر ہے جا ات تجمل سنگات   سوھمتول (۲) ھو اس سوں لیا دھن کوں ھات
کیا شاھزادہ یو خوش بات ہے   کرو یو تردد تمن ھات ہے
کہ پہلے جو دریا کا ہے مجھ سفر   اوسی کا چہ سامان کرو خوب تر
کیا گرچہ شہ لک نجانے کے کاج   ولے نیں ہے قسمت انگے کچھ علاج
کہ قسمت کا ساقی سچیں صاف دو رد   پلاتا ہے * جان کا تہاں آب و خورد

بیان ہے مستعد فرما جہازاں ھور سفر کرنے
پدر کی لے رضا جا گھر کیا موجاں میں طوفانی

سخن ور بچن بحر کا دید باں   کرے یوں حکایت کی کشتی رواں
ہوا شاہ فرزند تی جب نراس   تردد جو نیں چل سکی بےقیاس
مکدر نکل گھر تی تب بھار آ   کیا یوں اپس پیشوے (۳) کوں بلا
کہ سٹ کر ھمن یاں تی منہر کنور   منگیا ہے سمندر پہ جانے سفر
اول مستعد کر جہازاں اپار   شہانیچہ سامان بھرو تس سنجہار
مگر کچھ سبب کاج پر کم (۴) نہ ھوئے   ننھے سن میں پردیس کا غم نہ ھوئے
وھیں پیشوا شہ کوں تسلیم کر   گیا حکم شہ کا ہے مجھ سر اوپر

(۱) غیر ملک ۔ (۲) ھمسر ۔ (۳) وزیر ۔ (۴) احتیاج ۔ * جان کا ھووے ۔

رضا شه کی لے پیشوا بهار آ   بنایا جہازاں ہنر ور بلا
ہر یک بھل جہاز یوں او داسا (۱) ہوا   فلک جس انگے لاج آدا (۲) ہوا
جنن کی سجی دیک پیلا چندر   ڈوبے پل میں رو رو کے خون جگر
آنن کیچ کھارشک سوں زہر مار   او بس چڑھے قوس قزح سر تلار
کہیں جن کی وسعت کوں انصاف داں   ہر یک تس سفینے کوں شہر رواں
خزینے بھرے سیم و زر سوں سگل   رکھے نو رتن چون چن بے بدل
قماشاں کے ہر جنس بستے بھرے   زر ینک کے بستیاں کے رستے دھرے
جو انبار خانے اچھے باج انت (۳)   ذخیرے بھرے تس میں لیا بے گنت
جتے کارخانے او سرکار تھے   بھرے او جو شاہی کوں درکار تھے
ہنر مند کی خادماں بے حساب   غلاماں بی کئی دھات جلد و شتاب
ہتی ہور گھوڑے آتم ذات کے   سلاخان و ہتیار خوش دھات کے
سپاہی بھی نامی دلاور جواں   سخن داں صاحب سخن درفشاں
گھنیرے سو ملاح ہور نا خدا   نکالے سو لا کہاں سوں یک یک جدا
جہاں دیدہ سوداگراں ات گھنیر   سو پیر و جواں رائے زن بے نظیر
مغنی و رقاص گن گیان کے   اچھے روح پرور خوش الحان کے
که تا شاہزادے کا ہر بھانت دل   گماتے لے جانا گمت بیچ مل
سب اس دھات کا خوب سامان کر   دیا پیشوا شه کوں یوں آ خبر
ہو ماتم زدہ شاہ ہور شاہ کی نار   سیاہ کسوتاں پین تن کے منجھار
کنور کوں سو دریا لگ انپڑاونے   چلے سات دیدار کے پاؤنے
جتا خیل خانہ بھی ہور خاص و عام   چلے شه کے مانند غمگین تمام
جب انپڑے کیتک دن کوں دریا کے پاس   سب آس مہمانی کیے بے قیاس
کنور سب سوں ہونے لگیا جب وداع   بلکتیچ کرنے لگے سب وداع

---

(۱) تیار - (۲) آدھا - (۳) بے انتہا -

چل انجوان کا جل ہور آساماں کا باؤ　　ہووے یم کوں بھرتی و موجانکوں تاؤ
او ما باپ آس غم سوں دل چور ہو　　سب آمید سوں عمر کی ہات دھو
اپس آس کے باغ کا گل مگر　　سٹے توڑ آفت کی بارے اوپر
مگر ہت سوں طوطی قفس میں کیے　　قفس پھر بلایاں کے بس میں کیے
جگت کے قوی تر نگہبان سوں　　حوالہ کیے تس دل و جان سوں
سچین جس کوں سبحاں نگہبان ہے　　رہنا آس کوں طوفاں میں آسان ہے
نہ طوفان میں نوح کے پیر زن　　رہی گھر سو یک بڑ بڑے میں جتن
چلے جب مسافر ہو کشتیاں سنوار　　پڑے سب یو بے سد ہو دریا کنار
چلیاں جل پہ کشتیاں ڈھل اس حال میں　　ڈھلاتے ہیں پارے کوں جوں تھال میں
کہیں بحر کوں خلق بالا(۱) بدل　　ہور اس تیز کشتیاں کوں بجلیاں چپل
سبک مہ کی کشتی فلک بحر پر　　چلے کیا کہ آس تی بی یو جلد تر
چلاوے اگر کوئی کماں کس کے تیر　　پڑے آکو کشتی میں قربان ہو پھیر
بھگیلے(۲) اگر کوئی ترنگ بے قیاس　　اچھے پیٹ لگ آس کے جم دم کے پاس
منگے باؤ گر نہا سنے(۳) دست مار　　پچھاڑے آسے ہم سوں لیا پگ(۴) تلار
اوٹھے موج گر نہا سنے کف(۵) بکف　　کنارے پڑے لیا اپس مکھ میں کف
بندے باؤ جب یک یکس سوں ٹہریاں(۶)　　بلند موج سوں چڑ آتر کیاں سڑیاں(۷)
چڑنت میں تو چڑ تی چلیں ماہ لگ　　آترنے میں آتریں سو ماھی تلگ
آنن کے انگے کیا عراق ترنگ　　چلیں چڑ اوتریوں اوپر تب ترنگ
ثریا لگ یک پل میں معراج ہوئے　　ثری لگ گھڑی یک میں اعراج ہوئے
منگنے موج پڑنے جو کشتی بہتر　　کرے تل آسی جائے کشتی اوپر
جتا کچھ جو کشتی کوں جھولا لگے　　او جھولا دریا کوں ہنڈولا لگے

---

(۱) بلند بادل (۲) دوڑائے (۳) دوڑنے کے لیے (۴) قدم (۵) یعنی شرط کر کے
(۶) ملحق (۷) سیڑھیاں

دس آوے جو دیکھیں تو چو پھیر جب	اوپر آسمان اور تلے نیر سب
صفائی او دریا کے خوبی آب کی	اچھے دھن کے رخسار پرتاب کی
سہاویں خوش آس جلپہ گر داب یوں	اچھیں زلف دھن رخ پہ پرتاب جون
دسے آب پربون سوکھب (۱) کھب کی لہار	ڈھلیں دھن کے جون کیس شانے تلار
پٹیاں سار کے جل میں سفتول سے	جزیرے سہیں چھب کے سیس پھول کے
(۲) بسندے ہیں خشکی پہ جس دھات کے	دسیں بحر میں سب وتی ذات کے
کتیاں ماھیاں صورت انس کیاں	کتیاں اسپ ہور بیل کی جنس کیاں
کتیاں گاؤ ہور میش اشتر نمن	کتیاں گرگ سیاں اور کتیاں گربہ تن
کتیاں میش سیاں ہور کتیاں موش سیاں	کتیاں پہن تر فیل کے گوش سیاں
کتیاں شیر سیاں خرس سیاں کے درشت	کتیاں کھول (۳) مانجر کتیاں خار پشت
کتیاں گرگ سیاں ہور کتیاں مثل گور	کتیاں جوں گوزن و کتیاں ران ہور
کتیاں زاغ سیاں ہور کتیاں جوں زغن	شتر مرغ کوئی کوئی عنقا نمن
پرندیاں کتیاں عین عصفور سیاں	آڑے پر آتر تباں سوجا دور سیاں
کتیاں ات بزرگی میں ڈونگر مثال	کتیاں خورد تر جون کہ باریک بال
کتیاں کی سو صورت ڈرانی لگے	کتیاں کی شبی (۴) ات سہائی لگے
کہیں دیکھ پھر خوش نظارہ کرین	کہیں دھاک سون دل آوارہ کرین
کسی ٹھار پر جی میں ہوئے عیش پور	کسی ٹھار دل غم سون ہوئے چور چور
کہیں گر پڑے آنپٹ غم کی شام	کرین بزم سکھ بخشش روشن تمام
صبا سار ساقی سو در حال (۵) آئے	سورج تی بی روشن ادک جام لیائے
پھر آوے جب یک دور او آفتاب	کرے دل کون روشن دیوے چک کون تاب
جمے جشن افروز وین راگ رنگ	بجین ارغنون ہور دف ونائے و چنگ

(۱) پیچ و خم (۲) بسنے والے باشندے (۳) ایک چرند (۴) شبیہہ
(۵) فی الفور

جتر سر منڈل ہور پکھاوج کباج سہے تال و دستک پہ مردنگ ناچ
سٹے او خوشی آواز دریا میں جوشی لیوین چھین جل میں بسندیاں تی ہوش
جتیاں ماہیاں ہو کے بے اختیار چلیں سات ہودنگ سر کاڑ بہار
گھٹا دیک بوسچہ گھنا ابر آئے اپے بھی سو بوندان کے رقاص لیا ئے
او باجا اول برق و بادل سوں کر نچاوے سو بوندان کوں تس جل اوپر
اللیؔ سو خوشی ہو اللاّ کرین حریفان و ساقی تللاّ کرین
آچاویں تکلف کا سب مل نقاب یکس یک سوں مخلص ہورہے بے حجاب
یکس یک سوں یاری میں ہمدرد ہوین یکس یک کی ان بن پہ دل سرد ہویں
یکس یک کا غم سن کے ہوین سینہ چاک یکس یک کوں دھیرگ(۱) دیویں لاک لاک
یکس یک سوں ہویں عمر لگ اختیار یکس یک سوں ہویں کام پرجیئو او دھار
کواویں یکس یک کی سوں†(۲) کھا غلام کہیں یک یکس من کا مایا تمام
رہویں سرخوشی میں ہو صاحب ادب یکس یک کے پگ پرر کھیں دست ولب
کتیاں کوں سو با تانچہ کا دھیان اچھے کتیاں تی سو چپ(۳) جیب گرداں اچھے
جو نکلے تھے او گر چہ پردیس کوں نتھے جانتے رات ہور دیس کوں
جتا کچھ دیکھے بزم میں رنگ رس سوتیوں تیوں بی شاہزادہ دیوے اس
کیتک دن تلگ اس گمت سوں چلے ولے او بی دن تھے سو سکھ کے ٹلے
نہٹ دکھ کے پھر دیس(۴) آنے مگنے دوکھیارے پہ پردیس بھانے منگے
جو آیا فلک کوں یکایک حسد لگیا آس کوں عاشق پہ یو ذوق بد
منگیا تس ثریا کی(۵) جھو کے کوں پھوڑ کرن پایمالی بلا پر پچھوڑ

(۱) تسلی ۔ (۲) قسم ۔ (۳) خواہ مخواہ ، بلا وجہ ۔ (۴) دن (۵) خوشہ ۔

† جیو سوں ۔

دھرے او سو سر رشتہ سرکار میں   جو بھانا جدائی ہر یک یار میں
جگر سوز عالم میں اے زھر ھے   بسارے سوجینے کوں یو قہر ھے
اگر سہل اچھتا تو بچھریاں کا دُک   تو امرت کوں پیتے سلیمان چک (۱)
بڑے درد میں کا ھے درد اشتیاق   ادک مرگ تی کیں تو سچ ھے فراق
عزیزاں میں بچھراٹ کا غم مگر   الہی توں دشمن پہ روزی نکر

بیان ھے کشتی عاشق کی پھوٹی سو پھانک (۲) یاراں تی
لگیا کڑکے کوں تنہا بحر میں ہو شور ثعبانی

سخن دان صاحب خرد پاستان   کیا کھول یو غم بھری داستاان
جو عاشق کے سنگ او جہازاں کا صف   چلیا تھا جو آنگیں پچھیں یک طرف
قضا للہ یک ناگ وان کیں سوں آ   جہازاں کوں سب مار پیچی بلا
سمندر کیرے (۳) انت تی تا اکاس   بلند سد باندی گیا آس پاس
کونڈل سوں جو کچھ آس کے پانی آلیچ   رھیا سو نہیں جا سکیا یک بی رج
بندی سب کی چارو طرف تی نظر   رھیا نیں بجز دیکھنا تل اوپر
دیکھت دنگ ھو بولے کہ یو اوٹ سا   ھمن کیا جو بیڑا پڑیا کوٹ سا
یو کیسی بلا تس نہ سر پاؤں ھے   خلاصی کا آس تی نہ کیں ٹھاؤں ھے
نہیں باٹ جانے کوں یک پشہ نہاٹ   تو ہوئے کیوں پترے سب جہازاں کوں باٹ
معلم کہے سب کہ یو سانپ ھے   کونڈل میں جہازاں لیا ڈھانپ ھے
پڑے سب مگر موت کے دام میں   دیے آہ جیؤ مفت نا کام میں
ھریک من میں تس دھاک کا زھر بھید (۴)   ہوئے زندگانی تی سب نا امید
ھو بیدل کہے سب کہ ھمنا اتال   چھٹ اس بند تی جیؤ لے جانا محال
سودھاکوں سوں مطلق ھو بےجان رھے   کہ جوں مار سرگُشتہ پیچاں رھے
سو جیونے کا حظ دل میں لیانے لگے   ہور اس مرگ پر حیف کھانے لگے

(۱) سہو یا بھول سے (۲) جدا - (۳) کے - (۴) اثر کیر ہوے۔

سجیں موت غفلت کی آسان گن ولے دیکھ دیکھلا کے مرنا کٹھن
سپاھی نہ چپ مفت پاتا ھے مان کہ دیتا ھے آن دیکھ دیکھلا کے جان
نظر میں تو اب یو دسے سہل بات کٹھن ھے جو دھونا پڑے جیؤ تی ھات
ھمی(۱) ھم سوں کہنا عبث بات ھے کہ توفیق یو سب خدا ھات ھے
(۲) بھوجنگ کا سنو قصہ ٹک کان دھر لمنبی بات کہتا ھوں کر مختصر
ڈلی شام جب صبح دم بھار آے کونڈل پر تی او کوہ سا سر اوچاے
وھیں قعر دریا سے کر مکھ کوں باز نیگل جاے یک دم میں سارا جہاز
دیکھے یو جو جیتیاں نے مرتیاں کا حال ادک ھوئے ھیبت تی بدتر نڈھال
بلا جب(۳) بہت آشکارا کری جہاز یک ھر یک دن کا چارا (۴) کری
کیا سب کی کشتیاں سوں خالی کونڈل رھی جب کنور کی جو کشتی یکل (۵)
گیا کھا کے اس گرگ تی رمہ (۶) سب رھیا گلہ بان چٹ ھوا گلہ تب
بہت گلہ سر ٹل نہ نیاری (۷) رھے کہ سیوٹ (۸) کوں راعی کی باری رھے
کنور جوں یو احوال دیکھا بچار تو یوں بول رونے لگیا زار زار
صد افسوس یک تل بی نا کام ھو یو مرنا پڑیا جگ تی گمنام ھو
نہ کچھ کام حاصل ھوا آپ کا نہ دیدار پایا ھوں ما باپ کا
نہ اس دھن سوں وعدہ نبھائے گیا نہ ما باپ کا دل منائے گیا
اودھر او دکھی رھے ایدھر یو چنچل کری گھات کیوں مج پہ میانے (۹) اجل
نہ معشوق اگل (۱۰) ھوئی مشقت یو چیز نہ راکھے گیا آن کا خاطر عزیز
خبر کچھ نہیں جا سکی جانبین ھوئی آہ کیسی کو بل ٹھار رین
ھوا جگ کی یاری تی جب بے پناہ کیا حق کی درگہ طرف تب نگاہ

---

(۱) ھمت، ضد - (۲) اژدھا - (۳) مصیبت - (۴) خوراک، غذا - (۵) تنہا - (۶) گلہ - (۷) الگ، کنارہ گیر - (۸) آخر کار - (۹) درمیان کار - (۱۰) سامنے حضور -

نپٹ عاجزی سوں منگیا هت پسار — کہ اے مہرباں پاک پروردگار
اہے تونچ ہر شے میں عادل امیر — تہیں راست درماندگاں دستگیر
تیرے امر ین نا ہلے ڑکھ کے پات — قضا ہور قدر ہے سو تجھ حکم سات
خلایق کا سر رشتۂ جان سب — دھریا ہے او تیراچہ فرمان سب
تو سر جا ہے جس کوہ سا جسم جم — اچھے رائی تی تیرے لیکھے (۱) او کم
نر ہے جگ میں کوئی سر کشی کر مگر — توں پیدا کیا ہے یکس یک تی ور
جو سیوٹ بڑای کے لایق اچھے — سو قدرت میں تجھ آس تی فائق اچھے
میرا حال بہتر ہے تجھ پر عیاں — کروں کیا سو عارف انگے میں بیاں
تیری بن مدد کیا چلے بل (۲) اتا (۳) — کہ پیچا ہے مجھ کاہ کوں کوہ آ
پڑھا قہر کا صور بیگ اس اوپر — اوڑے کوہ یو کاہ ہو سر بسر
مناجات کرنچہ میں یوں شتاب — ہوئی آس دوکھی کی دعا مستجاب
کہ جس پنت میں کوئی نہ ساتی اچھے — وهاں رہ نما توں سنگاتی اچھے
ہوا جب او عاجز پہ لطف کریم — تب آس تی ادک اژدها یک عظیم
جو دریا میں اپنے وطن تی نکل — چلیا تھا بھوکا ہو کے چارے بدل
پڑیا سانپ یو دور تی تس نظر — لکاتیچ دوڑیا آونے آس اوپر
یو دیکھا جو آیا دندی سخت ٹاک (۴) — کونڈل کھول نہاٹن (۵) لگیا جیؤ کی دھاک
یو دونو کی دُھم تی سمند کھل بلیا — ادک شور سوں آنت کا تھر ہلیا
سگل تل اوپر ہور رہیا تیرہ آب — گھڑیا جل بسندیاں کے جیو پر عذاب
آوچھل نیر چھٹکاں (۶) بھریا سب گگن — ستارے ہو دستے لگیا دن رین
گیا بوج کر (۷) شعلۂ سور سب — رہیا کولسہ ہو تھنڈا نور سب

---

(۱) لیرے حسابوں ۔ (۲) زور ۔ (۳) اب ۔ (۴) جلد ۔ (۵) بھاگنے ۔
(۶) چھینٹیں ۔ (۷) بجھ کر ۔

دیا جوں یو طوفان دریا کوں پور   کنور کی بھی کشتی ھوئی چورچور
یو ویسے میں لٹ پٹ ھو تختہ پکڑ   بھتا جیپ چلیا موج سوں تس پہ چڑ
(۱)ترنگاں میں کین ڈوبتا تیرتا   کہیں (۲)نیٹ چلتا کہیں پھیرتا
کیتک دن تلگ جیئو پہ لئی رنج سوس   سوکر تاچ اپس بخت پر آپ روس(۳)
سلامت سوں دریا کنارے لگیا   پھر امید کی رہ مجھارے لگیا
ھوا جوں او دریا کی آفت تی پار   ھزاراں کیا شکر پروردگار
بچاتے خدا جس کوں ضامن اچھے   ھلاک اُس کرنہار کو(۴)کن اچھے
بنچا کر وو شداد کوں موج سوں   ملایا شہی کے بلند اوج سوں
اُسی کی جو اچھتا ھے یک تل نظر   سٹین آگ میں بی توکو کیا ھےڈر
جنے ذکر اُس تکیۂ جاں کرے   او آتش کوں پل میں گلستاں کرے
دوکھی پر دوکھا پن یو بھاری لگے   او بچھڑیاں کے خنجر ھو کاری لگے
ھوے سو تلف سب او یاراں حضور   یو ھر گھاؤ تی ھو رھیا چورچور
اتھی یک تو کاری یتی تازہ گھاؤ   دوجا ٹھنڈ تی تس پہ تھا سردباؤ
دیکھو کیا تب اُس تن پہ مشکل گھڑے   کہ گھایل اچھے ھور ھوا میں پڑے

صفت عاشق کے چلنے کی ھے ویسی باٹ مشکل پر
کہ ات گت برف برسیا تھا ھوا سرد زمستانی

چڑی تھی مگر سور کے ھت کمان   گیا تھا اوتر توچ اگن کا نشان
اگن او جو اپنا دکھاتی ھے داب   تو ھر ذرہ تس ھو رھے آفتاب
زھے تخم ھے لعل اُس کا سجات(۵)   دھرےشاخ مرجاں پہ نیلم کے پات
زھے گوھر پاک عالم میں فرد   کہ ٹھاری یہ تس پاک دامن پہ گرد
اوچانے منگے جب او عالی علم   اٹھے(۶)دل تے اُس کےسورج سا حشم

---

(۱) موجوں میں (۲) سیدھا (۳) غصہ (۴) کبھو (۵) بہتر (۶) لشکر

دھرے فخر گھم ہور شفق پر سدا   نشان نا رنجی تس مداری شدا
دیکھاوت یو اپنی شجاعت کی آنچ   نہ ٹل جا سکے کچھ بی تس مکھ تی بانچ
ادک اژدھا تی دھرے تیز دم   جو مکھ میں پڑے سو سٹے کر بھسم
کرے کام سنپڑے تو جان آر میں   بھریاں ہے انیاں تیز ہر دھار میں
بڑائی او جان آپنی کر دیکھائے   بنا رائی کوں پل میں(۱) ڈونگر دیکھائے
اوسی تیں بزرگی سزاوار اچھے   جو ایسا جسے گرم بازار اچھے
روا ہے کنا تس کوں گردن فراز   کہ دھرتی ہے اوشان عالم نواز
شہی جگ کی جو سور کے هات ہے   او تس کا مدد گار ہمذات ہے
تو او مہربانی سوں ہمذات کر   دیکھاتا ہے چارو عناصر میں ور
ولے سور جوں دھن پہ ہو مبتلا   رھیا اس سوں ہل مل جو تن من ملا
وهیں تھنڈ کی خاصیت ور پڑی   هور افسردگی آ اگن سر گھڑی
یو جوں اگ کی بازی پڑی دیکھ کم   آوچائے تھنڈ اپنا جگت میں علم
پکڑ برد فن اپنی× ناورد (۲) کا   کھرگ کھینچ دوڑی هوا سرد کا
اگن تس انگے دب کے ہو کم زباں   لگی کانپنے ات اوچانے نشان
بسر ہم کی تیزی نپٹ دھر نیاز   کرے لاف تی گم زبان دراز
پکڑ ڈر نچنت ان نہ کھانے لگی   سو ہو زرد رو مکھ چھپانے لگی
اگن تی مگر تھنڈ کا سخت ڈر   لجایا اتھا جم (۳) ہو جیئو قبض کر
جو پاتی تھی گرلک مسیحا تی دم   اوچا تی نہ تھی زندگی کا علم
ادک تھنڈ کا ہو جہاں گیر داب   لیا تھا ہر یک شے تی گرمی کا تاب
رکھے دیس کوں دھر کمینگہ دبا   کرے شب کوں شبنم کے دل سوں شبا(۴)
سو بونداں تی جب اوس کا مار ہوے   کلیجے تی گولیاں نمن پار ہوے
هوا سرد کا تیر ہوے دھڑ تی صاف   اچھے تو اگر تن پہ چل خط* لحاف

---

(۱) چٹان، پہاڑ (۲) جنگی × (ن) مرد *(ن) قد (۳) فرشتۂ موت (۴) شبخوں

ملائک مگر حقهٔ زمہریر جو کھوے اتھے سال گذرے په پھیر
هوا پرتے پڑتی اگن سرد چڑ رهی چر موٹا آس تے هرتن انکڑ
اچھے سو جو کوئی تیرسے قد جواں کرے اپنے تن پیر نمنی کماں
مگر خوش لگے سور کے من کو قوس کیا تھا هوس سوں تو هرتن کوقوس
اچھے گرچه سنگ آگ کا بے تمیز پن آس وقت تھا سب کوں جیو تی عزیز
وطن چھوڑ جاتے نکل آگ ولے جتن جیوتے کرجگ رکھیا بند گلے
اگن بن سدنگ سج سکیں هو کہاں هوئے هیں سواو تیر سے قد کماں
مگر جوش کھا ات چه زمہریر کیا تھا رواں سرد آتش کا نیر
جو تھی تس تی افسردگی تابناک هوا جم کے پالوده یک آب و خاک
ویا دوغ سا برف پڑتی وهیں هوا نیر کے شہر کا جم دهیں
پن آس دهیں میں ہے یک تماشا نول که رهے دهوپ انگے گھیئو کے نمنے پگل
نه که برف بھویں پر هوا تھے جھڑی مگر گھن کے چڑتے تھنڈوں گل پڑی
ویا خوش گگن کے لگن تھی نچھل جھڑے شمع سوں تس کا روغن پگل
سٹے یوں زمیں پر هوا برف رچ کیے هیں مگر فرش بلور و کچ
اوسی تی دسین ڈونگراں ات گھنیر نچھل صاف سر هو کے مانند پیر
نه ڈونگر (۱)ڈھکارے دسے (۲)شورکی سہے اوبھی راساں(۳) هو بلور کی
پلیٹی(۴) جو یخ چوب پر خوب دهات دسیں چوب سو عین مصری نبات
کنکر یخ سوں شکر (۵)پھوٹانے دسیں ننھی ریگ سو سونف دانے دسیں
نه صورت میں پڑنے تی یخ کم اتھا جو سیرت میں تس گرچه پر کم نتھا
سہا تی تھی هو صاف رن بن کی باٹ خجل تھا صفائی په آس دهوپ گھاٹ
ادک درد سردی کا آزار هو نہالاں اتھے تھنڈ سوں بیمار هو

---

(۱) انبار (۲) شوره (۳) ڈھیر (۴) آلوده هوی (۵) مٹریاچنا جس پر شکر لپٹی هوی هو

اتھا نزع میں جیو ہر پات کا   کلیاں میں نتھا خندہ خوش دھات کا
نہ سکتی تھی ہو کونپلی سرفراز   نہ ٹک ہوسکے بیل کاھت دراز
جھپیان سو کلیان اوڑ ٹوپن لحاف   ہوا تھا سو آس پر بی یخ کا غلاف
بندی تھی ہوا راہ پر یخ کے سد   آسی داٹ جائے نتھا کس بی حد
اوڑے تو پنکھی تس کدن پر جھٹک   پڑے برف سون پر ہو گولا اٹک
او (۱) گاراں کہ آتش ہے تس تن منجھار   کیاں تھیاں نسہ تھنڈ جل اختیار
وھی سرد اگن ہو سمند میں اثر   جلے جل چلے سو دھواں چرخ پر
سو ویسے پہ کیوں آدمی جائے چل   پڑے پاؤں دھرتیج سر لگ پگل
فراق پہ یو فکر مشکل پڑی   بہت باٹ چلنے کی اوکل گھڑی
جدھر دیکھتا ہے تو (۲) اُڑ باٹ سب   ھریک ٹھار اٹل برف کے گھاٹ سب
نہ کین آدمی کا تبی جنس دسے   سو کیون باٹ چلنا سو پوچھی کسے
سمجھ نیں سکیا یو نپٹ مبتدی   جو نیکی انگے ہے اپس یا بدی
کیا تب نگہبان ہادی کوں یاد   یو (۳) تقوے سوں سٹ غم کیا دل کوں شاد
اچھے جس کوں غربت میں ایسا دلیل   دسے (۴) راج مارگ اوسے رود نیل
ھدایت تی آس کی جسے فرق ہوے   دلے باٹ پن بھول پڑ غرق ہوے
کنور جب خدا پر توکل کیا   اونے عقل کوں آس کی یوں بل دیا
ادک یاد کر دل کی ویتاگ سوں   دیا پھونک برھے کی پھر آگ کوں
دھڑکتیچ سب دھڑمیں تس اگ کی تاب   ہوا تن سگل شعلہ جوں آفتاب
یو جون جون انگے باٹ چلنے لگیا   لگ آس آنچ تل برف گلنے لگیا
گیا سور کے سوز سوں جاں تی چل   چلی باٹ پر یک ندی برف گل
چلیا یوں کیتک ماہ جم سوز سوں   دھریا نیں غرض شام یا روز سوں
یقیں عشق غالب اچھے جس اوپر   نہ آسودگی ہوے نہ آس جیو کا ڈر

(۱) پتھر (۲) ایسا رستہ جو سیدھا اور ھموار نہ ہو۔ (۳) فکر ، ڈر (۴) شاہ راہ

جب آسودگی هور بہت پت(۱) کرے   تو معشوق کوں عیش سوں ہت کرے
کیا سیر میداں کیتک روز پن   پیچھیں یک انگیں آ لگیا بیچ بن
اب اس بیچ مجھ عقل کونڈی گئی   گنوا فکر چک پگ اٹک تھک رہی
کہ پڑ تیچہ مجھ فن پہ ظلمات داٹ(۲)   بھولیا گرچہ اسکندری قصہ باٹ
دیکھو جن جو او بن چلن ہار اچھے   تو کیوں ناصفت آس کی اس ٹھار اچھے

صفت عاشق کی همت کی دهسیا کر اختیاری وان
جسے تھا ناؤں کجلی بن جو تھا ظلمات ظلمانی

زہے بخت ور ہے خلف بدہ جواں   پدر پیر دل ہے جو تس سنگ نہاں
پوچھا بدہ او برنا کہ جب پیر سوں   لگایا وو یوں باٹ تدبیر سوں
کہ کجلی بن آس بن کرا ناؤں تھا   مگر شام دیجور کا ٹھاؤں تھا
سنگارے(۳) جو نت سیام سندر رین   کرے نین میں تس دیے کا انجن
ویا تس اوپچتی قضا خوش خیال   آتاریا سو تھی آس عقیقے کے بال
سو ظلمات لگ عکس ھرپان تھا   سب آس میں کارس آب حیوان تھا
سرنگ رُکھ کن آس سرو قد نار هیچ   دهریں بیل اوپر زلف خوباں کے پیچ
اگر تس کا چندنے تی هوے سرکپاس   سیہ پھر کریں تس کلپ سوں اماس(۴)
فلک ساتویں تس کے لیکھے میں باد(۵)   زحل تس کے دولت کا تھا خانہ زاد
سو تس ملک کا دیہہ یک برحبش   اتھا زنگبار آس کوں سنگار کش
سیاهی کے دفتر کا عنوان تھا   سورج تس معمے پہ حیران تھا
پلاویں جتی کچھ نظر دور بین   نہ هوے جز تی آس یک ورق حل کدیں
رین جو کرے تس پہ آمشک ریز   سکے نا چندر تس پہ کافور بیز
کنور دیکھ یو بن هوا لا علاج   نہ کیں پنت پایا بہتر جائے باج
خدا کے توکل پہ رکھ جمع من   اندھارے میں چلنے کوں راکھیا چرن

---

(۱) برابر (۲) گھرا (۳) آراستہ کرے (۴) اندھیری رات (۵) برباد۔

کیا اب ڈروں میں تو ظلمات سات	توکیوں پا سکوں دھونڈ آب حیات
دسیا پیچ بن گرچہ ظلمات ناب	ولے تھا کنور حسن کا آفتاب
پڑے جاں تلگ پنت پر مکتی نور	و تاواں تلگ ہوئے اندکار دور
سچی جس بھوجنگ پاس اچھتا ہےمن	اوجالا ہے تس چک میں کالی رین
کہیں آ لگے کوہ تل چڑ اوتار	کہیں تو کراڑے درے قعر غار
دسیں ناگ(۱) کُنجر کیتی دھات کے	دسیں اژدھا ات کیتی ذات کے
پجر(۲) زھر کے کٹی کے مکھ تے جھڑیں	کتے دم سوں ات شعلہ ریزی کریں
کہیں خرس ہور شرزہ شیر و پلنگ	کہیں گرگ ہورگرگ ارنے گڈھنگ
نکوئی جانتے سو درندے کتے	نہ دیکھے سو کی او چرندے کتے
پرندے تو ایسے بڑے بیشمار	کہ سیمرغ ہے سہج جز کا شکار
نہ ھووے تل(۳) آس طایران کا اوپچ	کہ پیدا کرنہار بن کس سمج
جنم رھیں آسی گڑو (۴) جنگل منے	کہ جوں جل بسندے بسیں جل منے
اوجالے کی آن کوں نتھی کچھ خبر	جو س کان اپجتی ہے ہور دن کدھر
یکایک جو منھر دسیا آن کوں جب	اوجالے پو اس کے رہے(۵) دیپ سب
کتے دنگ ہو بیٹھیتچ جاگے گلے	کیتے باولے ہو سنگاتے چلے
کنور پر سو ھر حال سوں سر بسر	نتھا کس کے آزار تی جیو کا ڈر
چلیا اس اندھارے میں چھپےماس جب	دیسیا یک اوجالے کا واں چشمہ تب
کہ جوں دایرہ گرد تھا گڑو بن	او ذرہ اوجالا سو مرکز نمن
دیا نیلگوں چرخ میں نامدار	دسے جوں سورج استوا(۶) کے منجھار
لگی لٹی ظلم(۷) میں صفائی ووتنگ(۸)	اچھے گرد حجرے کوں جوں دود ھنگ(۹)

(۱) پرانے (۲) تراوش (۳) ذرا (۴) گھنے (۵) متحیر (۶) دو پہرکا وقت (۷) اندھیرا (۸) کم (۹) دھنویں نکلنے کا روزن جو گھر میں بنا دیا جاتا ہے۔

جب اُس بیچ منہر نے کیتا نظر — دسیا یک سناسی ہے تس ٹھار پر
ولے او اپس حال میں مست ہے — ریاضت کے فن میں زبردست ہے
جو بیٹھا ہے یک ٹھار ڈونگر نمن — ہلاتا نہیں رُکھ کے مانند تن
اوتر بھوئیں میں یوں رہی ہے ہر جٹ لنبی — کہ جوں تاند (۱) رُکھ کی اچھے پارنبی (۲)
سرب سر کے بالاں میں خوش ٹھاؤں لے — بندے ہیں پنکھی کے نمن گھونسلے
ہر یک ہت تو کاڑی تی کم بے قیاس — ولیکن ہر یک نکہ ہے مانند داس (۳)
سپورن جو تھا جس کے تن پاس کم — ہوا ہے نوے چاند سا جھیج (۴) خم
دسیں جھلملاتے نین آشکار — ستارے سو جیوں صبح دم کے منجھار
(۵) لبد کی سو درجک (۶) امولک اوپر — رکھیا تھا خموشی کا خوش قفل دھر
دیکھت دل کرے آدمی گر قبول — ولے آدمی کا نتھا کچھ اصول
جنم جگ او کرتار کا دھیان دھر — اپس تیں اپیں سب گیا تھا بسر
کنور دیکھ کر اُس کی ہیبت تمام — کیا تب ادب سوں انگے آ سلام
سنا سی عجب رہ کے تب مہر سات — یکایک اُوٹھیا بول یوں اس سوں بات
کہ اے کون ہے توں سو کہ بالکے — اکاسی ہے توں یا ہے پاتال کے
دسے گرچہ توں آدمی کی مثال — ولے آدمی یاں لگ آنا محال
چلاوے گر اس بن میں دانا قیاس — سلامت نہ پھر آسکے تس کے پاس
یو بن بیچ در بیچ سارا اچھے — زمین تی فلک لگ اندھارا اچھے
بھتا باؤ بی بہ سکے نا لگت (۷) — تو کیوں آدمی پائے آنے سکت
تو مانس نہوے ہے توں بھو روپ دیو (۸) — یہاں لگ کیوں آیا ہے کیا کر کے ریو
بچن سن کنور راست تر گت پہ آ — لگیا بولنے حق پہ سوگند کھا

---

(۱) بڑ کا درخت ۔ (۲) چوٹی (درخت کی) ۔ (۳) درانتی ۔ (۴) گھٹ کر دبلا ہو گیا (یعنے وہ جس کے بدن کے سامنے بدر بھی کم تھا ، اب گھٹ کر ہلال کی طرح دبلا اور خم ہوگیا تھا) ۔ (۵) ہونٹ ۔ (۶) ڈبیا ۔ (۷) جلد ۔
(۸) یعنے وہ دیو جو ہر وقت اپنی شکل بدل سکتا ہے ۔

کہ میں اصل میں آدمی زاد ہوں　　بلا دفع کرنے کا اُستاد ہوں
میرا باپ سو ۔جگ پتی راج ہے　　جہانگیر و جگ بخشش وو آج ہے
ولے مج پہ پڑ عشق کا یک سبب　　لکھیا ہے سو طالع میں پایا ہوں اب
بحن بولتے غم سوں پھر چک کے جام　　کیا دور قصے کی مجلس تمام
بیان کر اول قصہ ما باپ کا　　کیا سب عیاں تھا سو دکھ آپ کا
کیا کھول احوال وصل و فراق　　ہور آکھیا (۱) وو ما باپ کا اشتیاق
گیا جو کیا تھا سو دریا کا سیر　　بھوجنگ کا بی وانتے کیا کھول بیر
بیان کر کے کشتی پھوٹی سو سبب　　کنارے لگیا تھنڈ سوسیا (۲) سو سب
بکٹ بن میں واں تی کیا سو گون (۳)　　سرب بول آخر کیا یو بچن
ولے نیں ہے اجنوں یقین مجھ اوپر　　کدھر او ہے ہور میں چپیا ہوں کدھر
جداں (۴) تی ہوا مجھ پہ طوفان جان　　نہ پایا کہیں آدمی کا نشان
پچھانیا کہ اب مجھ دیے بخت ہات　　کہ ظلمت میں پایا ہوں آب حیات
عجب کیا دعا کی ہدایت تی تجہ　　جو انپڑاے وصلت کی منزل کوں مج
جب اس دھات منہر کیا سب بچن　　ہوا دل پگل تس کا پانی نمن
اثر غم کی باتاں کا تاثیر کر　　ہوا سخت مخمور ہور بے خبر
اثر (۵) ٹل کیتک وقت پر ہوش پا　　کیا یوں کہ اے عشق کے بادشا
سزاوار تج عشق کا تاج ہے　　روا تج کوں عشاق پر راج ہے
زمانے میں کوئی آج میں تجہ مثال　　یو دکھ سوس ہونا وفا کی دنبال
یقین تونچہ اب جگ میں عاشق اہے　　جتے عاشقاں میں توں صادق اہے
کہ ہے حق کی درگہ توں مقبول کر　　توں آیا ہے یاں لگ سلامت انپڑ
کتا ہوں سو میں بات ٹک سن لے پن　　سٹ آیا ہے جتنا توں یو بیچ بن
ہور اتناچ انگیں ہے چھپے ماس کا　　دسے واں تی تجھ راگ آکاس کا

---

(۱) کہا ۔ (۲) جھیلا ۔ (۳) گذر ۔ (۴) جب سے ۔ (۵) اثر وفع ہونے تک ۔

بھی اس کے آنگے جو اهے صاف پنت　　نہیں دیو دد تی کچھ اس میں بسنت(۱)
خرابہ هے نین ناؤن آباد کا　　نہ کیں جنس اچھے آدمی زاد کا
اگر تج اپر لطف سبحان هوئے　　کٹھن بات او تج کوں آساں هوئے
تو معمور ملک آ لگے تجہ اگل　　بپت جاے اکثر تیرے سر تی ٹل
یو کر بات هو مہرباں تس اوپر　　عنایت کیا یک اپس کا چکر
کیا یو چکر کر توں جیئوتی جتن　　سدا باند رکھ لے کمر سوں اپن
چل آوے بلا کوئی اگر تجھ اوپر　　اول توں هر یک فن سو تس دفع کر
حو اتنے اوپر او نہ ٹل جاے جب　　ادک ضرب سوں تس جکر ماز تب
اچھے بھیم یا هوے پولاد تن　　اوڑے دهڑ تی سر ٹوٹ جا قاف کن(۲)
کیا یو بچن هور عنایت کیا　　دعایاں بھی تس حق میں لئی کچھ دیا
کنور رکھ چکر سر پہ هور کر سرن　　رضالی اگل بن میں رکھیا چرن
پہاڑان و پربت الگنتا چلیا　　ندیان هور نالے پھلنگتا چلیا
نیستان کی باٹ تیں کاٹتا　　چلیا شیر شر زیاں کوں نت داٹتا
جو جالیاں دسے زلف سیاں پیچ دار　　چلیا چیرتا چیرتا ٹھارے ٹھار
کوئی یک وقت اگر نیند دیکھلاے مکھ　　چڑے رکھ پہ چوری سوں هور پاے سکھ
نڈر هر زیاں کار حیوان سوں　　چلیا جائے معشوق کے دهیان سوں
پھر اس پر ٹلے سر تی چھ ماس جب　　لگیا بیچ بن کا کنارا سو تب
یکایک دسیا جگ میں روشن جہاں　　عیاں هو رهیا دهرت هور آسماں
سورج کا جو پایا سو لبریز جام　　مٹیا دهو کے دل پر کی کالک تمام
مگر غم زدہ وو فلک کے اوپر　　جو دیکھیا کھولیا بخت کا اپنے در
انه هارے تی لئی دن کوں نکلیا سو بہار　　رهیا دیپ سورج یو بے اختیار
عیاں تھی عجب جوت اس سور میں　　ڈوبیا تھا جہاں سر بسر نور میں

---

(۱) بود باش (۲) نزدیک یعنی سر ٹوٹ کر کوہ قاف تک جا پہنچے۔

مگر او جگا جوت مشعل اتھا که تس آنچ تی سخت او کل اتھا
کیا تھا دھنواں تس سیه آسماں حرارت میں تھا سب زمین و زماں

صفت اس دھوپ کا ہے کا او عاشق بن تی نکلیا جب
پڑیا تھا شور دریا میں آ بلتا گرم ہو پانی

حوانی سوں تھی دھوپ بھرروت(۱) میں سورج تھا مگر آخر جوت میں
نه کچھ سور بل اگ کا بادل اتھا نه او دھوپ یک آتشی جل اتھا
مگر کھینچ دوزخ کے دریا تی نیر برستا اتھا جگ په جلتاچ تھیر(۲)
کرن ہیں سو سب جل کیاں دھاراں دسیں ہو یک ذره قطرات باراں دسیں
زمین تی فلک لگ سب یک دھات سوں بھرے سرور آتش کی برسات سوں
لگی مارنے جب سراباں کی موج چلی چوکدن تب حرارت کی فوج
بھری یوں حرارت ہر یک تن منجھار نه ستلا(۳) سما سک او بل آئے بھار
پڑے تھی نه کیں چھاؤں ہر تن تی ڈھل او نکلی سو ستلا بھٹی تی اگل
ولے اس بدل(۴) میں ہے یک طرفه دھات لے جاتا ہے پھر نیر کھینچ اپنے سات
نه دھرتا تو یو نیر عالم میں فرق تو ہوتی جہاں سب حرارت میں غرق
نه بھوین پرتپش دن کوں دایم اتھی فلک پر قیامت بی قایم اتھی
دھڑک دھک ادک اگ کی ہر صبح و شام لگے سرخ تانبے نمن بھوین تمام
سرافیل کا ہے ربن ہات صور آو چاتا ہے اجرام ہو رہے سو چور
گگن کے اگن پر نه تارے دسن اوٹھے جی کے لوگاں سو سارے دسیں
جو انصاف سوں ہو کے قاضی قضا عمل سے وطن دے دیا سو رضا
جلے جائیں سب نیک و بد باند صف بدی دھیر کوئی کوئی سو نیکی طرف
ہو آیا گگن گرم مس(۵) فی المثال روپا کاڑنے بھویں تی چندنی کا گال(۶)

(۱) عین شباب میں (۲) متواتر (۳) سیتلا کے سمانے کی بھی گنجائش نه تھی۔
(۴) بادل (۵) بوته (۶) پگھلا کر (یعنی چاندنی کو پگھلا کر۔

نکه اصل میں کیا یو سیماب ہے　　روپا گل کے تس تی ہوا آب ہے
برستی تھی یوں دھوپ جگ پر کڑک　　سو کوہ و زمین رہی تھی چھاتی تڑک
مگر سور کے نور کے تین گگن　　بنایا اتھا اصل (۱)نوری نمن
نکل تس تی جا سب ہریالی کے بال　　اتھا بھوین کے سرچائی چاڑے (۲) کا حال
پڑیا تھانه دریا میں سوجان سون شور　　آٹھا نیر آبلتا ہو بھوبن گرم زور
کری جگ میں گرمی نے یوں سرکشی　　اوگی کونپلی رکھ کی ہو آتشی
ہر یک کوہ انگے ہیچ ہولی کی آگ　　دیکھت بن کی بھویں گئی دیوالی ہو بھاگ
نه ڈونگر سرنگ تر کیا تھا بہار　　فلک بلکه برسیا اتھا لعل انگار
دیکھت کوہ ہولی نرالی ہوئی　　زمین دیکھ حیران دیوالی ہوئی
بھرے لال کھورے دس آتے تھے یوں　　چوایان میں اگن دھک دھکتی ہے جوں
دیکھیا دھوپ ادک جگ پہ گرمی سوں تاب　　لجئی اتھی بھوپن کی سب مکه تی آب
سورج (۳)سوس سون ہر جھری تھی مگر　　لیا تھا تھنڈا نیر سب کھینچ کر
یقیں آفتاب آفت آب تھا　　تو ہر جان پر آتش ناب تھا
رکھیا کیں نه تھا روئے گیتی پہ آب　　مگر تھی ندیاں سے ہوا پر سراب
چرندے ادک پیاس سون تس پہ ٹوٹ　　چھوٹے دوڑ مرتے اتھے سینه پھوٹ
عجب تیز گرمی جلا سنگ و خاک　　کرے سنگ کا چونا سو ماٹی کون راگ
اتھی گرم کنکری انگاریاں تی تیز　　دیسین تفت بالوبی چنگیاں کی ریز
پڑے جس ہرے رکھ پہ یو (۴)آب نار　　جلے پات ڈالیان تی (۵)چیک آوے بہار
جسے آکے لگتی تھی جھالاں کی آنچ　　اتھا سخت سانا آسی جیئو تے بانچ
نه سکتے تھے ہرگز پرندے پھٹک　　چرندے بی تس دکھ سوں رہے تھے اٹک
پنکھیاں کے تو بھیجے پکس جوش سوں　　پڑیں جل کے پر گر اوڑیں ہوش سوں
چرندے بی صحرا میں کرتے گون　　سو پک گوشت ہوتے تھے یخنی نمن
کنور پر تو یک رت کی حالت اتھی　　بیره کیچ دوجے جلالت اتھی

---

(۱) چونا (۲) گنجا (۳) پیاس (۱) آگ یعنے گرم (۲) جب لکڑیاں جلنے کو آگ میں رکھی جاتی ہیں تو جلتے وقت اُن میں سے جو پانی رستا ہے اُسے "چیک" کہتے ہیں ۔

بنی کچھ اتھی یو دو آگاں کی آنچ   کہ نکلیا اتھا یخ کی سردی سوں بانچ
نیا سخت تس سر پہ مشکل گھڑیا   جو اول تی جلتے کوں جلنا پڑیا
قدم باٹ پر جاں رکھے ہو ہلاک   لگے آگ تلویاں تی چڑ سرکوں آگ
کلیجا وہیں ہوئے جلبل کباب   نہ سہہ سک کرے جو رواں چک تی آب
پھر اس آب سوں سوز ہوے بتر   کہ تس پگ میں پگاین چوتے کے پھتر
ہر یک پگ جو ہر دکھ میں جوں جوں چلے   ادک (۱) واٹ آوین (۲) چہلیاں پر چہلے
برہ کا نگرتن میں ہو تیز آب   او چایا اتھا پگ پہ اگ کے حباب
سراباں کے جب گرم تر باؤ آئے   سواد گلبدن پل میں (۳) مرجاے جاے
دیکھے جس رخن تو خرابا خراب   سراباں کے بن نادسیں نقش آب
نہ کیں آدمی کا دسے کچھ نشان   اچھے دیو دد کی ہر یک ٹھاؤں ٹھاؤں
نہ رکھ پائے جائے کہیں سایہ دار   جو ہوئے سکھ کا ٹک اس دوکھی کوں (۴) ادھار
پچھنہے نس کے بن دن کوں سایہ کاناؤں   کہ تھی اس کی اس سوں بھی بیگانہ چھاؤں
ہر یک دن قیامت کے دن تی کٹھن   چلیا جاے نت سوستا رات دن
(۵) نہ گرمی سوں راکھے ستل نس کی تھاب   کہ سب نس اوبلتی رہوے دن کی بھاپ
ہوا گرچہ گرمی سوں جلبل کباب   بن ان پانی جانے منگے تن تی تاب (۶)
ولے اس میں ہمت سو باقی اتھی   پھر اس مست کرنے کی ساقی اتھی
پوچھی عقل مج دل کوں بات یک نول   کہ دکھ بے گنہ پریتا کیا بدل (۷)
او دنیا کی خوبی نہ پایا سو باؤ   کیا کیا سبب تون فلک تس پہ داؤ
دیکھو عقل کوں پیر دل با صواب   دیا کیا یو استادگی کا جواب
فلک تس پہ جھوٹ عشق کا بول لا   منگیا از مانے کوں لے کر روا (۸)

---

(۱) کثرت سے (۲) چھالوں پر چھالے (۳) مرجھاے۔ (۴) سہارا۔ (۵) شب کی خنکی وجہ تسکین نہیں ہوتی تھی اس لیے کہ تمام رات دل کی بھاپ نکلتی رہتی تھی۔ ستل = خنک۔ ٹھنڈی۔ تھاپ=تسکیں۔ (۶) قوت۔ (۷) سبب۔ (۸) دیگ میں تیل گرم کر کے چور کا امتحان کیا جاتا ہے اسے ''روا،، کہتے ہیں۔

وطن تی نکال آسپو کرنا ستم   هور اس ٹھار لگ آن دنیا چه غم
دیکھت اس زمیں کوں کڑاهی مثال   شطل(۱) گھیؤ بھریاد هوپ کا تس په ڈال
ادک کڑکڑاتا اوسے گرم کر   کھڑا قد کنور کا تلیا تس بھتر
جو دیکھا روے میں تو صادق اچھے   نبھانے کوں ست پاک عاشق اچھے
سو پچتا(۲) ادک شرم سوں هو حضور   پھر آن پیش آنے منگیا بالضرور
هوئی چوک کا عذر لیانے منگیا   بدی پر نیکوئی دیکھانے منگیا
کہیں یو سچیں عاقلاں دور بیں   که اے عارفاں خوب جانو یقیں
پڑے سر په جتنی بپت پر بپت   اچھو شاد هرگز دهرو غم کوں مت
که کرتے رهو شکر پروردگار   که یک غم پچھیں دی خوشیاں کئی هزار
شکایت میں یک ذره حاصل نهیں   بجز شکر کوئی سکھ سوں واصل نہیں

بچن جنپاوتی کے هیں جو دی مدمالتی کی سد
آسی کے بھان یک تھی سو رکھیا تھا دیو فتانی

زهے چرخ کجرو دهریا گت سعید   تس امید کے در کوں دینے کلید
جو منہر پر ایسا معما کو بل   پڑیا تھا جو نیں کرسکیا کئی بی حل
ملاتا هے ایسا معما شناس   جو پھر نا پڑے پوچھنا کس کے پاس
سخن سنج یو مژدهٔ نامور   دیا یوں او اس بات کی خوشخبر
وو عاشق جو راحت سوں دهرتا سو بیر   کرن هار غم کی ولایت کا سیر
وفادار نت عشق کا هم جلیس   جو هے سکھ کا بیری بره کا انیس
کیا سو اپس خط کوں مایوس اپیں   هوا سو اپس سد کوں جاسوس اپیں
اپس هت سوں اپنا گنوایا سو دل   هریا کھیل جیتا هوا سو خجل
چلیا تھا جو دهونڈتا چ دلدار کوں   اپس سات بازی کرن هار کوں
کٹھن دهوپ گھٹتا چلیا تها سو باٹ   یکایک انگے یک لگیا سخت گھاٹ

---

(۱)   (۲) پچتاتا هوا۔

نظر دھر کے تس گھاٹ کی باٹ پر　　چڑیا گھاٹ(۱) پرداٹ(۲) جب باٹ کر
چلایا نظر جب آوپر جا تلار　　کف دست میدان دسیا زیب دار
وو میدان انگے یک کنارے پہ دور　　صفا باغ دستا ہے دھرتا سو نور
ور اس باغ کے درمیان سر بسر　　عمارت دس آتی ہے یک خوبتر
مسافر پہ ہوئی یو خوشی بی بڑی　　کہ کئی دن کوں بستی نظر تل پڑی
گھڑی یک گھڑی ٹھارنا دھر قرار　　شتابی سوں آتریا وو ڈونگر تلار
پنکھیرو (۳) نمن مار ادک جلد پر　　چلا ٹاک(۴) آوسی باغ پر رکھ نظر
جتا جوں یو نزدیک ہونے لگیا　　خوشی پر ہو غم دل تے دھونے گیا
انپڑ کر جو دیکھیا عمارت و باغ　　وو بے رچ(۵) لگیا جونکہ بی مے ایاغ
اچنبک محل گرچہ چک تل دسے　　ولے کوئی رھتیاں کانہ ھل چل دسے
چمن پر رتن ہو دھرے حسن تاب　　دو نیں آدمی سو لگے بن خراب
محلاں نوے جا بجا دل فریب　　بسنداں کے بن پن نہ کچھ آن پہ زیب
کنور پر دسیا یو سبب ات عجب　　لگیا دیکھنے باغ پھر پھر کے سب
نظر کر جو دیکھے تو ہے جاں(۶) تہاں　　ڈھیگاراں سوں ہوشے کے ہیں استخواں
ہر یک ٹھار پھر تاچ جب بیچ آ　　دیکھیا سو دس آیا بلند یک چھجا
منور لگیا یوں نظر کے تلار　　دسے جوں کہ فانوس خوش شمعدار
وہیں دیکھنے بدہ سوں لیتا پچھان　　کہ سب میں محل بیچ(۷) دھرتا ہے جان
یو سب گرچہ نرجیؤ(۸) ہیں ہور خراب　　ولے اس میں جیؤ ہے سو ہے آب و تاب
وو عاشق نے ہمت سوں تس در کوں داٹ　　چلیا پیس(۹) اندر دونوں کھول باٹ
سولچھوں(۱۰) آتم(۱۱) پدمنی(۱۲) ذات کی　　ادک ناز کی سوں کنول دھات کی

---

(۱) راہ سخت　(۲) زور اور قوت سے　(۳) پرندے کی طرح　(۴) جلد
(۵) بے مزہ　(۶) جہاں تہاں (جگہ جگہ)　(۷) یہی　(۸) بے جان
(۹) داخل ہوا　(۱۰) خوش اطوار　(۱۱) اعلیٰ　(۱۲) خوبصورت عورتوں کے اقسام میں پدمنی بہت نازک بدن اور حسین خیال کی جاتی ہے۔

معطر سندھر اُس کے خوش باس سوں   سو توٹتے ہیں ڈورے (۱) سب اس پاس سوں
ہزاراں بھنور اُس کی خوش باس پر   پراں سونچ پردے بندے ہیں سنور
دسیں روپ میں گوہر شب چراغ   کہ تھا اُس تی انور عمارت و باغ
نہ گوہر کہ تھا پنجۂ آفتاب   کہ تس دیکھنے نا رہے چک میں تاب
صفائی میں مکھ چشمۂ نور تھا   کہ ڈوب اُس منے پھر عیاں سور تھا
نوی رت (۲) میں کرتی ہے جگمگ تمام   سنوارے اتھی سر تی پگ لگ تمام
کنور دیکھتے دھن کوں بے سدھ ہوا   نہ لیا تاب کوئی وقت بے بدھ ہوا
رہیا وینچہ کئی وقت تس جوش میں   ٹک (۳) ایک وان تی آیا سو پھر ہوش میں
لگیا بولنے تب کہ صانع مگر   یودو سور پیدا کیا سر بسر
فلک پر یکس تیں سو پرگٹ کیا   دو جے کوں تو بھویں پروطن یاں دیا
ولے دیکھتا جگ تو اس نور کوں   نہ لیاتا نظر میں چندر سور کوں
سو جاتا نکل خوبرویاں کا مان   نت اُس پاس منگتیاں رہتیاں حسن دان (۴)
خوش اس چھب کی کرتیاں غلامی مگر   اچھے سور کے نور کن جوں چندر
ادک خط سوں یوں دل میں بولن لگیا   گرہ غم کی جیو پرتی کھولن لگیا
ولے یک سبب سوں اچھے داغ داغ   کہ کیوں ہے خرابے میں ایسا چراغ
سورج کے سو سرتاج لایق رتن   پڑیا ہے کی گلخن منے یک رخن
خوش اُس روپ جوں جوں نجھانے لگیا   نشانیاں اپس دھن کی پانے لگیا
کہ لئی اُس کی صورت کے مانند اچھے   سو مدمالتی کیچہ جھندبند (۵) اچھے
نشانی جو کوئی اُس کی جس ٹھار پائے   بچھڑپن تی خون جگر جل کے کھائے
یو تعلیق (۶) دیکھ اصل کوں کر کے یاد   اچھے پل میں غمگیں اچھے پل میں شاد
پڑی اُس کی جو کچھ اچنبے نظر   مجازی تی دوڑی حقیقی اوپر

---

(۱) سہک (۲) شباب (۳) ایک ذرا دیر (۴) خیرات (۵) خم و چم
(۶) مشابہت ۔

دھریا جوں طلب پاک منہر میں زور　　رہیا دیک اس چاند کوں جوں چکور
کتا وقت گذرے پہ جوں او سو دھن　　جو ھشیار ھو کھول دیکھی نین
کہ اپنے مندھر بیچ یک بے مثال　　جگ افروز *چلتا ھے روشن ھلال
سو تس نور انگے سور ھے زرد مکھ　　کہ جوں سور انگے ھوے دیپک کوں دو کھ
سو دھن نور اوپر اس کے ھو سخت دنگ　　پڑی سدہ گنوا شمع پر جوں پتنگ
جو دیکھیا کنور سخت بیتاب ھوئی　　ادک خوے سوں چشمۂ آب ھوئی
او بےسدہ کوں ھت سوں اوچایا وھیں　　لے جا پھر پلنگ پر سو لایا وھیں
پھر اس کیچ آنچل کا کر باد زن　　لگیا مکھ اوپر اس کے یارا (۱) کرن
تھنڈا جوں ھوا ٹک مدن (۲) مد کا تاؤ　　کہ جوں دود ابلتے پہ کرنے تھے باؤ
پچھیں او سو لکھن بی ھشیار ھو　　لگی پوچھنے اس سوں سدہ (۳) ھار ھو
کہ کن ھے توں کہ اھے سو لکھن جوان　　کبل ٹھار میں آسکیا ھے بیان
یقیں جانتی ھوں قیاس و خیال　　کہ یاں آدمی زاد آنا محال
پرا نیں تو توں سچہ اچھے گا ملک　　سبب کیا جو آیا اتر کر فلک
ویا ھے جگا جوت (۴) سورج نمن　　(۵) کنا تجھ ھے پیلا کہ چوتھا گگن
عجب ھوں جو کس پر دیکھانے توں داب　　او دو نو میں کا یک توٹیا سو شہاب
ولے کچھ تو ھے تجھ پہ غم کا گران　　کہ لیتی ھوں تیری نشانی پچھان
تجے سوں (۱) ھے پیدا کرنہار کی　　کنا سچ توں یو بات اچھے (۲) سار کی
سنیا جب سو لکھن تی من ھرنی بات　　کھیا تب او سوگند کھا خوب دھات
کہ میں کچھ نہ ھوں آدمی آزاد بن　　کہوں کیا مرا حال تو †میں کٹھن

(۱) ھوا دینے لگا - (۲) شراب جوانی - (۳) عقل باختہ - (۴) جہاں افروز یعنے دنیا کو روشن کرنے والا - (۵) تجھے پہلا آسماں کہیں جو مقام ماھتاب ھے یا چوتھا جو مقام آفتاب ھے - *جلتا -(۶) قسم - (۷) ٹھیک ٹھیک، نفس الامر - †ھے

پن اول ھی کر تار کی تجھ پہ آن(۱)   کہ توکون ھی سون بری لیؤں پچھان
سزاوار ھے تجکون کہنا تو حور   خجل ھے ترے مکھ انگے چاند سور
پریاں کی مگر دل پہ دینے کون داغ   دھری چھوڑ جنت تون دنیا کا داغ
سہیلی یو سن بات ھنس بی حساب   دیے آن بی سوگند کہا یوں جواب
کہ هوں میں بی یک آدمی زاد پن   ولی یک بلاتی ھے یو مجھ وطن
کروں تو نصیبن کے دفتر کوں باز   حکایت لگے غم کی نس(۲) تی دراز
کناتوں تو فی الحال تجھ حال اول   بچھیں کوں(۳) گی میرا بی قصہ سگل
مبادا بلا او حو اتنے میں آے   دونو پر بی افسوس چپ رہ کے جاے
کنور گرچہ کوشش کیا بھوت دھات   ولے دھن کہی نیں اول دل کی بات
ھلا سیس کہنے لگیا بالضرور   اپس کا سب احوال دھن کے حضور
کہ ھے مجھ پدر شاہ یک نامدار   دیا تھا خدا اس کو لئی کچھ اپار(۴)
نہ تھا پوت سو آن بہت سوس رنج   جنگل پھر کے پایا سوا وہیں هوں گنج
نپچنے منے آن سونیا مجھ اوپر   پڑن ھار ھے اوچتی (۵) یک خطر
نہوے کر زمانے کی رنگا نتی گھات   چھپا مجکوں پالیا صفائی سنگات
ولے او جو تقدیر گھڑنی منگے   لیکھی گھاٹ آ سر پہ پڑنی سنگے
سو یک رات میں نیند میں تھا جلک   پلنگ سوں گیا یک محل میں تلگ(۶)
هوئی واں مری جیک تی جوں دور خواب   سرنگ یک محل میں دسیا آفتاب
رنگیلی کوں دیکھا چہ سو بید رنگ   مرے صاف دل نے دھریا بیگ رنگ
نہ میریچ سر عشق تس کا گھڑیا   دل اس کا بی مجھ دل کے پھاندے پڑیا
مری پوچھ نام و نشانی جتی   کہی ناؤں اپنی او مد ما لتی
رنگے جا یکس یک کی اخلاص میں   رواں هو خلاصے کی گت خاص میں

---

(۱) قسم (۲) شب سے بھی زیادہ دراز (۳) کہوں گی (۴) بے نہایت (۵) ناگہانی
(۶) فی الفور۔

اپس ہت کا سکہ نشانی کو دے　　رکھی گل میں میرا مکٹ مال لے
فلک کوں پڑیا گھات کی جان عین　　وفا کاچ وعدہ کیے جا نہین
مری صاف چادر لگی خوش سو اوڑ　　گئی مجھ پلنگ پر مجھے وانچہ چھوڑ
میں آس کیچہ چادر لی اوڑ یا سرنگ　　اتھا بہوت نیڑے دھر آس کا پلنگ
تلگ آن غفلت ہمن پاؤں چانپ　　سٹی جک پہ دونو کی بچھڑن کی چھانپ
یکایک صبا مجھ کوں ہوشیار کر　　ادک بیہوشی کا دیا جام بھر
او پینچ میں صبح کے ہت تی جام　　نکل گئی مری تن تی سد بدھ تمام
دیکھیا جوں او سکہ او چادر سرنگ　　ہور آس باج بدلیا سو آس کا پلنگ
برہ تی ادک ہو کے غالب جفا　　منگیا کرنے میں دھن سوں وعدہ وفا
کیا باپ ہر چند کئی لاک، فن　　نہ ٹھاریا تل یک ٹھار ہو من پون
ادک دنگ ہو دھر کے دیوانگی　　دیکھا بحرو بر میں پریشانگی
اتا کچھ سہیا ہوں اپس سر عذاب　　نہ رہسی سننہار کے دل میں تاب
برہ سوں ہو اگرچہ جلبل بھنور　　سمج نیں ولے ہے وو گلشن کدھر
دھرے من پتنگ پن یو دھڑ کا جدا　　کہ مت شمع او پاے بن ہوے فدا
سرب بات یو بول کر آہ مار　　ادک غم سوں رونے لگیا زار زار
یو سن بات ہمدرد ہو دھن نول　　مکھ آس کا لگی ہونچھنے لے انچل
ولے اس میں ٹک یو تبسم کری　　پچھے آپنی من کے غم میں بھری
کنور پر لگیا یو تماشا عجب　　ہنسی دھن جو رونے انگے کیا سبب
نرہ سک پوچھا تب کہ اے دھن چنچل　　اول ہنس پچھیں روئی سو کیا بدل
یو سن بات تو دھن نہ لیا غم سوں تاب　　آوٹھی بول کر یوں کنور سوں جواب
کہ اے شاہ عشاق صاحب شرف　　او سکہ تجھ کدن ہے او دکھ مجھ طرف
ترے دل سوں سب آج تی غم بسر　　کہ دیتی ہوں میں تجھ خوشی کی خبر
ترے دھن کی ہوں بہان میں پیار کی　　(۱) اپورپ رتن آس کے گل ہار کی

---

(۱) نادر ـ

محبت کی اُس کی سہیلی ھوں میں — سرب بال پن مل کے کھیلی ھوں میں
سہلیاں اُو سے سات سو ھیں تمام — او نو سب پہ میرا ھے عالی مقام
مری سونچ اُس کا کرم خاص تھا — سبوں تی ادک مجھ سوں اخلاص تھا
حقیقی جو کوئی اس کوں اچھتی تو بھان — نہ اچھتا مری سا کب اُس پر پران(۱)
مرا بھی نت اُس سات یوں جان اچھے — سگی بھان اُس پر تی قربان اچھے
مرا فال کا ناؤں چنپا و تی — پدر مجھ بھی یک ملک کا ھے پتی
جگ افروز اُسے اسم ھے سور بل — کرے راج کنچن نگر سیں نول
نہ او کوٹ ھے پنچر سی سد اوسے — مہارس نگر سوں ھے سرحد اوسے
دھرم راج ھور سور بل میں سدا — پریت ھے یکس یکتے نیں تل جدا
ھمن دو کیاں ما وان بھی اپ آپ میں — ھمن تی بی لئی کچھ گھروپا(۲) دھربیں
کدیں او بھی ھمنا اپس گھر لجائین — کدیں او بھی مہاں ھمن گھر کوں آئیں
ھمن باج کوئی آن کوں پیارا نہیں — آونن بن بھی کوئی میت ھمارا نہیں
کروں کیا میں اچھتی گر اس ٹھار آج — تو تجھ کام کا کرتی ھر کیوں علاج
نشانی یتا توں تبی پا تمام — کرے گا سو ھر کیوں سر انجام کام
مرے سر ولے یو پڑی سو بپت — جیتی ھوں تلگ نا ٹلے کس کے ھت
بچن بولتی داٹ غم کا ابھال — انجھو بوند بر سن لگے بے مثال
یو سن بات سنہر دھر اُس کے چرن — دعا دے لگیا یوں دلاسا کرن
گزاروں ترا شکر کس دھات سوں — کہ پایا ھوں جان سر تی تجھ بات سوں
اچھے گر مری اصل میں کچھ خطا — تو تجھ یار کے غم تی ھوں بے وفا
ھوا ھے تجھ آپکار یو مجھ پو قرض — سمجھتا ھوں تس پھیڑنا (۳) عین فرض
ترے سر بپت کیا سو کہہ کھول آج — کروں گا جو کچھ دمجھ تی ھوے سو علاج
کھی دھن کہ یو تو بچن ھے محال — کتی ھوں ولے توں لگیا کر دنبال

---

(۱) مجھ جیسی محبت نہ کرتی ـ (۲) تعلق، محبت ـ (۳) ادا کرنا ـ

که جب میں اپس کے نگر میں اتھی	*گمن کی سہیلیاں سوں گھر میں اتھی
سیریاں بھی سہیلیاں اتھیاں سات سو	سگل پد منیاں هور جوانی میں نو
سو یک دن هوس سوں همیں مل سگل	منگیاں بن میں جانے تماشے بدل
همارا جو یک باغ اپروپ تھا	ادک حسن خوبی سوں محبوب تھا
(۲)چتر سال آس میں اتھی بے مثال	هر یک نقش سورج نمن جگ آجال
بھتانیر هر ٹھار مقبول اچھے	رنگارنگ هر جنس پھل پھول اچھے
چمن خوش نما حوض خاٹه آوتھل	لبالب بھرے آب سوں خوش نچھل
جناور هر یک جنس کے کئی هزار	اپس میں اپیں غل کریں مل پکار
کتے میویاں بار جمناں کھوں	هر یک جھاڑ پر بار کم ناں کہوں
دھرے من کا در پن تو ٹک غم سوں زنگ	نظارے سوں تس پل میں هوئے صاف رنگ
همیں سب سہیلیاں جو مل باندھ صف	تماشے کوں چھب سوں چلیاں بن طرف
گیاں جوں فرح بخش آس بن منے	لگیاں حظ میں جوں آی تیوں من منے
سکیاں کے دیکھت صبح سے تازہ مکھ	مکدر کلیاں هنس پڑیاں پا کے سکھ
نه کھولے اتھے چپ نهالاں نے پات	سنگن نور آنن تی پسارے تھے هات
دیکھت سر و سب درسنیاں کے نمن	کھڑے تھے اوچا هات سیوا کرن
دیکھت اُن کی گت صاف بہتا سو نیر	چلیا تھا اٹکتا اٹکتاچ دھیر
جو چلتیچ انگے بھی او گت یاد آئے	آنن کونچ پھر دیکھنے پیچ کھائے
اوچایاں سکیاں بن میں رُن‌جُھن تمام	سرنگ پھول لینے لگیاں چن تمام
پکھیرو وو رن جھن کا سن خوش سبد	هو بے هوش لڑنے(۴)لگے†سک(۵) لبد
او پھرنے لگیاں سبز تر یوں چمن	کریں سیر تارے هریا جوں گگن
کیاں بن معطر اپس باس سوں	پھوٹی باس سب بن کی آس پاس سوں

(۱) نگار خانه ـ (۲) زیور کی آواز ـ (۳) لوٹنے لگے ـ (۴) خشک لب (یاسب لبد یعنے سب فریفته هو کر) ـ *(ن) گمت ـ †(ن)سب ـ

یکا یک او خوش بوئی پا کر بھنور　　هزاراں توٹے دنگ هو آس پاس پر
جو دیکھے بهتر پد منیاں کا هے فوج　　کیے غل آنن کے اوپر مار موج
یتے کچھ پڑے آ هر یک دهن رخن　　دیکھانے منگرے کر کے پولیاں (۱) نمن
هر یک دهن په مشکل سبب آ گھڑیا　　اتھیاں مل سو یک ٹھار پھوٹنا پڑیا
هر یک دهن نسنگ هت لے پھل ڈال توڑ　　اوڑانے لگی نہا ستی (۲) صف کو چھوڑ
قضا لله ویسے میں یک باو اوٹھیا　　سرب بن میں دهشت سوں لرزا چھوٹیا
هوا تفرقه بن کا دفتر تمام　　گلاں پر هوا پل میں محشر تمام
پلٹیا سب یک بار پھل پھول پات　　دیا باؤ پر بلبلان کی برات
زمیں پر تی یک دهات سوں تا گگن　　کھڑا دهول کا تھانب ڈونگر نمن
هری جب سہیلیاں کی انکھیاں میں دهول　　کمل پھول سیاں سب پڑیاں هوش بھول
نکل دهول میں تی تب یک دیو زاد　　آڑا کر مجھے وانتی خاشاک ناد
سو لیا کر اوتار اس محل کے منجھار　　پھیرا بھیس (۲) آ مجھ نظر کی تلار
کیا ڈر نکو اے سلکھن سندر　　کتا هوں سو میں بات سن سر بسر
چلیا تھا جو میں آج کرنے شکار　　تلک (۳) توں پڑی آ مجھ نظر کی تلار
ترے حسن کا دیکھنے مینچ زیب　　پڑے دلپو میرے هزاراں فریب
فدا جیو کرنے ترے کام میں　　پڑیا میں اپیں عشق کے دام میں
ترے بن نرهسی ککر دل صبور　　لے آنا تجھے یاں هوا مجھ ضرور
یتا تو بھی دهر کر کرم کی نظر　　اسی ٹھار خوش حال اچھ مجھ اوپر
که یوملک لئی دور میراچه هے §　　یو سب ملک هور جیو تیراچه هے *
دیکھا گھات کی بات میں لاک چھند　　(۴) جنم جگ کا پاڑیا میرے گل میں بند
مرے کاج سب کچھ بھی لیاتا هے بس　　ولے مرغ جاں کوں هے مجھ تن قفس
اگر موت آوے تو بهتر مجھے　　که هے سنگ آستی یو بدتر مجھے

---

(۱) شہد کے چھتے۔ (۲) بھاگتی هوئی (۳) شکل بدل کر۔ (۴) عمر بھر کا۔ § اچھے * اچھے

(۱) گپت روپ دھرتا ہے کئی اپنے پاس — (۲) پھراتا ہے بھیساں برے بے قیاس
کبھی روپ بدلا کے دجال ہووے — کبھی دابتہ الارض فی الحال ہووے
کبھی دھڑ چورا آپنا ہو یوں — پھر آتا ہے یک پل میں چارو رخن
ولے اصل اس کا جو یک قد ہے بس — اسے پانچ سر ہور اہیں ہات دس
اچھے کوئی اوسے مار سکنے کا ڈر — چلے کیا کہ او اصل میں ہے امر
اوتر آے عیسیٰ گر از آسماں — عصا لا کے مارے تو مرسی نجاں
پڑی بات * اوٹھ تیچہ میں یو دغل — مگر بھیم سا گرز لے کر بغل
نکل یانتی جاتا ہے کرنے شکار — ہتی ہور ساوج (۲) لے آتا ہے مار
ہی آدمی کا تو کیا ہے حساب — اچھے نقل کا یک نہنا جوں کباب
پڑیا ہے مرے سنگ ایسا کو سنگ (۴) — نہ یو سنگ ہے بلکہ سینے پہ سنگ
لگانا ہے ہر چند آ دل سوں دل — ‡ رہے نا مرا دل ولے اس سوں مل
نہ او مجھ سوں کد ہو سکے باغ باغ — اچھوں میں بھی اس سوں جنم داغ داغ
یو سب بات کر پھر کے رونے لگی — مکھ انجواں سنے غم سوں دھونے لگی
اوٹھیا بول منہر کہ اے دھن سجات — توں دھو آج تی عمر کے دکھ سوں ہات
کہ اب مہرباں تجھ پہ سبحاں ہووے — پڑی ہے سو مشکل سب آساں ہووے
ہمیں اصل میں دیو کش مرد ہیں — ہمن پگ تی دیواں جتے گرد ہیں
ہمیں لوگ نکلیں جو کرنے شکار — جہاں دیو دیکھے تو سٹتے ہیں مار
ہمن ہاتھ ہے (۵) جس کی جم کی نگیں — کرے پاک تو اہرمن تی زمیں
(۶) تلگ دیکھتا ہے تو با دل نمن — ہوا آسرا آ سورج کے رخن
دھریا کوہ سا سور کے مکھ پہ ٹھاؤں — گزر گئی کتی کوس انگے اس کی چھاؤں
زمیں تی اوٹھی ہے سو ٹک گرد دھول — پڑی ہے فلک کی نشانی یہ بھول

(۱) مخفی شکلیں۔ (۲) شکلیں بدلتا ہے۔ (۳) ایک جانور جو ہاتھی سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ (۴) بد صحبت۔ (۵) فتح۔ (۶) اس اثنا میں۔ * ہونیچ میں ‡ گمے۔

سواتنے میں جوں بھر کے دیکھی سو دھن — کبھی دیکھ آتا ہے او اھر من
وھیں پانوں پڑ پور لگی یوں دنبال — کہ سٹ اے جواں اب خیال محال
توں سنمکہ(۱) ہو جنگ اس سوں لاؤ نکو — میری کاج چپ جیو گنواؤ نکو
منجسے توں موئے پر تو جیؤ ناچ بس — تری بھی ترے دل میں رہے گی ہوس
توں اٹھ بیگ جا یا تی جھپ یک طرف — بلا کے نکو تیر کا ہو ھدف
جھوٹی رج(۲) میں پڑ کر نکو ھو ھلاک — نھو نسی کدیں رائی تی کوہ چاک
یو سن بات شہ زادہ برہم ہوا — ھرن جیؤ دندی کا سوجوں(۳) جم ہوا
کیا چھوڑ دے سب اتا ڈر ترا — نجھا دیک خوبی تماشا مرا
نہ کس بات کا توں رتی باک دھر — کہ سٹتا ہوں میں خاک در خاک کر
(۴) سکی چپ رھی جب یو سب بات سن — شجاعت سوں منہر ہوا تب دوگن(۵)
کیا خوب ھتیار کا حون طلب — دیکھائی سکی تھے سو ھتیار سب
جو او دیو عالم کوں نت آن مار — رچیا تھا ھتیاراں تی آن کے ڈھیگار
انن میں تی چن خوب اپس کام کاج — لیا ھات دشمن پہ کرنے علاج
اول ناؤں کرتار کا یاد کر — کھڑا آ شجاعت سوں میدان پر
زہے شیر مرداں کی گفتار ہے — جو ھمت دلاور کی سنگار ہے
جسے جیؤ پر اختیاری اچھے — ھزاراں پہ او مرد بھاری اچھے
(۶) وھی مرد کنچن تی انچی مول پائے — کسوٹی پہ ھمت کی جب کس دیکھائے
علم راست ھمت کا جب ھو کھڑا — بڑا سو نھنا ھوے نھنا سو بڑا
کچپے پن سوں کھاتا قدم گیج کا لغز — گنواتا ہے شر زے کے ھٹ سر کا مغز
سچی مرد ھمت پکڑنا ہے بس — کہ ہے دبنھارا خدا اس کوں جس

---

(۱) مقابل۔ (۲) غیرت۔ (۳) فرشتۂ موت۔ یعنی دشمن کی ھلاکت لیے موت کا فرشتہ ھوا۔ (۴) سکھی۔ (۵) دگنا۔ (۶) وھی سونے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے۔

بیان ہے او جو منہرنے چلیا چنپا وتی کوں لے
کر اپنی تیغ تل بل سوں او دیو بدکوں قربانے

دھرے سو کھرگ جب کا تیز تر | جو ہے دیو طبعاں حسوداں پہ ور
ادک داد یک* شاہ ملک سخن | دھرے سو معانی کے گنج رتن
کہن ھار نے یو مظفر بیاں | کیا یوں دلیراں پہ مژدہ عیاں
کنور جب شجاعت کے ہو ماں میں | کھڑا جوں نکل آکے میدان میں
پڑیا داب آس کا زمانے اوپر | ہوئی دھرت(۱) گھم ڈرسوں زیر و زبر
فلک سرن(۲) میں آ مسخر ہوا | گنوا سرکشی پشت خم در ہوا
تب آس کی کھرگ پر لیکھیا جس فلک | کھڑے سایباں ہو ظفر کے ملک
سو اس سور کوں دیکھ چنپا وتی | کری مستعد نور تن آرتی (۳)
آتار آس نول سور پر ہر گھڑی | انچل کا چنور کر آوڑاتی کھڑی
ولے دھن کے دل میں اتھا یو یقیں | کہ مارے گا آخر او دیو لعیں
نھونا کر اپنی نظر تل او فوت | تو بہتر ہے ہوئے آس انگیں اپنی موت
کہ تا فعل یو دیکھ اونے رشک کھائے | اول مار اپسیں پچھیں آس پہ جائے
ولے او جو آتا اتھا اولکھن (۴) | اوسی پر رکھیا تھا او ثابت نین
ہوا دورتے جوں او نزدیک تر | پڑی آس کی صورت ڈرانی نظر
نت اس نحس سیرت کی صورت اگل | خجالت سوں تھا نت سیہ رو زحل
اچھے سر تو گنبد کی بیضیے نمن | دسے کوہ البرز مانند تن
ہر یک بال تس سر میں بھالے کی سار | (۵) پلا رک نمن تن کے روں (۶) تیز خار
انکھیاں جوں رگت بھر رکھے چہ بچے | (۷) کھڈے کان کے گھن (۸) پتھرکی سچے

(۱) زمین و آسمان۔ (۲) قدم میں یعنی اطاعت میں۔ (۳) نظر بد کے دفع کرنے لیے آرتی کرتے ہیں۔ (۴) بدکردار۔ (۵) تیر کی نوک۔ (۶) رواں۔ (۷) سوراخ۔ (۸) کان (معدن)۔ * بک

بڑک* ناک سو اس سیه رنگ کی　　دھری عین صورت زبر زنک(۱) کی
لبدھیں ھے(۲) ڈونگر کے ڈونگرے(۳) گوے(۴)　　هریک دانت سوں بھوئیں کے نانگر(۵) نوے
اچھیں جیب پر خار یو داٹ کر　　سنینان(۶) ھیں پھڑکل(۷) کے چوں پاٹ(۸) پر
لنبی مغربی(۹) دو پھرڑے(۱۰) تھے ھات　　بلند ٹانگ هریک سو(۱۱) رنکھا نب دھات
هر یک تیز تر نکھ (۱۲) درانتی تی خم　　درانتی ولے داس(۱۳) تس پاس جم
گر اس شکل دیکھے اجل خواب میں　　وھیں جھل(۱۴) مرے ڈر کے تس داب میں
سو او دیو جا دور لگ کر شکار　　ھتی هور ساوج بغل میں لے مار
تھکیا ھو کیتک کوس کے ڈال ڈگ　　چل آتا ھے بیگی سوں سٹ جلد پگ
کنور دیک ثابت قدم بے دریغ　　مقابل کھڑا ھت لے کھینچا سو تیغ
جو دیکھا انگے آ کے او دیو جب　　دونو سل کھڑے ھیں سولا گیا عجب
دھر یک ھات دھن نور تن آرتی　　کھڑی ھے سنگاتی اوپر وارتی
دوجے ھات سوں کر انچل کا چنور　　اوڑاتی ھے هر هر گھڑی تس اوپر
دیکھت رشک سوں دیو برھم ھوا　　سلگ کولسه(۱۵) شعله یک دم ھوا
غضب سوں پھوکا تن کے بالاں سوں پوست　　دوعاشق جو یک دھن کے کدھویں دوست
پھر آیا دونو پر بھی ایسا خیال　　دیکھانے منگیا دھرت پرسٹ پتال‡(۱۶)
ڈراتا ھو منھر په آ خرس سار　　پوچھیا بات یوں اس کوں دیکھت تلار
که اے نرم نعمت بڑی پیار کے　　اے آدے(۱۷) نوالے(۱۸) مری داڑ کے

(۱) ایک بڑی توپ کا نام جو بیجاپور میں تھی - (۲) پہاڑ - (۳) گہرے - (۴) کنوئیں - (۵) هل - (۶) سناں - (۷) دروازۂ کلاں - (۸) پٹ (دروازے کا) (۹) تلوار - (۱۰) پھل - (۱۱) میدان جنگ کا ستون جو بہت بڑا اور موٹا ھوتا ھے - (۱۲) ناخن - (۱۳) غلام کنیز - (۱۴) هیبت زده - (۱۵) یعنی دیو حو کوئلے کی مانند تھا سلگ کر شعله ھوگیا - (۱۶) (۱۷) آدھے - (۱۸) ڈاڑھ - * بڑی - ‡ پتال -

تو ہے کن ہور آیا ہے کہہ کیا بدل — کتا کھول نیڑے ہے تجھ سوں اجل
اتا توں سو چا را مرا ہوئے گا — بچن دل کے رکھ دل میں جیؤ کھوئے گا
کیا سن کے منھر نے رج سوں کھنکار — کہ میں مرد صیاد ہوں دیو مار
اتا پل میں تجھ دیو کوں مار کر — لجانے کوں منگتا ہوں اس دھن کوں گھر
کہ جس دھن کی ہوے (۱) جم کے مندھر کوں آس — رہنا کیوں او بلقیس عفریت پاس
کھیا دیو یو بات سن اس گھڑی — دسے سچہ کہ تجھ آج اجل سر چڑی
توں آ مار اول تو سنج تن اوپر — کہ تا دل میں ارمان نا رہے مگر
کروں چور یوں مار کر میں ایتال — قیامت کوں ذرے مل اٹھنا محال
کیا پھر کے منھر کہ سن اے کُڈھنگ — مگر موت تجھ آج کیتی ہے دنگ
اول مار آ تونچ بر باک ہو — کہ جاوے گا اب خاک در خاک ہو
نہ دکھلا ہتی سے بڑے دھڑکی نغز (۲) — نکالوں اتا شرزہ ہو سر تی مغز
سنیا دیو جب سخت مردی کی بات — آچا در ز سنگیں لیا تھا سو ہات
دھسیا مار ہنکار یوں لاف تی — (۳) پڑ آواز آیا جو کوہ قاف تی
کڑک سخت سن سب زمیں گئی تڑک — (۴) جرو جا جھرے رہے ہو سرور کھڑک،
ہلی سب زمیں دھر ادک دن دنات — (۵) ھدرکاسہ گھم کا دھریا چھن چھنات
لگے کانپنے بن کے جھاڑاں سگل — پہاڑاں کے سر تی پڑے سنگ ڈھل
پڑیا شور دریا میں طوفاں اٹھا — **ہوا تل اوپر** نیر لرزا جھٹا
ولے شاہزادہ رتی چھوڑ ٹھار — قدم نیں ہلایا ہو تل بے قرار
جتا کچھ جو دھرتا اتھا تن میں کس — پڑیا آ وتے (۶) زور سوں گرز دھس

---

(۱) مراد سلیمان ۔ (۲) کلانی، بڑائی ۔ (۳) مطلب یہ ہے کہ ایسی زور کی آواز نکلی گویا کوہ قاف گر پڑا ۔ (۴) یعنے جھرے (سوتے) جذب ہر گئے اور چشمے خشک ہوگئے۔ (کھڑک=خشک) ۔ (۵) حرکت کیا (۶) آتنے ہی، اسی قدر ۔

جو او ضرب پاتا تو کوہ طور فرد — تو ہو سرمہ اُڑتی فلک لگ او گرد
ہنر سوں کنور ضرب جالی کریا — سبک پن سوں شورزیچ کی لگ دھریا
لگیا بھوئیں پہ او مار جس ٹھار آ — چلیا جل آپل عار پڑ بہار آ
گیا تھا کنور جوں ہوا پر پتنگ — آتر تیچ ویں تس پہ ماریا فرنگ(۱)
ہوا ایک طرف کا وہیں قتل دھڑ — دوجا دھڑ پڑیا سوں زور بھویں پہ جھڑ
خمیا دیو یک بار چوپٹ ہوا — (۲) نسنگ خاک ہور خوں سوں اٹ پٹ ہوا
گھڑی یک کوں بھویں پر تی او بد گہر — اٹھا سوچہ گھیرے تی سر جھاڑ کر
پڑیا سو اوچا لے کے او بیمہ تن — جنگل میں گیا ٹھاٹ کر یک رخن
کیتک وقت کوں دیکھتا لگ کنور — پھر آتا ہے دے دیو سر تی سنور
کنور پر اچنبا لگیا یو سبب — کھڑا بھی کھرگ لے کے سنمک ہو تب
تلگ دیو اول تی ات زور سوں — کیا ضرب منھر پہ ات شور سوں
چپل پن سوں یو سور اسی دھات اتال — اپس تن کوں خوبی اچھوتا سبھال
چھوٹے ہات کا پھر کیا جوں کہ چوٹ — ہوا دھرت پر دیو بھی لوٹ پوٹ
کتے وقت کوں پھر او پیلچ دھات — چلیا بن میں لے تن کی وصلی(۳) کوں ہات
کنور ہو کے حیراں پوچھیا دھن کو تب — سمجھتی تو کہہ منجہ سوں سے ہے کیا سبب
کہ مرتا سو پھر پھر کے یو نا بکار — ادک (۴) دوڑ ہو آتا ہے جو بار بار
کہی دھن کہ یو بات اتا آئی یاد — جو یک دن گیا فخر سوں دیو زاد
اگر جگ دندی ہویتو نیں مجھ کوں ڈر — کہ دنیاں میں ہوں میں جنم جگ امر
کبھی چور ہوئے تن جو خشخش تی کم — نہوی تو بھی منجہ جیو جانے کا غم
کروں ٹک تو اس بن منر سیر اگر — تو پھر آؤں میں دھڑ ہو اول تی ور
کہی میں تیا پیار اچہ منجہ سنگات — اجھو تلگ چھپاتا ہے توں جیو کی بات
کہ(۵) پرپنچ پنا منجہ سوں واجب نہیں — یو فن عاشقی کے مناسب نہیں
کیاسن کے یوں آن کہ اے دل کے یار — فدا ہے یو تجھ بات پر جیو ہزار

(۱) تلوار۔ (۲) راست۔ (۳) ٹکڑے کو۔ (۴) زیادہ مضاوط۔ (۵) داؤو پیچ فریب

کہ اس بن کی میانے اھے یک مڑی (۱) امر بیل ھے تس بھتر یک بڑی
جو امرت کے جیشمے پہ ھے آس کی جڑ جہاں لائیں تو پات آنن کے رگڑ
لگاتے جوڑے زخم یک پل منے توٹا دھڑ ھو دھڑ ترت پھر بل منے
سنیا بات یو دھن تی منھر نے جب کیا فکر جا توڑنے بیل سب
بزرگاں کہے ھیں نصیحت کی بات نہ کہنا بچن جیؤ کی عورت سنگات
جو او ناقص العقل ٹک دکھ جو پاے پھراپنیچ آسی بات سوں جیو پہ آے
دیکھیا دیو آتا ھے پھر حرب کوں چکر اس پو ماریا ادک ضرب سوں
لگیا جوں جکر جا سراں کی منجھار (۲)مونڈیاں تٹ پڑیاں دور جا بےشمار
یو دیو بے سر ھو کھا ناچ ڈول (۳) چلیا دھونڈھتا سب سراں بھوئں اٹٹول
یو دونوں نے تب پا کے فرصت بڑی یو آس بن میں جا دھونڈ(۴) کاڑی مڑی
سب آس بیل کے پھول پھل ڈال توڑ کیے راک سب آگ لا(۵) جال(۶)جھوڑ
ہر یک ذرہ نا بود کر او تمام پھر آ کر کھڑے دھر اول کا مقام
تلگ او سراں رنج سوں دھونڈ کاڑ گیا بن میں غصے سوں پگ ھت پچھاڑ
جتا کچھ دھونڈیا قصد جیونے کا دھر پن آس بیل کا کیں نہ پایا اثر
آسی کام تب" آ اجل سوں گھڑیا وھیں کھا پچھاڑی نکل بھوئیں پڑیا
ادک خر خرا تاچ انگات (۷) سوں لگیا جیو کھنڈنے (۸) بری دھات سوں
کنور دیو کے رنڈ منڈ پاس جا کیا کاٹ اعضا سوں اعضا جدا
مگر غم کا سیوٹ ھوا کر سفر بلا دور کرنے سٹیا کاٹ کر
رگت کا سمند یک آبل کر چلیا او جا قعر دریا سوں ھم کر ملیا
ھوا بحر کا آب رنگ بقم (۹) کیا لعل پاتال کوں سرخ نم
زمیں بھیج سب لھوسوں جب نم ھوئی کمر گاؤ کی بھار سوں خم ھوئی

---

(۱) خیابان ۔ (۲) سر ۔ (۳) جنبش ۔ (۴) ڈھونڈ نکالی ۔ (۵) لگا کر ۔
(۶) جلا کر ۔ (۷) غم و اندوہ ۔ (۸) بکھرنے ۔ (۹) سرخ ۔

نظر کی جو ہوئی چال تو جس رُخن دسیے دھرت اکھنڈ یک عقیق یمن
گیا جوں ہو نا بود او نا بکار دونو مل کے کر شکر پروردگار
مگر سکه کے گھر یو چلے دھر آولاس(۱) سٹیا پاے انداز مخمل اکاس
کیتک چون چن بے بہا لے رتن منگے چھوڑنے دیو بد کا وطن

روانه شدن منہر و چنپاوتی بملک چنپا وتی

چلے ملک میں مل کے تب بے ہراس سو دھن کا بی مردانه کیتا لباس
دونو مل کے تھے گر چه جوں بھائی بھان منگے یو بی کوئی نا سکر کر پچھان
چلی نا کسی کی بھی نو لی(۲) برائی جو دیکھے سو بولیں که ہیں بھائی بھائی
چھپا دھن لجانا سفر میں دلیل دیکھایا ہے ہمنا خدا کا خلیل
که جس ٹھار چلتا ہے سرکش کا ہات (۳)سو دھن کاج ہوتا ہے واں جو په گھات
مدد پا اپس بخت اقبال سوں دونو مل چلے واں سے خوش حال سوں
خرابا کیتک دن کوں چھوڑے تمام لگی لوگ بستی انگے خوش مقام
یو منزل په منزل اپس دکھ بسر چلے پوچھتے راہ کنچن نگر
دونو مل کے جس ٹھار بستی کو جائیں ادک اوں کے لوگاں تی تعظیم پائیں
دونو میں ادک دیکھ ادب ہور تمیز دھریں خلق سوں خلق جیؤ تی عزیز
یکس یک کے دل کو گماتے چلے بچن کیاں سڑیاں رہ په لاتے چلے
چھپا کر اسی دھات اپس بھیس کوں سوجوں تیوں گھٹے سخت پردیس کوں
اپس کی ولایت کی سرحد میں آے پن آس *میں تی چلتے بھی اپ سے چھپاے

رسیدن نہر و چنپا وتی در باغ و فرستادن
خبر چنپا وتی بوالدین او

دسیا جب نظر میں او کنچن نگر سو یک باغ میں جا کے بیٹھے بھتر

(۱) جوش ۔ (۲) نگاه ۔ (۳) یعنے عورت هی کی سے جاں کا زیاں هوتا هے۔
* بھی چلتے تھے ۔

دیکھے شہر پر پن اندھارا اچھے　　مکدر دوکھوں خلق سارا اچھے
نکل کر گیا ہے خوشی کا بہار　　سکل زرد ہو غم سوں ہیں خار خار
بسر گئے ہیں عالم ہنسا ہور سکھ　　جم انجواں سوں دھوتے ہیں ہر صبح مکھ
گئے ہیں دوکھوں پان کھانا بسر　　کریں سرخ ادھر چاب خون جگر
رہے ہیں نپٹ تن کی پوشاک بھول　　(۱) ہے ہر یک تن پہ (۲) تھر باند دھول
بجز سوز داراں کے دل کا دھواں　　نہ کس گھر تی نکلے دھویں کا نشان
گھرے گھر جولے ہو پڑے پائیمال　　بندے لئی ہیں دیگاں پہ مکڑیاں کے جال
رہیا ہے سگل شہر ہو سون سان (۳)　　بجز آہ باجے کا نیں کچھ نشان
اچھے چغد کے آشیاں ہو کے باغ　　گمیں بلبلاں کے سو جاگے پہ زاغ
کیتک دیس نا پا کے یک قطرہ آب　　ہویاں ہیں جتی پھول باڑیاں خراب
پڑا دیکھ میونانتی بن میں (۴) دو کال　　پنکھی گیے ہیں پردیس ہو ات نڈھال
کنور دیکھ کر یو تماشا عجب　　یکس تین بولا کھول پوچھیا سبب
کہ پڑتا ہے یو شہر ویراں نظر　　بسنہار یہاں کوئی نیں ہے مگر
دس آوے سگل شہر پر دن کوں شام　　سوتے ہیں مگر یہاں کے لوگاں تمام
یو سن بات او شخص نا لیا کے تاب　　دیا شاہزادے کو دکھ سوں جواب
کہ راجے کوں یہاں کے کنواری تھی ایک　　قبیلے کوں سارے پیاری تھی ایک
یکایک او ہوی غیب (۵) سو باغ تی　　جلیا ہے جتا خلق اس داغ تی
کہ یو راج عادل جواں مرد ہے　　تو عالم بھی آس ساتھ ہم درد ہے
آسی غم کا ہر تن میں یو زہر بھید　　ہوئے ہیں سو جیونے تی سب نا امید
کنور گھات (۶) کی بات خاطر پو آن　　پھرا پوچھ کر آس تی نام نشان
خوشی کی اول تس اشارت کیا　　پچھیں شہ کی جانب بشارت دیا
دیکھو کیا عجائب ہے قدرت کے کھیل　　چلے نا کسی کا بھی تس فن میں میل (۷)

---

(۱) بڑھی، جمی ہوئی ہے۔ (۲) تہ ۔ (۳) سنسان ۔ (۴) دکال یعنی قحط ۔ (۵) غائب
(۶) غم ۔ (۷) خواہش ۔

جوکوئی من کوں منصوبہ حیراں کرے آسے کھولنا آن سو آساں کرے
نرھنا ھے گنی کھیل پر عقل ھار جتیا ھے وھی کھیل پھر دے آدھار
ملا یا لا او دختر کوں کنور ماں باپ سنگ آس کے
آنو آس حق گزاری میں رھے ھو بندہ فرمانی

کہن ھار قصہ سعادت اثر کہے کھول کر یوں خوشی کی خبر
کنواری کی منہر تی جب پا نشاں اوڑیا باج پنکھ جوں وو مژدہ ساں
قبیلہ جو تھا وصل کی رہ پہ جم نہ دیکھیا سو چک سکھ کی منزل میں غم
یکایک فلک ھو آنن حق میں غول فریب آدیا تھا ادک پاڑ ھول
لجا سٹ کے اس سکھ کی ھادی کے تیں بساریا تھا ھر دل کی شادی کے تیں
جنگل ھجر کا لیا انگے سخت داٹ بھولایا عزیزاں کوں راحت کے باٹ
او دیدار کی سوس (۱)* ھو سب منے اڑتے تھے اٹک جیئو جو آ لب منے
او مژدہ رساں ٹانک جا آن کی دھیر پلا یا لجا خوش خبر کا جو نیر
ھوے تھے جو جا تاب جیئونے تی سست دسے پل میں بل پا کے سب تن درست
بسر غم خوشیاں بیچ سارے دسے مگر آن کوں دن کوں ستارے دسے
سو ماں باپ ھور سب قبیلہ ھو شاد ملن آس سوں جلدی چلے بامراد
دیکھے سور سکھ کا نول خاص و عام گیا پھانک (۲) اندھارا ٹلی دکھ کی شام
سگل شہر کے بیچ ھل (۳) بل ھوا حپ و راستہ مستعد دل ھوا
(۴) ویلے وار باجاں سوں سب باند صف چلے دوڑتے بھار رچ ھر طرف
جب آیا نکل شہر کے بھار بھار (۵) پڑیا سو کنور کی نظر کے تلھار
تب آس چاند کوں وہ چھپے ٹھار دھر اپیں ایک جوں سور بیٹھا اوپر
گھڑی یک میں دیکھے تلگ آ تمام بھریا باغ بھترال سب خاص و عام

---

(۱) تونس، شدت تشنگی۔ (۲) بھاگ گیا۔ (۳) شور و غوغا۔ (۴) دو راستہ۔
(۵) جلوس۔ * کاھو ھوس۔

دونو دھیر کی فوج وھیں باند صف ۔۔۔ گئی پھانک سنمک تی یک یک طرف
ھوا شاہ سوں جب کنور ھم نظر ۔۔۔ کھڑا رہ کے تعظیم دی سر بسر
چھبی ٹھار تی بہار دھن کوں نکال ۔۔۔ چلیا پیش ملنے لے اپنی ھنہال
یو سعدین کا دیکھتے خوش قراں ۔۔۔ سعادت میں بھر کر رھی سب کی جاں
پڑیا جوں او امرت کا چشمہ نظر ۔۔۔ جنم جگ کے سکھ میں رھے ھو امر
بجا لیا یکس یک کا بھو تیج ادب ۔۔۔ ملے شہ و شاہ زادہ عالی نسب
پچھے آس کے چنپاوتی بے درنگ ۔۔۔ ملی پاؤں پڑ جا کے ماں باپ سنگ
ادک مہر سوں دل کے لاتے گلے ۔۔۔ انجھو سب کے نینوں تی ڈھل کر چلے
سچیں آکے بچھڑے جو ملتے ھیں پھیر ۔۔۔ سو بے اختیار آوے انکھیاں میں نیر
فراق او بہار کے دل اوپر ۔۔۔ دھرے گل سوں سکھ بخشش تعویذ کر
سو فارغ ھو مانے کی سب باب سوں ۔۔۔ ادک بادشاھی کی خوش داب سوں
کنور سوں دیکھا لئی اپنگے کی دھات ۔۔۔ بولا لے چلے گھر کو تعظیم سات
نہ رہ سک ولے شاہ منہر کے سنگ ۔۔۔ کنواری کی پوچھیا بچن بے درنگ
فلک اپنی بیٹی کو عنقا کی سار ۔۔۔ رکھا تھا مگر کس جزیرے منجھار
ھمیں گر چہ عالم کیے تل اوپر ۔۔۔ ولے یک رتی پائی نیں کیں خبر
کنا شاہ زادہ توں کس دھات سوں ۔۔۔ پریشان دوراں کے آفات سوں
سمج کر جو دیکھے تو دستا ھے عین ۔۔۔ ہمن دو میں دوری اتھی مشرقین
توکس دھات جا آس کبل ٹھار مل ۔۔۔ بھر حال عنقا کوں کیتا خجل
کنور شہ کی جب بات سن سر بسر ۔۔۔ لگیا بولنے یوں بچن مختصر
زمانہ پنچے (۱) کاری ھے سو سرس ۔۔۔ او منج دبکھ عالم میں پایل(۲) پرس
لگا دل میں منجہ چھب کے یک دھن کی آس ۔۔۔ انجن عشق کا چک میں لاے قیاس
سٹیا بہار کر دھن بدل بے شکیب ۔۔۔ پھراتا سگل جگ میں دیتا فریب

---

(۱) صاحب عزم - (۲) وہ شخص جس کی ولادت پانو کی طرف سے ھوتی ھے۔

هزاران بلیات کوں ٹال پن — دکھایا کبل ٹھار هور یک یو دهن
مکهند دیو پن اس کوں مالک اتها — بهوت زور ور بهوت هالک اتها
رهیا گرچه سنحه دهن نهوی کر پچهاں — سری دهن کی پن آس میں پایا نشاں
پچهے هم(۱) سوں تس بهوت کوسار کر — لے آیا هوں اس دهن کے تیں بهار کر
یو سن شاه شکر الهی کیا — کنور کی ادک عذر خواهی کیا
پچهاں اس کے ات شیر مردی کا جس — کهیا آفریں دی آس پر آس
یو جوں جاکے پیٹھے نگر کی منجهار — دسیا شهر جوں روت(۲) کا نو بهار
هر یک چوک هر رسته هر بام پر — سهیں گل عذاراں کهڑیاں سو سنور
کریں شاه زادی په جیوں یک نظر — سٹیں جیو بلایاں لیے قربان کر
یو آهسته آهسته خوش فوج سوں — رواں هو ادک عیش کی موج سوں
بهرے(۳) وقت انپڑ* جب اتر گهر میں آئے — کنور هور کنواری کو جوں گهر میں لائے
اول بهیج دی گرم حمام میں — دهولا آنگ+ آ تی خوش آرام میں
صفاتن کا درپن دهریا تها سو زنگ — هو صیقل لیا سور تی صاف رنگ
گر اچهتے تو درپن وو گردوں کے هت — (۴) دهرن نس کے زنگی کوں دهرتا سکت
زری کسوتاں سوں منور هوے — لگا عطر اعلیٰ معطر هوے
تلک شاه شاکر هو منهر اوپر — روش پر سمجه شه کا هے کر کنور
ملا سب قبیلے کوں کر خوش بچار — کیا سب کی یوں عقل سوں اختیار
که دینا سو لکهن کنواری آسیچه — اهے لاب(۵) تی یو پیاری آسیچه
که کاڑیا هے اس دهن کوں آن جیو کٹهن — لے آیا هے هور یهاں تلک کر جتن
حسابے تو هوتا هے آس کاج مال — که واجب هے هم کر کے دینا حلال

---

(۱) همت ۔ (۲) موسم بهار ۔ (۳) قریب به مغرب ۔ (۴) یعنی اگر آئینه آسمان کے هاتھ هوتا تو رات کے زنگی (یعنی شب تاریک) کو چهپانے کا کس کو مقدور هوتا ۔ (۵) از روبے استحقاق ۔ * اوپر + آپنے خوش هو آرام میں

اپس میچ یو بات دھرکر نہاں   بولائی کنور کو اپی جاں تھی واں
(۱) یکٹ شاہ ہور شہ کی رانی سندر   ادک شاہ زادے سوں اخلاص دھر
کہے توں ہے فرزند تی فاضل ایتال   کنا کھول تیرا جو کچھ ہے سو حال
ترے سر گھڑیا کیا سو کہ کھول دکھ   کہ ہووے گا خدا تی ترے دکھ کا سکھ
دونو مل جب آس کا لیے ہات دل   رھیا شاہ زادہ آنن کٹے(۲) میں مل
کیا ابتدا حال اپس بولنے   لگیا دفتر عشق کو کھولنے
ہر یک بول میں یوں دسے پیچ تاب   کریں شرح تو ہو سکیں لک کتاب
ہر یک داستاں معنوی ہور ادق   پھراتا چلیا * پر ورق پر ورق
ہر یک بات کی بیت کا صاف جام   دیکھایا(۳) پرت میں بھریا سو تمام
جنے§ او نظر بھر جو دیکھی شراب   کرے نقل اپنا جگر کر کباب
حریفاں جو اس کی رتی باس پائیں   ہو سر مست جگ جگ جنم سد گنوائیں
بھر اس دھات کے جام آ جزم میں   سو ساقی کنور شاہ کی بزم میں
کیا دور جب ہجر کے جوش سوں   ٹلی دنگ ہو سنتیانتے سد ھوش سوں
آ تر تیچ اثر سخت مخمور ہو   ادک حال پر تس کے دل چور ہو
کیے تھے سو سب مل اپس میں بچار   چھپا بات او دل کی دل کے منجھار
وھیں شاہ ہور شہ کی رانی سجات   لگے بولنے یوں دلاسے سوں بات
ترے بخت میں جے لیکھیا تھا سو غم   یتے دن توں سو سیا پریشان ہو جم
اتا جمع خاطر ہو خوبی پچھاں   کہ طالع تی تجھ ٹل گیا سب قراں(۴)
دھرم راج ھاریچ ہے بات میں   او مد مالتی بھی ھمن ھات میں
کریں گے یو ہر کیوں ھمیں کام تجھ   دلاویں گے وصلت سوں آرام تجھ
(۵) انپڑ نے یو چنپا وتی کی خبر   سب آویں گے۔ ہاں ھاریچ گھر

(۱) تنہا۔ (۲) کہنے میں۔ (۳) محبت۔ (۴) قرآن نجوم نحس (۵) پہنچتے ھی۔ * ویں۔ § جو کوئی۔

پریشان ہیں او بھی ہمنا نمن   خبر سن یو ہویں گے خوش حال من
او آوے تلک رہ توں خوش حال اب   کریں گے سبب جوں ہے تیرا طلب
کنور بات سن ان کی کرلگ (۱) سرن   بھروسے سوں اپنا کیا جمع من
رنگیلی سوں ملنے کا دھرنت آس   ہر یک دن کوں چڑتا دھریا رنگرس
ہر یک پل میں کئی دھات تعظیم پا   لگیا دیکھنے سک سوں عیش و ہوا
کبھی جش کر سنگ خوش راگ رنگ   رہے مے سوں سرمست یار انکے سنگ
کبھی خوش کرے جلوۂ نو بہار   کبھی خنگ چڑ کھیل آوے شکار
سو ہر حال اپس نیک اقبال سوں   گمت میں لگیا اچھنے خوش حال سوں
تلگ شاہ مد مالتی کے نگر   (۲) پٹھایا سو انپڑی خوشی کی خبر
او نو بھی خبر خوش یو پانے منے   ادک عیش کر خیل (۳) خانے منے
تشاریف کر مستعد بے بدل   سو لے بادشاہانہ سامان سگل
جنی مائی مد مالتی کی انوپ   او مد مالتی ہور سہلیاں سروپ
نکل بیگ چنپاوتی سو ملن   چلی خوش ہو کنجن نگر کی رخن
بہوت بیگ مننے کے شوقوں تمام   سو منزل بہ منزل چلی بے مقام
سلامت سوں جوں شہر کے پاس آے   سو چنپا وتی گھر خبر خوش پٹھاے
یو جس وقت قاصد خبر آ دیا   دلاں سب کے یک دھرتی روشن کیا
اینوں تب انگے جا کے آن سوں ملن   سو فرمائے یک باغ میں انجمن
کھو تب خوشیاں کی سو کیا یار اچھیں   کہ جس وقت بچھڑے ملن ہار اچھیں

صفت اس باغ کی جس ٹھار آس معشوق عاشق کا
کرے چنپاوتی کی ماں ہتو (۴) ہو وصل پنہانی

زہے مجلس آرائے فن دل فریب   دیانیہ (۵) کی یوں مجالس کوں زیب

---

(۱) قدم بوس ۔ (۲) بھیجا ۔ (ن) چلیا ۔ (۳) لشکر ۔ مراد عزیز و اقارب ۔
(ن) خوش ۔ (۴) دوست ۔ (۵) محبت، عشق ۔

سرنگ صدر خوش داستان کی سنوار — کھلایا ہے کر تازگی نو بہار
دسیں ہر ورق بیچ کئی خوش چمن — ہر یک بیت میں کے سہیں پھول بن
ہریک گرچہ مصرع اچھے یک نہال — ولے عارفاں کن ہے طوبیٰ مثال
نھنی شاخ اچھی گرچہ ہر یک بچن — خمی ہے معانی کی میویانسوں پن
اگر عاشقاں کا جو کچھ من سنگے — آگھانے ہوں کھایاں تی میوے چنگے
دیکھو اے نول نخل *بند ہنر — خوش اس بن میں نظارہ کر یک نظر
..و یک گل تی صنعت کی پاویں تو باس — درودان نبی پر پڑو بے قیاس
سنو اب کتا ہوں سو راحت کی بات — جو تھی منزل وصل کس دھات سات
فرح بخش یک سبز تر باغ تھا — فلک کوں ہر یک پھول جس داغ تھا
سٹین عکس سو تس منور چمن — ستارے بھریا ہوے ہریا یو گگن
دیکھت مسکیتن(۱) گل رخاں ہر کلی — کریں دل کو خوباں کے گل گد گلی (۲)
بنفشہ دھڑی لالہ لعل بتاں — سرنگ گال جیسے کے گل ارغواں
(۳) مدن مد اثر کی مدن بان جام — نین مد(۴) متیاں کے سو نرگس تمام
سنکیسر کے سر میں حنا دار دست — کیں نقش مہندی کوں §چنڑی بی پست
(۵)چند، گل بی چندر کی چھاتی پہ داغ — گل سور(۶) تی سور کا زرد باغ
رہے کیوڑے کی جو خوش باس گھم — ہلاوے تو راس و زنب(۷) سیس (۸)دم
اچھے جعد خوباں پہ ریحاں گراں — لیا پینچ خوش پنجۂ دلبراں
دھرے عشق، یوں عشق پینچے میں پینچ — اچھے کیس جس کن جشنی کے ہیچ
سہے سنبلستان کوں دل کشی — دل افروز اچھے †کلکۂ آتشی
گل اورنگ کا تختہ یوں (۹) روت کا — کہ جوں پاچ میں کام یاقوت کا

---

(۱) تبسم کریں (۲) گدگدی (۳) جوانی کی مستی - (۴) مخمور - (۵) گل چاندنی - (۶) سورج مکھی - (۷) دُم - (۸) ناگ - (۹) بہار - * بنداں - § چنڑی تھی ۔ †کلفہٗ -

اگیں گیند مخمل کے دُکھ تاب دار (۱) کھناں کی مگر شمع ہیں نو بہار
(۲) ویلے وار اچھے سرو یوں ہر طرف کھڑی جوں ہی جنت میں حوراں کی صف
نکہ دُکھ نہالاں اتھے کانچ کے نہ چمناں کے تختے اکھنڈ پاچ کے
ادک جلوہ گر سبزہ سچ رچ اچھے اوپر چھاؤں پاتانتی چھا کچہ اچھے
اوپر اطلسی جوں منڈپ اونچ قدر تلے جوں کرے سبز مخمل کی صدر
پڑے دھوپ و چند نے تی نس دن نظر سٹے سیم و زر حل ورق سبز پر
جو پھولاں کی منڈوے منڈپ (۳) سہبلی ہوا لالہ بن صدر اکھنڈ مخملی
رنگا رنگ چمناں گلستاں کیاں بچھایا طواسانچہ (۴) کرماں کیاں
کیاں پھول بیلاں نے یوں چڑ کے آڑ سو باڑی کوں ہر یک قلم کار باڑ
سہاویں صفا جل سوں چمناں ہرے روپیرے طبق جوں کہ مینا بھرے
زہے دل نشیں ہر نشیمن اتھا پنکھیاں کا گمنہار واں من اتھا
سنگاریا جو بن کو بہار آ جواں پکھی سب سنوار آے یوں مہماں
کسنبالے (۵) نوری بندے دل فریب سرنگ چک میں کھینچ آے سوگی اریب
بندی بوند سی سرخ چنری جھکار (۶) کرے کیف کھا لعل انکھیاں پُر خمار
(۷) پتمبر بندی زرد (۸) پھلک نے کھول (۹) پٹیاں گھوٹ اوڑی دھنور شال کھول
حو هریال (۱۰) والا بندی رس بھریا کری تس کے پرتو سوں گلشن ہریا
سنواری جو بلبل جوڑا سر پہ گھال بندی مشک ساڑی میں تہ بند لال
دھوتی چین دودی (۱۱) کی چن کس بندی ترمتی نے عودی دنڈارس بندی
(۱۲) دھٹی لال شارو نے باندی سنور (۱۳) جھونا پین مینا نے بٹھی دھنور
دُ را جاں نے پینے نو ے بُھل (۱۰) پکڑ بٹیراں کی چھٹیاں یکس یک تی چڑ

---

(۱) درجہ بدرجہ ۔ (۲) دو صف (۳) بڑے ۔ (۴) قالین ۔ (۵) ایک پرندہ ۔ (۶) پرندے کا نام ۔ (۷) زرد تافتہ ۔ (۸) ایک پرندہ ۔ (۹) کنگھی کرکے ۔ (۱۰) قسم پارچہ ۔ (۱۱) قسم چنڑی (۱۲) پارچہ کی قسم ۔ (۱۳) پارچہ کی قسم (۱۴) قسم پارچہ (ن) سنور ۔

سلونی خوش الحان کویل سیاہ کرے سیام کسوت ادک خوش نگاہ
(۱)تیٹوری رنگی پاؤں مہندی سوں سب کری پان طوطی نے کہا لعل لب
زنانی ہوئی بزم یوں یک طرف جمیا دسری جانب سوں مردانہ صف
بنا اپسیں ھد ھد رکھیا سر پہ تاج کہا کاج کا شاہ مجلس ہوں آج
قبا مور پین آے نیلک کی لک ھرے تافتے کیچ راوین (۲) الگ
کبوتر کوں اطلس کی کوڑتی سہای قبا طاس کی طاس(۳) کوں خوش لگ آی
پئی سبز گھانسی بھگی(۴) کٹ سوئی(۵) (۶) سُری باف کا جامہ کا کا توئی (۷)
روش دل کوں کا کا تویاں کیچ بھید (۸) بگولیاں نے پیں آے کپڑے سفید
موحد جو تھا فاختہ خوش کلیم کبودی دوشالے کی اوڑیا گلیم
کلنکاں کے حلقاں میں عرباں کی چال کریں ماشواں(۹) اوڑ خوش قیل و قال
ھوا چغد جوسی(۱۰) سگن(۱۱) بولنے لگیاں کایراں(۱۲) پھر آسے کھولنے(۱۳)
کواچور گشتی(۱۴) کمل تازہ(۱۵) اوڑ کرے گشت النگاں(۱۶) کوں ناجاے چھوڑ
پنکھیرو پہ سٹنے کوں رنگ صبح گاہ کتے گل کے کانسے بھریا رنگ (۱۷) ماہ
سو پیلک کی چولی بہ چھوڑ آس پران گل زعفران نے سٹیا زعفران
(۱۸) برستیں ادک رنگ کر جگ(۱۹) جگی پکاری نزاکت سوں اے شو بھگی(۲۰)
لے لالہ کے کانسے کسنبا بھرے سرنگ اپنی سرخاب چولی کرے
لے شب گوش(۲۱) تی صندل و ارگجا لیاں کبک و قمریاں نے کسوت بھیجا

---

(۱) ایک پرندہ - (۲) طوطے - (۳) ایک پرندہ - (۴) جامہ - (۵) پرندہ - (۶) خوبصورت - (۷) ایک پرندہ - (۸) بگلے - (۹) قسم کا پارچہ - (۱۰) جوتشی (۱۱) شگون (۱۲) کوے - (۱۳) مارنے نکالنے (کوے آلو کے دشمن ہوتے ہیں اور موقع پا کر آسے مارنے لگتے ہیں - (۱۴) ادھر آودھر پھرنے والا - (۱۵) سیاہ پر - (۱۶) دیواریں - (۱۷) یعنی شبنم لے - (۱۸) بارش لے - (۱۹) اختلاط - (۲۰) شوھر - (۲۱) صندلی رنگ کا ایک پرندہ -

بنفشے کے کانسے تی لا لی نوا   بھنور ہور بھنگراج عنبر چوا
بتی عود کی بید مشک اذ فری   سو ریحان شامہ ہوا عنبری
گلاباں کے شیشے گلاں کیاں کلیاں   گلاب اس طرف بھرے جد(۱) رود ڈھلیاں
ہوی ہنس کوں گلہار پھولاں کی بیل   کئی ہگ کے زنگ سنہور(۲) غنچیاں کی جھیل(۳)
طرا لاے پنحیاں (۴) کے مرغ سحر   کلیاں شہ پران میں بھرے کر ہنر
کُھلے باغ میں ہو ادک رنگ راگ   صوراحی کے لب سوں پیالے کے بھاگ
فلک کالے شیشہ صبا بید رنگ   بھری مے پیالیاں میں گل کے سرنگ
پیالیاں میں بلبل ہوے پیش دست   دمیں سرخ(۵) کے نین لالی سوں مست
اوٹھی کویلاں مست ہو ہانک مار   اوٹھی کوک کوکیاں(۶) کے بے اختیار
سر آلخ(۷) کا جادُم کوں بھڑنے لگیا   گنوا ہوش لوٹن نے لڑنے لگیا
(۸) کولانٹی پراں سات دستک بجا   (۹) کولاٹیاں اگے مارنے جا بجا
(۱۰) کلافر کے گل کیاں فلونی(۱۱) جو کھاے   فصاحت سوں راویاں نے باتاں میں آے
(۱۲) جگرنے پہ ہوئی لہار(۱۳) معجون کی   ہگو لیانکوں جھوک آئی افیون کی
ہر یک بھانت میوہ جو تھا بن میں پک   ہوا تھا یو کفیاں (۱۴) کوں نادر گزک
سدا پا یو پھل پھول تی رنگ رس   پنکھی کاج مانڈے تھے جم بن میں بس
زہے فیض تی حق کے اکرام تھا   کہ میویاں تی بن سفرۂ عام تھا
ہرے(ن) رکھ تی نعمت دوسر جا(۱۵) کہ خام   کرے آب سوں اگ کے پختہ تمام
زہے بن کے میویاں کا صانع نول   (۱۶) نپاتا ہے کڑوے کسالے اول
دھرے کیا سواد اس کی قدرت کا ہات   پکاتیں میٹھے یوں کرے جوں نبات

---

(۱) جدھر ۔ (۲) مور ۔ (۳) قطار ۔ (۴) ایک درخت جس کا مرغ کی کافی جیسا ہوتا ہے ۔ (۵) ایک پرندہ ۔ (۶) ایک پرندہ ۔ (۷) لقا ۔ (۸) گرہ باز ۔ (۹) قلا بازیاں ۔ (۱۰) قر نفل ۔ (۱۱) حبوب ۔ (۱۲) ایک پرندہ ۔ (۱۳) لہر ۔ (۱۴) مست ۔ (ن) ہریک ۔ (۱۵) پیدا ہوا ۔ (۱۶) پیدا کرتا ہے ۔

مٹھے بیرو خوشے خوش انکور کے — صفا تر ثریا تی پر نور کے
دیکھوٹک تفاوت سوں کر یک نظر — اگن کاں دھری ھور میوے کدھر
(۱) سوگند سیب انجیر نغزک پھنس — (۲) دریا(ن) موز جامون شہ‌توت انس (۳)
(۴) کرے دار تیندوں(۵) سوگندنرم‌جام — بھیگائے ھیں پھل(۶) نیر سوں جوں تمام
ترنج نارو شکر لیمو نارنگیاں — سفر جل و خمرک جمیریاں جنگ‌باں
صفا نرم شیریں سرنگ نیشکر — پندے گانٹھ سو قد یہ خوباں کے ور
جو چلغوزہ اکھروٹ و بادام اچھیں — پنکھیاں کی انکھیاں کوں او بادام اچھیں
کریں گر چہ حوں جگر وو سگل — نہ کوئی کرسکے اس معمیاں کوں حل
پنکھی بن کی نعمت طرف آئیں جوں — کریں خرچ یو نقل من بھائے تیوں
یو الوان نعمت سوں جب سیرھویں — صفا جل طرف آن کے تب پھیرھویں
لبالب سہیں سروراں ٹھار ٹھار — صفا آرسیاں تی ادک تاب دار
گگن رات دن روپ سرتی بنا — دیکھے موں آنن بیچ نت آپنا
دسے دھوپ پڑتی وو جل صاف یوں — بچھائے ھیں خوش صدر زر باف جوں
صبا آ کے فراش ھو خوش لٹک — کرے صاف ھر دم پون سوں جھٹک
مگر حق دیکھایا اتھا بے قصور — بہشتاں کی پرچھائیں اس جگ(ن) حضور
دسے عین جنت وو بن خوش لچھن — ھر یک حوض سو حوض کوثر نمن
سہاویں قصور آن سے عالی محل — کیا جن پہ خورشید کنچن کا جل
جسے خشت کاری کو شمسی سونا — جسے گچ گلاوہ چندر کا چونا
جسے سرخ چو بینہ مرجاں کی ناد — جسے قطب تی خوش بلوریں عماد
دیوے زیب جن پر دل افروز گھن — لگائے سو کندن سوں خوش نو رتن
ھو مانی صبا صور کا مہرہ لیا — سگل دن پھراوے گگن کوں جلا

---

(۱) خوشبودار۔ (۲) سوھن موز (کیلا) ۔ (ن) دریاں ۔ (۳) انناس ۔ (۴) و (۵) میووں کے نام ۔ (۶) گلاب ۔ (ن) جگ ۔

کر اس آرسی(۱) زرد پردا نکال　　گگن اس کے عکس سوں کرے جگ اوجال
سہیں نقش بندیاں کی تس میں هنر　　(۲) چتارے سوفن سوں پچتر(۳) چتر(۴)
هوئی سو اول دور کی انجمن　　دیکھائی تھی صورت میں لیا هر رخن
چلیا تھا ود یوں نقشبنداں کا حد　　کیا تھا تو اریخ ماضی کوں رد
جو کوئی قصہ ماضی دیکھن دل میں لیاے　　(۵) چترسال او دیکھتیں پل میں پاے
دیکھا نقش بندی کے نازک هنر　　(۶) جناری جو چرے(۷) بچتر چتر
وهی نقش دیکھو نو سدھار(۸) هو　　اے بھی رهیں نقش دیوار هو
چترسال انگے خوش مربع انگن　　بچھاے سو سب بے بہا نورتن
(۹) کنکر ٹھار یا قوت ادک تابدار　　نہ بالوکہ هیراں کے چور(۱۰) آب دار
سہیں اس انگے یوں صفا چہ بچے　　نگینے هیں الماس کے جوں سچے
مگر صبح کی مشق کے هیں ورق　　کریں مشق وو خط زنجیر ادق
دسیں کیوں نہ هموار یک دھات سوں　　کہ هوئی مہرہ تس باؤ کے هات سوں
جب اس میں تی هوے کل(۱۱) نکل سرفراز　　(۱۲) بھولیں سروبن کے سدنگ پن کا ناز
نکہ جہ بچے بل زمیں کے ابھال(۱۳)　　دھریں سو فلک پر برسنے خیال
اچنبا لگے هر نظر کی تلھار　　تلیں سوں اوپر جب اوڑے جل کی دھار
اوڑنے سو او فوارہ تس کل تی تند　　فلک پر هیں تارے پڑے هیں او بند(۱۴)
گگن پر نہ تاریاں کی هے یو نشاں　　کہ اس کل تی هو رهے هیں قطرہ فشاں
حمن میں بچھے فرش اکنهڈ پاچ کا　　دس آوے فلک تس انگے کاچ کا
کتی تس صفت کر سکوں بے شمار　　کہ تھا سربسربز(۱۵) سرانے تی بہار

(۱) مراد آفتاب ۔ (۲) نقش و نگار کیے ۔ (۳) نادر ۔ (۴) نقش ۔ (۵) نگارستان ۔ (۶) نقاش ۔ (۷) نقش کیے ۔ (۸) هوش یاختہ هوں ۔ (۹) کنکروں کی بجاے ۔ (۱۰) ریزے ۔ (۱۱) فوارے ۔ (۱۲) یعنی ان فواروں سے پانی کی موج کو سیدھا نکلتے دیکھ کر باغ کے سرو اپنی راست قدی کو بھول جائیں ۔ (۱۳) ابر ۔ (۱۴) بوند ۔ (۱۵) توصیف ۔

سو اس باغ کے بیچ لیا بے درنگ　　کئی زر زری آن صدراں سرنگ
اچنبک زر افشاں صدراں کی زیب　　دیوے چھب سوں جوتھے فلک پر فریب
اول تی تو او باغ اپروپ تھا　　سو جوں بن زرینے کا محبوب تھا
سنوارے جو بھی خوب تر تس اوپر　　سو پا نوعروسی ہوا جلوہ گر
بنائے گیا وصل کا جوں مقام　　منگے غم ہرن وہاں فراق تمام
جنی مائی سوں مل کے جنپا وتی　　چلی باغ میں لے سہیلیاں جتی
کنور تیں بھی کسوت پنا خوب دھات　　چلیاں لے چھپا کر اپس کیچ سات
کنورسوں وو دھن بھاں سی مل اتھی　　ہور آس ماں سگی ماں تی فاضل اتھی
کنور جان تس مخلص و کار ساز　　ہلوں بولتا یوں اپس من کے راز
رکھیاتھا سو او دھن کا ( ) سکہ شتاب　　کیا ہنت دے یوں (۲) سرا بےحساب
کہ جب کے توں مد مالتی سوں یو بات　　نشانی سوں دی سکہ تب آس کے ہات
ہور انجان پن سوں چلا چپ نظر　　دسے مال میرا بھی تس کل بھتر
بچن مختصر کر کے ہر کیوں اتال　　یکٹ ٹھار پچھڑیاں کو کردے وصال
کہ دھڑ کی ہے اگ دھڑ میں چوندھیر سوں　　ٹھنڈا بیگ کر آس صفا نیر سوں
یو سب بات سن ہنس وو مادر سجات　　کہی مختصر یونچ (۳) دھیرگ کی بات
تلگ لاف کی بات کیا کر دکھاؤں　　جلگ ناکروں اپنے وعدے کوں ٹھاؤں
یکایک اوتالا (۴) نہو ٹک صبور　　دسے اب تماشا بو تیرے حضور

رسیدن مد مالتی در باغ

تلگ باغ میں جا کے انپڑے تمام　　فرح پائی دل دیکھ انور مقام
کنور تیں وو مادر اوسی حال میں　　بٹھائی یکایک جتر سال میں
کہی یک گھڑی یہاں تی کیں جانکو　　تماشے بدل بہار کیں آنکو
(۵) منجھا جان تیری بنی کا یو آج　　کہ اب ہوے اس ٹھار تجھ شہ کو راج
تلگ بیگ اتنیچ میں دوڑ کر　　دیاں آ یکایک سہیلیاں خبر

---

(۱) انگوٹھی ۔ (۲) تعریف کر کے (۳) تسلی ۔ (۴) بےقرار (۵) مانجھا ۔

لہ باجیاسوں رچہ (۱) میزبانی کی بھار (۲) — یدی باغ میں آئی مہمان دار
یو سنتیج اینو سب سہیلیاں کے سنگ — انگے ہوئے خوش ہو چلی بےدرنگ
ادھر تی اینو تھی جو وو آس طرف — چلی آئی سنمک سو جوڑ اپنی صف
آدھر سات تھی ما کے مد مالتی — ادھر ماں کے سنگات چنپاوتی
دونوں (۳)دھیر تی جوں ہوے ہم نظر — یکس یک رخن دھائے ملئے ککر(۴)
بہوت دن کو جس وقت بچھڑے ملے — یکس یک لگائے چکل کر گلے
پچھیں مائی مد مالتی کی سندر — جسے ذوں تھا سو سر یکا ککر
سو مد مالتی ہور سریکانے تب — دیکھا کر خوش اخلاص کے لئی سبب
اونے او بھی چنپاوتی خاص سوں — گلے لگ ملی دل کے اخلاص سوں
انو کیاں سکیاں جو جوں سو سات تھیاں — اینو کے کنے بھی آوسی دھات تھیاں
نوی رت میں(۵) نیکا یکس یک تی روپ — یکس یک تی سنگار میں تھیاں انوپ
چلیاں جب وہ رُن جُھن لٹک ناز سوں — نہالاں دھرے حال آواز سوں
اُدک چھند سوں گل‌عذراں کے بھار (۶) — لٹکتیچ انپڑی فرح بخش ٹھار
دونو دھیر بیبیاں اتھیاں مختصر — بزرگی سوں بیٹھیاں وو جا صدر پر
دونودھیر کیاں خوش سہیلیاں تمام — کھڑیاں خدمتی ہو دھر اپنے مقام
یو چنپا وتی ہور وو مد مالتی — بیٹھیاں مل کے لا فرق دھر یک رتی
دونو کیاں بی مایاں سو یک تھار مل — ہویاں رنگ رس میں لگا دل سوں دل
خلاصہ اودر آن منیں خاص اچھے — ادر ان منیں تازہ اخلاض اچھے
اچنبا نہ ہوے جو چندر سور کوں — مل یک ٹھار دیکھیا ہے کن نور سوں
کیتک پل کوں چنپا وتی کوں بلا — سریکانے نیڑے اپس بیسلا (۷)
بچھڑنے کی ملنے کی ات پیار سوں — ہوی اس سوں مشغول گفتار سوں

(۱) آراستہ ۔ (۲) بہار ۔ (۳) طرف (۴) واسطے ۔ (۵) خوب ۔ (۶) جمیعت ۔
(۷) بٹھایا ۔

جنی ما کوں چنپا وتی کی سندر جو مد مالتی کی تھی خالا ککر
وو بیٹھیاں سو دونو کی بی آڑ سوں اپیچ اوٹھ کے مد مالتی لاڑ سوں
خوش اخلاص سوں آ وو خالا کے کں لگی گود میں بیس باتاں کرن
انیں سر تی تس پیٹ لگ ہت اوتار بلا لے کے قربان جا بار بار
محبت کی باتاں میں لائی اوسے اپس کے کہے میں پھرائی اوسے
اونے بات میں بات خالا کنے لگی حال چنپاوتی پوچھنے
ولے پاڑ انیں کیں کی باتاں میں بات کری بیچ تس بات کے آس کے سات
اونے پھر کے سنتیچ دھر یک خیال لگی پوچھنے ہٹ میں پڑ جیپ دنبال
نسنگ تب کہی جائیں چل سیر * کیں وو سب سن لے قصہ کہوں گی سو میں
جو ہر بات سن دل تیرا تازہ ہوے ادک عیش کا تجھ میں انداز ہوے
کرے پھول راحت سوں دل باغ باغ بھلے ہوئیں بچھڑے کے پر سوز داغ
اپس دل کی (۱) بسراٹ کوں یاد دی ہر یک ٹھار انصاف سوں داد دی
چھپے چھند سوں یوں بشارت کری اپس سات چلنے اشارت کری
اٹھی وہاں تی تس سات کرتیچ بات چلی لے کے چھب سوں پکڑ ہت میں ہات
سہیلی جو کوئی سات آنے منگی پھرائی اونی نیں لجانے منگی
کیاں مل کے دونو یکیلیاں گون تفرج سوں پھرتیاں چمن در چمن
یکٹ ٹھار خاطر میں لیا یک طرف بیٹھیاں مل کے دونوچ ادک دھر شرف
جب اتنے میں بھی وو سودھن مکھ کوں کھول کہی آئی چنپا وتی کیوں سو بول
تب آن پا کے فرصت او کرنے کی بات لگی بولنے یوں کہ اے دھن سجات
جو بیٹی کا درسن ہوا سو ہمن یو سب فیض بخشی ہے تیرے چرن
نہوتا تو تجھ پگ تی یو فیض اگر وو کاں پھر کے پڑتی ہماری نظر
ہمن سر ترا یوں ہے (۲) اپکار آج جو ہوئی تجھ انگے بات کرنے کی لاج

---

(۱) فراموشی - (۲) احسان - * تیں -

یو سن بات مد مالتی رہ عجب — کہی عذر خواہی یتی کیا سبب
کہ میرے سوالاں کوں دے پیچ تاب — اچھوں لگ بی دیتی ہے کچھ ہور جواب
مگر بات کا مجھ میں نیں کر سمج — حکایت ووکہنی تجھ آئے ہے رج (۱)
لگی پھر او کہنے کہ اے دھن سچی — سمجھ بات پخنی کہ نیں ہے کچی
کسی ہوں کہ یوبات اچھی جھوٹ اگر — تو سو گند کھاتی ہوں تجھ حسن پر
تیرے تی گیا سچ ہمن سر تی دکھ — نین پائے سکھ دیکھ بچھڑی کا مکھ
سنی جوں یو مد مالتی پھر یو بات — بچاراں سوں تجویز کر لاک دھات
اپس میں اپیں سخت حیران ہو — لگی پوچھنے پھر پریشان ہو
کہ اب چپ نہ رہ توں معماچ بول — کہ مشکل دسے گر نہ دکھلائے کھول
تب اس بات پر دھن کی جا مکھ پہ مل — کہی میں یو کرتی ہوں مشکل کو حل
ولے پوچھتی ہوں اول تجھ سوں بات — خدا کے (۲) بدل کہہ توں سچ مج سنگات
کہ تجھ سوں ہمیں جیؤ سوں ہم راز ہیں — ہور اکثر تو دسریاں سو گم راز ہیں
ہمن پر تمن لطف جوں بیش اچھے — ہمن جیؤ تمن کاج پر پیش اچھے
کوانا تمن خیر اندیش ہمیں — تمن کاج پر جیؤ سوں ہیں پیش ہمیں
یو سب سچ کتی ہوں نکو جان جھوٹ — نکیں جائے ہمنا تی یو بات پھوٹ
کہ کوئی دن تبی تجھ پہ گھڑ یک سبب — رہی تھی توں اپس میں حیران عجب
یکا یک جو تجھ سیج یک آفتاب — لجایا جھلک تجھ سپورن تی تاب
تمن دو میں اتنے میں ہو خوش قران — کیے تھے یکس یک کا خاطر نشان
تو یو بات کیا ہے سو مجھ سات بول — پچھیں وو معما بھی میں کوں گی کھول
سنی او سو لکھن نے یو بات جب — اذک تعبیہ سوں برا مان تب
کہی یوں تو اس دھات واجب نہ تھا — بڑے پن کا تیرے مناسب نہ تھا
کہ لے حیلہ مجھ پر جب اس دھات سوں — نہنی جیؤ پہ کرنی سنگی گھات توں

---

(۱) شرم ۔ (۲) واسطہ ۔

مجھ ایسی تجے جای بالی اھے   هور اتنے پہ یوں بد خیالی اھے
نہ کہہ پھر تو ایسے بچن آج تی   کہ میں پل میں جیؤ دیوں گی لاج تی
بھلی ھو بھلی توں تو لئی دور گئی   لگا بول مجھ سے پہ یوں بات کئی(۱)
یو سن بات خالا کہی پھر بچن   کہ اے پاک داسن سجاتی سو دھن
(۲) آنم پن سیں یک ڈھال موتی ھے توں   نچھل ذات میں چاند جوتی ھے توں
مگر مجھ (۳) دو تن کر توں جانی اھے   مجھ اخلاص جھوٹا پچھانی اھے
توں سمجھی ھے شاید مجھے یوں یقیں   (۴) کنک لا جو تجھ مہ کوں هوں عیب چیں
کدھیں اصل گوھر تی نا هوے خطا   نکو هوسٹوں اصل پن کا وفا
بڑی تو هوں جو توں رکھے گی تو مان   سگی میری اتنی مری بات مان
کہ ھے وعدہ تیرا جو جس یار سوں   وصال اس کوں دے هور نبھا پیار سوں
ترے (۵) کارنے او اپس خوار کر   نکل کانتی آیا ھے کس ٹھار پر
دوکھی کا(۶) بری ٹک توں دکھ بانٹ لے   اپس دل ستی کھول کر گانٹ لے
دونو مل بری ٹک یکٹ بے گمان   یکس یک کی لیؤ نشانی پچھان
سچی بات کوں چپ نہ کر جھوٹ توں   خدا واسطے مجھ تی مت روٹھ توں
یو خالا او سب بات کھنیچ میں   ادک آ کے مد مالتی پیچ میں
چھپا اس سوں دل گر چہ راضی دھری   ولے موں پہ لئی اعتراضی دھری
رھی جوں ھو باطن سیں دل باغ باغ   دیکھا تیونچ ظاھر اپس داغ داغ
کہی کیا بدل توں پڑی مجھ خیال   جھوٹی بات یک دھر لگی چپ دنبال
کہ نھن پن تی هوں سات پردیاں وجل (۷)   سنا نیں ھے یکتل پون مجھ سنچل (۸)
مرا من انگن میں اٹکتا نہیں   سورج خوب ڈک دیکھ سکتا نہیں

---

(۱) کہی ۔ (۲) خوبی ۔ (۳) کُٹنی ۔ (۴) عیب ۔ (۵) باعث ۔ (۶) بارے ۔
(۷) اوجھلی ۔ (۸) بھنک ۔

مجھے دیکھنے داغ دھرتا چندر   ستارے گنواتے ہیں مجھ بن نظر
دوجا ھور تو کیوں اچھ سکے مجھ پچھان   مرا بی لگے کس سوں کیوں کر پران
مگر جانی مجھ توں (۱) برانی سمج   جھوٹے *بول (۲) رچ اپنے منگتی ہے لیج(۳)
دیکھ اس بات تی میں اتا ھانک کر   سٹوں (۴) ابرھن تن تی سب چاک کر
لی برھم پتا †کھس انچل سر ننگی   وو بیٹھی تھی سو اوٹھ کے جانے منگی
یو دیکھی کہ دھرتی نہیں (۵) پیچ اجھوں   دکھ تی ہے چپ باؤ کی (۶) پیچ اجھوں
دھر یک ہت سوں بازو ملا ویں انچل   دوجا ھات گلہار پر سٹ چپل (۷)
کہی اے چھپی چھندکی مگری چنچل(۸)   کنا یو یکٹ مالہ کس کا ہے گل
وھیں کاڑ انگوٹھی کے سٹ دے نشان   کہی یو تری ہوی نہوئی سو پچھان
دیکھ ایسا ہے عاشق او منہر کنور   کہ رھنے کو ثابت ایس قول پر
(۹) پرت کالے ویتا گ تجھ (۱۰) پاؤں تی   پریشان ہو آپنے ٹھاؤں تی
اپس کی شہی دیکھ دکھلا کے تج   نبھانے پرت تجھ سوں دھر من میں رُج (۱۱)
تجھے ڈھونڈھتا بحر ھور بر کے کھنڈ   ادک سوستا باٹ میں دھوپ تھنڈ
سو پھرتا اندھارے اجالے منے   سپڑتا بلایاں کی (۱۲) جالے منے
سلامت ھر یک ٹھار تی چھوٹ کر   پھرا تین (۱۳) کتک ملک تی ٹوٹ کر
تلک جانی میری دسی گھات میں   پریشان یک دیو کے ھات میں
سو آس پاس تیری (۱۴) ¶پتم پا خبر   اوسس ساتھ تجھ وصل کی آس دھر

---

(۱) بیگانہ ۔ (۲) تیار کر کے ۔ (۳) لاج ، شرم ۔ (۴) لباس ۔
(۵) سر نگوں مراد از اعتراف ۔ (۶) غلط بیانی ۔ (۷) جلد ۔ (۸) نازنیں ۔
(۹) محبت ۔ (۱۰) تیرے پانے کے لیے ۔ (۱۱) غیرت (۱۲) جال ۔
(۱۳) تجھ تک ۔ (۱۴) عاشق ، پیارا ۔ ۔ * بین ۔ † بھیس ۔ (ن) چپال ۔
نانوں ۔ ¶پُتم = سراغ ۔

شجاعت سوں تس دیو کوں جیؤ سوں مار　　مری جائی کوں کاڑ کر وهانتی بھار
ملایا ہے لے آ سلامت همن　　فدا ہے اس اپکار پر جان و تن
دیا او همن دل کی انکھیاں کو سکھ　　نکالیا همن جیؤ کھٹنہار (۱) دکھ
کیا یوں او همنا پہ آبکار آج　　نه (۲) آترائی کوئی هو سکے تیرے باج
توں اب اسے سو لکھن وفا دار سوں　　نبھا پیم هور وصل دے پیار سوں
کہ سوسا ہے یوں دکھ او تیرپچ کاج　　ندیکھیا ہے کوئی کوئی سنیا نیں ہے آج
یہی بات ہے اسے سجاتی یتال　　اپن بھی توں اپنی اصالت سنبھال
*کبھی سب اوسے او پیتم بات جب　　وو بالی کی جھند بند کے رہے دهات سب
تهنڈا یوں کری گرم آس کا خیال　　که هوے نیر تی شیر کا جوں او بال
پکڑتے هیں جب چور کوں (۳) موٹ سوں　　نکل آے جیؤں سٹکے بھار اوٹ سوں
سٹیا تھا سو اگ عشق کا آفتاب　　رکھی تھی سو شر سوں چھپا من میں داب
یو جب راز کی کولتی سوں کھکور　　ستم چھیر دے پھر کے یک دم میں دور
(۴) هتوتی او جوں (۵) هت کا بارا چھوٹیا　　سو تن من میں تب سرتی دهڑکا اوٹھیا
نچهل موم باتیاں (۶) نمن استخواں　　سلگ تن کے فانوس میں رہے نہاں
سو پرتاب ادک روپ سارا هوا　　سرب سرخ تن جوں انگارا هوا
دهری جوش (۷) دهک سوں دروے کی دیگ　　سو پکنے لگیا دل کلیجے سوں بیگ
نکل بھار چلنے اوسا ساں کی بھاپ　　چلیا جل آوبل چک سوں (۸) آپس تی آپ
کیتک وقت پر جوش (۹) جروا کے سب　　کبھی کھول (۱۰) بھل پھانک سے نرم لب

---

(۱) جان فرسا ۔ (۲) احسان کا عوض ۔ (۳) پوٹلی ، اسباب ۔
(۴) دوست ۔ (۵) دوستی ۔ (۶) بتیاں ۔ (۷) آگ ۔ (۸) از خود ۔
(۹) ضبط کر کے ۔ (۱۰) برگ گل سے بھی نازک لب ۔ * کبھی دھر
آسے جیوں بتم بات جب ۔

کہ اے ماٹی کاری کری اب توں گھات — جو کاڑی مرے پاس دشمن کی بات
نکہ ساؤ آس بل گھنوری (۱) اھے — دلاں کی پھبرے اس کو چوری، اھے
چھپے چھند سوں کینا اچنبک پچھان — ادی رات کوں بھاکے (۲) جاتا ھے کہاں (۳)
سمجھتا ھے ایسی وو جادوگری — نہنا جس کا شاگرد اچھے سامری
نجانوں کہ کیا سحر کر بے نظیر — بکایک دوڑا (۴) سٹیا مجھ مندھیر
جگاکر اپس مکھ کی مشعل کی تاب — (۴) ستم چھین لیتا میٹھی مجھ تی خواب
دو چیتی ہو جب کھول دیکھی نین — ہوا تس اجالے سوں بے تاب من
وھیں عشق کی سوز لا بار بار — مرے دل کو کیتا ادک بے قرار
(۶) پرم بُھرکی (۷) بھاکر مرے بس (ن) (۸) منے — بھولا کر لیا کھینچ آپس منے
یہ مجھ دل کا دھن سینچ مجھ ھات سوں — اوسے کاڑدی سوز کی گھات سوں
گھنوری پن اس دھات حالی کیا — سرب لوٹ من تن کو خالی کیا
پڑی نیند یکایک وو جب بھول (۹) داٹ — سو ویسے سبی نھاٹیا گلا سکھ کا کاٹ
صبا ھوے یہ جوں کھول دیکھے نین — دسیانس سو یکتل بھی مجھ تن میں من
لوٹے جاکے تن من کا گینا (۱۰) سگل — بٹھی، ھو کے مفلس دیو الا نکل
ولے ان لگایا سو مشعل کی سوز — ادک ھوی پل پل کو مجھ تن میں روز
کسی دکھ یو کہنا ندیکھے روا — لگے من میں جلینچ ھو لا دوا
برہ کی ابالان (۱۱) جو ھے تن منجھار ادک جوشش سوں جیؤ کوں ھوئی کونڈبا (۱۲)
اوساساں نہ کچھ مکھ ستی بھاسکوں — نہ چک تی انجو بھار بھی لیا سکوں
یکٹ نت رھوں غم سو کر سر تلار — نہ کوئی بانٹ لیوے مرے دل کا بار

(۱) غارت گر۔ (۲) ڈال کے۔ (۳) غارت گری۔ (۴) تاخت۔ (۵) عمداً۔ (۶) محبت۔ (۷) جادو کی قسم۔ دوسرا مطلب (بوجہ لفظ بھس یہ ھے کہ میرے بھس میں محبت کی چنگاری ڈالی) (ن) بھس۔ (۸) دل۔ (۹) بھول غالب ھوگئی۔ (۱۰) مال و دولت۔ (۱۱) جوشش۔ (۱۲) انقباض۔

ٹلے دن تو ہر کیوں سہیلیاں سنگات — پڑے پن بجر(۱) سل ہو سینے پہ رات
ز راین اگن تن پہ سارے لگیں — گلاں سیج کے مجھ انگارے لگیں
چندر مجھ اوپر زہر کا ہوا باغ — دیوے ہر ستارا مرے دل پہ داغ
ادک سوز لگہ مجھ تلپنا پڑے — اوسی گھات کے باج تپ نا پڑے
نسنگ زور سوں چھٹ اوسا سانکا باؤ — دیوے جوش سوں دل کے دریا کوں تاؤ
(۲) تریاں نین کیاں تب آبلنے لگیاں — اسنڈ تن کی خشکی پہ چلنے لگیاں
ہوے سیج بھر جل سمندر ممن — پڑے تس کھڑی سخت غوطے میں من
بچاری صبا دیکھتے دوڑ آئی — یکڑ ہات ڈبتے کوں کڑکے (۳) لگائی
رین کل مکھی(۴) سنگ تو ہر آئے نا — دیکھن زرد رو دن کوں بھی بھائے نا
اچھی نس تو دوزخ تے کالی کٹھن — دسے دن تو روز قیامت کا دن
مری سر ٹلیں یوں کٹھن ماہ و سال — خدا بن کہوں کس سوں مجھ دل کا حال
نہ بولو کہ مجھ تن پو ہے پوست جم — کہ جلتے انگاریاں پہ ہے وو بھسم
ہوا سرخ رنگ زعفرانی قرار — سورج ہنس پڑے دیکھ بے اختیار
کہ ناچار اچھی روریا کے بدل — سو ہنس کھیلنا گمنا سکیاں میں سگل
جو دیکھوں تجھا تو دسے نین میں — جو بولوں بچن تو بسے بین میں
گرا چھتا تو کچھ بھی مرے ہات بس — تو اس وقت یکتل بی نا کر ابس(۵)
سو ہر کیوں وو دل چور کا کھوج پوچ — پھر اس لوٹ لیتی محبت سوں ووچ
یو سب بات کرتیچ بے اختیار — سو دھن پھر لگے رونے لگی زار زار
وہیں بیگ خالا نے جھاتی لگا — لگی پونچھنے مکھ انچل اپ بھیگا
کبھی اے سو لگھن اچھوں غم نہ کر — مل اس دکھ ہرن(۶) سوں ترا دکھ بسر
کہ آن تج تی لئی دکھ ہرن ہار ہے — برہ کی ادک تب سوں بیمار ہے

---

(۱) سخت پتھر ۔ (۲) مچھلیاں ۔ مراد ، آنسو ۔ (۳) کنارے ۔ (۴) سیاہ رو ۔
(۵) توقف ۔ (۶) دکھ دور کرنے والا ۔

چکا کر شفا بخشں امرت کا جام ‎ کُھن رنج آس تی نکال اب تمام
خوشں اس دھات معشوق سوں بات کر ‎ بولالے چلے وصل تیں ہات دھر
لے بیٹھی او سے جوں چتر سال میں ‎ دسیا یوں او عاشق کوں تس حال میں
کہ جوں صبح صادق نے دامن تی بہار ‎ نکالیا ہے خُورشید ادک تابدار
یو عاشق نے پا روشنی نین کی ‎ سٹیا دل تی دھو تیرہ‌گی رین کی
دیکھیا سوچ خورشید کو بر ھمن ‎ لگیا لک توجہ سوں سیوا کرن
وو سورج مکھی حوں درس خوشں دیکھای ‎ ادک ہونے پرسن(۱) بر ھمن پہ آی
اپس مہربانی سوں کر نین باز ‎ وو ذرے کوں کرنے بدل سرفراز
محبت سوں لی کھینچ آپس منے ‎ ڈوبائی اپس چھب کی رنگ رس منے
ہوے یک وو جوں بر ھمن ہور صنم ‎ چلی وہاں تی وو صبح سی راست دم
گیا بیچ تی شرم کا جوں نقاب ‎ ہوے بے تکلف دونو بے حجاب
جو اوتار پھل ان جوانی تی پا ‎ چھپا کر رکھی تھی جو چھاتی سوں لا
اچنبک وہی تحفہ تب بے درنگ ‎ کری پیشں ملتیچ سائیں کے سنگ
کر آن دست تس دل کی کرنے نشاں ‎ (۲) ادھر پر ادھر دھر کیا درفشاں
لبالب جو پایا سو امرت کا جام ‎ گنوایا خوشں یک گُھٹ میں تلخی تمام
کدھیں چک کو بادام ہوے دل فریب ‎ دیوے دل کو راحت کدھیں چھب کا سیب
لذت مکھ کوں پستے تی ہوئی بار بار ‎ تھنڈک جیؤ کوں دیتے تھے دانے انار
معطر کری روح چنپی کلی ‎ کلا لان رنگیں طبع کو منجلی
کدھی گت(ن) رھی سنبلستان میں ‎ پھری کد بھنور(ن) ہو گلستان میں
رہے یوں یکس یک کے یک تن میں مل ‎ جو اس یک پنی کن اچھے جل خجل
نرہ کچھ دوئی اس دونو سور میں ‎ رہے ڈوب یکس یک کے یک نور میں
خوشں یک ذات یک تن دونو مل ہوے ‎ ہور یک دھات یک بات یک دل ہوے

---

(۱) مہرباں ۔ (۲) لب پر لب ۔ (ن) جب ۔ (ن) گونت ۔ (ن) پون ۔

رکھی بھوت یکس یک دوری(۱) پہ بات   لیے لی یکس یک تی یک جیؤ کوں ہات
یکس دل کا یک لے کے دکھ درد بانٹ   دلاسے سوں کھولی یکس یک کی گانٹ
یکس حسن یک دیکھ پا ات اسس   دیویں دل کی دیدیاں کوں پھر رنگ رس
دونو کے دیے شاھدی (۲) دل یہی   (۳) اوپجنے کا دنیا میں حاصل یہی
کریں پل(ن) کی راحت پو شکراں ھزار   سٹیں وار ھر سکھ پہ دکھ لاک بار
یکس یک کو آنے سو محنت(ن) سوں دست   یکس یک کو جانے ادک جیؤ کی بست(ن)
تو دونو ہی منگتے تھے ہوے بس(۴) اگر   یکس یک کو رکھتے چھپا دل بھتر
اتھا شوق ساقی ادھر(۵) جام کا   ھر یک بوسہ خوش نقل ادک کام کا
مدن مد کا تن من میں چڑتے اثر   ادک خط سوں ھوتے چلے بے خبر
یکس یک کوں ھو باغ یوں پھول رہے   دونو جگ کوں یکبارگی بھول رہے
رہے یک ھو یوں مل یکس من میں من   (۶) نرھی بوج اپیں کوں ھور یو ہے کن
پتی کچھ وو مستی سوں ٹل گئی خبر   دونو بھی گئے جگ کوں دل تی بسر
منگیا بھی فلک پھر کے پڑنی کبل   وو معشوق کوں آزمانے بدل
جو ان جان اتناچ دکھ بے قیاس   کرے تھی اوعاشق کا دکھ سن اوداس
حکیماں جو ھیں درداں با خبر   سمجھتے ھیں دکھ دکھ میں لئی کچھ انتر
اول گرچہ تس دھن کے تن کا کنچن   کیا تھا برہ اگ میں کاڑی (۷) نمن
منگیا دیکھنے تس پہ نا کر کے بس   وفا کی کسوٹی اوپر خوب کس
یکایک دیکھو کیا سبب آ گھڑیا   کدھر کا کدھر کام مشکل پڑیا
کہ تھا یوں سریکا کا بیٹی پہ پیار   گھڑی یک نہ دیکھے تو ہوے بے قرار
اپس کن تی خالا کے جب سات گئی   نہ پھر آ کے لئی وقت آدریچ رہی

---

(۱) فراق - (۲) گواھی - (۳) پیدا ھونے والے یعنی تخلیق کا - (ن) دل -
(ن) محبت - (ن) سوں پست - (۴) مقدور - (۵) لب کے جام کا - (۶) اس کا
ھوش نہ رھا کہ میں کون ھوں اور وہ کون ہے - (۷) تنکے کی مانند -

تپیا دل تب اس کا ادک پیار سوں　　هو مشتاق بیٹی کے دیدار کوں
سکیاں مینچ کی یک سکی کوں سندر　　کبھی جاتوں بیگی بو لالیا ککر
بولانے سکی جب وو خالا کن آی　　اونے اس سہیلی کوں یک کام لای(۲)
سریکا جو عیکھی لگی اس کوں بار(۱)　　سو دسری کوں بھیجی هو ات بے قرار
بولانے کوں آئی سکی او بھی جب　　اوسے بھی اونی کام یک لائی تب
لگالگ یکس یک سوں جوں جوں پٹھای(۳)　　اونے کام اوسے وهانچ ایسا لگای
گرفتار هو پھر کو جاناسکی　　خبر هی نہیں کی لجا نا سکی
که ان جوں سریکا سوں من میت تھی　　سکیاں پر بی تس صاحب ریت(۴)تھی
سکیاں نے بھی رکھ تیونچ تس کا ادب　　لگیاں بول (۵) نا توڑ آدریچ سب
عمل پان میں کوئی مشغول رهی　　سوکوئی پھول خوشبوئی میں گھول رهی
کتیاں تو کریں خلعتاں مستعد　　طبق جوڑنے میں هو فن سوں بجد
لگیاں کوئی کندوری(۶) کی کرنے میں مار　　بنانے لگیاں جل هو کوئی آبدار
که جیسے کاج میں کاج درکار اچھے　　یو ساریاں پہ یک آن میں سرکار اچھے
سریکار کے دل کوں لگیا ات عجب　　که جن جائی سو آئی نا کیا سبب
بولا جائی کوں کوئی لاتی نہیں　　خبر کیا سو بھی پھر کے آتی نہیں
هزاراں تب اس دل میں آ وهم داٹ　　اوٹھی واں تی فی الحال دل دهر آو چاٹ
چپل پن سوں اچپل هو بجلی نمن　　چلی قہر سوں بیگ خواهر کدن
که جس وقت آیونچ تس بهان پاس　　جو دیکھی جتی کر نظر بے قیاس
اهے گرچه سب جمع واں انجمن　　ولے نین هی او شمع صاحب لکھن
تب اس کی نظر میں اندهارا پڑیا　　فلک اس لیکھیں ٹوٹ سارا پڑیا
کہی یوں که اے خواهر جان جاں　　وو مجھ نین کی روشنی هے کہاں
که لئی وقت تی دل هے مجھ بے قرار　　ٹک اس درس دکھلا کے دے مجھ ادهار

(۱) دیر۔ (۲) کام پر لگادیا (۳) بھیجی۔ (۴) حکومت۔ (۵) بات۔ (۶) طعام۔

اونے اوٹھ ادب سوں بلانے لگی ۔۔۔ اپس ٹھار پر بیسلانے لگی
کہی ٹک توں آس ٹہار پر بیٹ آ ۔۔۔ کہ لیاتی ھوں تجھ جائی کو میں بلا
کہ ہے او گست سوں چتر سال میں ۔۔۔ ادک خط سوں بازی سوں خوش حال میں
سریکا کوں لاگیا عجب کچھ یو گت ۔۔۔ جو سکیاں بن اس ھوئی کیسی گمت
چلی جب بولانے کوں آن کر خیال ۔۔۔ ھوئی پیٹ لگ ان بھی اس کی دنبال
جب آن جا چتر سال کے در اوپر ۔۔۔ کھڑی(ن) ھو دو چپتی ھو بھر کر نظر
کہی اے سوھن یہاں ترا کام کیا ۔۔۔ توں جا پھر کے لیاتی ھوں میں آس بلا
سریکا نے جب یو سنی فن کی بات ۔۔۔ کہی دل منے یہاں تو ہے کچھ بی گھات
ادک سرکشی سوں اوسے داٹ ویں ۔۔۔ دروے جلی ٹھیل دی پاٹ ویں
دیسیا یوں بھتر جا نظر جب کری ۔۔۔ ھوا چاند کوں جوں سورج مشتری
سٹ یک گل میں یک ھت اپن میں اپن ۔۔۔ دسیں سل چندر ور جوزا نمن
محل نور سوں بھر آبلتا دسے ۔۔۔ ضیا ھر مشبک تی چلتا دسے
ھوا ہے محل بلکہ سورج نمن ۔۔۔ نکل بھار آیا سو نور اس کرن
جو خورشید دھرتا ہے نور اطیف ۔۔۔ دسے نا جو ھوئی یک سحاب کثیف
فلک چار پر گرچہ دستا ہے صاف ۔۔۔ چھپانے اوسے بس کثیف یک غلاف
ولے ان کی تابش تی تھا ھو عیاں ۔۔۔ چتر سال بھر نور جوں تابداں
اوسی کوں چہ دیکھی نظر کر جو بھار(ن) ۔۔۔ سہے جیوں کہ فانوس نقش و نگار
سریکا دیکھت حال یوں دک رھی ۔۔۔ کھڑی بدہ کی سارگ نچل سک رھی
دیکھت سور مہ پاس رشکوں جلی ۔۔۔ اوبل گرم انجو چک تی شرموں گلی
ادک لیائی دل میں اوتم کُل (۱) کی لاج ۔۔۔ منگی ان کی دوری کا کرنے علاج
بچانے کوں ست جیو کوں ناڈر رتی ۔۔۔ پڑی جادو جنتی اگن پرستی (۲)

(ن) کرئی جیوں دو چنتی ۔ (۱) خاندان ۔ (۲) نیک بخت ۔
(ن) تلار ۔

سٹی هات بیٹی کی جو با نہہ پر | وو بےسد دسی نیں کچھ اس میں خبر
اہے غرق هو وصل کے آب میں | نپٹ سست ہے عشق کے خواب میں
رہے کاں ستی(۱) هور ستی پاس لاج | که هشیار بن نا جلے کچھ علاج
تب اس خواب نی او اوچانے منگی | چھپے یک هنر سوں لجانے منگی
کہی دل میں تبی لےچلوں یوں جو نیٹ | نچھوڑے تو یو مشتری اس کی پیٹ
آتم کل منے ترت رسوائی هوے | اس جگ سوں بد نام یو جائی هوے
جو دیکھی تو محراب کی بیچ ناب | رکھے هیں جو شیشاں میں بھر بھر گلاب
نکال اُس رکھیاں میں تی شیشه اوپر | گلاب اُس تی لی هت میں افسوں منتر
دوجے هت سوں بازو پکڑ هت جھڑک | بھیگائی گلاب اُس کے مکھ پر چھڑک
کیا جوں گلاب اس کے مکھ پر اثر | هوئی پل میں دمن خوش لکھن جانور
سریکا سٹی هت تلک دار پنک | اوڑی یک گھڑی میں دوا پر نسنگ
بره کا ادک دل منے تاؤ لے | چلی باؤ لی باؤ پر باؤ لے
جب ان جانور جیؤ کا هت تی گنوائے | پکڑنے لگی دیٹ کر ھاے ھاے
سریکا پہ دکھ کیں کا کیں آ کھڑیا | یو کچھ کرنے گئی لگ یتا کچھ پڑیا
کچی بدھ کا اُس کی اوتا ول پنا | دیکھایا ادک آن باول پنا
اچھے کام پر مرد عاقل گھنیر | کرے کام تجویز تی هو که تھیر
ولے جن کرے کام بے مشورت | جورے(۲) او پھرآخر کوں پچتا کے هت
جنے عاقبت خیر اندیش اچھے | اوتے مشورت کا عمل پیش اچھے

پنکھڑی هو ماکے هت تی جب اوڑی مد مالتی بعد از

وو یک شہزادہ هت سنپڑی دو کھوں * کرنے اپس فانی

زباں کھول طوطی نے شکر مقال | کہی داستاں سر تی یو حسب حال
که جوں او چنچل تھی سولکھن بشر | اوسی دھات اپروپ هوئی جانور

---

(۱) سست ۔ (۲) ملتا ہے ۔ * کرن دکھ سوں ۔

(نعریف ...التی درحالت طوطی شدن او)

دسے دیکھنے گرچہ طوطی نمن ہر یک پر میں دن تس کے کئی لک لچھن
چڑیا تھا جو دس برہ کا بے درنگ ہوا تھا فلک سا ہربا کاچ رنگ
اتھے یوں منور ہر یک پر یہ خال سٹنہار سورج کوں تاریاں سوں جال
منقش ہر یک میں کئی بھانت رنگ سٹنہار بانی کے ارزنگ پہ زنگ
سرنگ نین یاقوت سے آب دار جگا جوت مریخ تی تاب دار
برہ سات ہر دم دروے کوں کھونچہ رگت بھر سہے لعل سی لال چونچہ
کھلی تی بی جندرکی دپتی سو ذوق سہاوے گلے میں محبت کی طوق
وہ بازو سرنگ سور تی لعل تر سٹنہار نت عکس مریخ پر
بلوریں نہ یگ بل کہ الماس کے نکہاں حوں نوی چاند آکاس کے
دھری خوش جن میں فصاحت تمام سو بلبل تی پر سوز شیریں کلام
سہے کہن جواہر کا سینہ اول دسے درفشانی اوٹھے جب او بول
ہنسے بخت پر جب تو خوش گل پڑیں جو طالع پہ روے تو موتی جھڑیں
کرے سیر او جس بیابان پر سٹے خار خس کوں گلستان کر
صبا سا کرے سیر گلشن پہ جاں تو شبنم کی جاگا کرے درفشاں
کرے یاد پیو کی درس کا سبق ہر یک بن کے دفتر کا پھیرے ورق
(۱) مگٹ بھر دسیں برگ گل ہور چمن صدف ہور درج و طبق کی نمن
پراگندہ ہوے بھوں پہ موتیاں کی راس دسے دیس کوں دھرت نس کا اکاس
دسے دھوپ کی نار اگر جس رخن ہنسے سوز پر تس تو ہووے پھول بن
پڑے حسن تس جس نظر کی تلار گرفتار ہوے اسپو بے اختیار
جب اس روپ دیکھیا نظر سوں گگن ہو باول پریشاں کر اس کاج من
اپس رام کرنے بدل سر بسر پکڑنے (۲) بنکا ہو نوایا کمر

(۱) موتی - (۲) جھک کر -

سورج بچہ اس کا کوانے منگے　　سدا طمعہ تس مکھ تی کھانے منگے
جب آوے وو مشرق کے بیضے تی بہار　　منگے طعمہ یر کھولتا مکھ پسار
جو آس روپ دیکھیا نظر سوں چندر　　فلک بیچ ھالے کا نت دام دھر
جگا جوت تاریاں کے دانے بکھیر　　او حپتا اجالا کرے *جگ کی زیر
زہے مرغ زیرک نہ راکھے نظر　　بجز عین کس غیر کے دام پر
اچھے رات دن پیم کے پیے منے　　دھونڈھے پیؤ کوں اپنے ہر یک شے منے
اپس بخت یر نت اچھے روس میں　　کرے نت زباں آہ افسوس میں
سو کر قوت اپنے رگت ماس کوں　　گھٹے غم میں جم بھوک ہور پیاس سوں
نہ تل ٹھار کیں باؤ کی دھر کے گت　　کتک دن کرے تل اوپر شش جہت
ولے وصل کا کیں نہ پا کر جمن　　سکے کر نہ پر وردہ تس گل سوں من
رھیا نیں سو کوئی پات کس بن منجہار　　یو انحواں سوں نین دھوی تس کا غبار
ہو باول پکڑ ات پریشان حال　　جلی تھی جب یک ملک تی لے خیال
تلگ یک نگر کے یو شہ کا کنور　　جسے ناؤں تھا سو چندر سین کر
اپس شہر تی بہار سوں آکے بہار　　چاپا تھا وو رن بن میں کرتا شکار
قضا للہ ویسے میں آس کی نظر　　پڑی جا بکا یک وو طوطی اوپر
ادک روپ پر اس کے ہو مبتلا　　کیا شہ شکاریاں کو سگلے بلا
کہ اپنے پہ لازم سمجھ کر یو کام　　وو طوطی کوں ھر کیوں دھر و دھر کے دام
کہ مجھ جیؤ کی پنکھی سوں ہو ہم نفس　　اچھے تو سہاوے یو تن کا قفس
مبادا کدھیں ھت تی جاوے §نکل　　مرا جیؤ بھی جانو چلیا تس اگل
جب اس گھات کی شہ تلگ بات ہوے　　تمن لھو سوں فی الحال وو دھات دھوے
وگر جس ھوے یو سر انجام کام　　دیکھاؤں کر آس سر فرازی تمام
چندر سین تی جوں سنی یو بچن　　پراگندہ ہو بھوئیں پہ تاریاں نمن

---

* چک - §جنگل -

جتا دھرت پر بت روکھے رکھ تمام لگے مانڈنے تیں بھوت بھانت دام
ہر یک جنس دانے بچھائے سگل کیتک بھانت سیوہ بھی ڈالے نول
کیتک(١)سرک کاڑ اوٹ سوں دھڑچھڑیاں کریں دام سٹنے کوں چونڈیاں (٢)بڑیاں
کیتک نل پشنگیاں (٣) اوبر جوڑ ڈھاپ (٤)شلم سوں منگیں کھونچنے ان سیں جھانپ
کتے (٥)پاؤں داواں *کھونٹے ٹھار ٹھار کتے آن مکڑیاں بندے بے شمار
ہر یک تن بی رن بن کے لگ پاتے پات چلاویں سٹھاں مکر سوں دھات دھات
ولے آن سو پھاندی طرف آئی نا سو چارے پوکس جیؤ دکھلائی نا
گیا جب شکاریاں تی یو بل گزر ایں تب وہ شہزادہ نازی اوتر
بچھا نو رتن دانہ لک دھات سوں منڈیا دام زر تار کا ہات سوں
کہ تا نو رتن پر تبی دھر طلب اوتر رکھ تی پھاندی پڑی ہر سبب
(٦) برھنی جو دیکھی طلب سو تمام اپس ہت سوں مانڈیا ہے شہزادہ دام
اول تی *جوان سب جگت پر بھٹک ہوماندی جو یک رکھ پو رہی تھی اٹک
برہ کے ادک دکھ تی بیمار ہو کہی دل میں جیونے تی بیزار ہو
کہ روز ازل ہو قضا مجھ رقیب لکھیا تھا سوتے بخت میرے نصیب
دیکھیا سکھ کو یکتل جو مانند خواب جنم و ینچ حسرت کا پاڑیا عذاب
برہ کی چھوریاں تی مرے جیؤ کا تن کیا پھانچتا نت مربی نمن
ہوا جون کیتک دن کوں مجھ دل †فگار وو لیا مجھ سی گھایل پہ حرفت کا پیار
تل یک آن جاں بخش سرھم کوں پاس دکھایا زخم خوب کرنے کی آس
ستم کے سو لیموں کوں دو پھانک کر سٹیا پھر جدائی کا رس زخم پر
وو سب رس بھریا آ بندے بند منجھار لگے جیو پہ چر کے ہزاراں ہزار
نہ سہ سک او چرکیاں تی کاری عذاب گیا سب نکل جوں مرے جیؤ تی تاب

---

(١) جال ' پھندا - (٢) ترکیبیں - (٣) ایک قسم کا جال - (٤) گوند -
(٥) ایک قسم کا جال یا پھندا جسے زمین پر بچھا کر پرندے پکڑتے ھیں -
(٦) فراق کی ماری *آنے - † بھانتا - ‡ دادکار -

وو یوں بھول کا بھول پر دھم(۱) کیا — جو مجھ تی وو مرھم کون پھر گم تیا
رھنا کیوں پکڑ اب مرا دل قرار — کہ ھر دکھ پہ درداں بسے کئی ھزار
دھروں کاں اب آرام کی میں ھوس — تلپنی جو نیں آئی مجھ بھوئیں بس
جو دیکھوں تو تلتل ادک ھوے گھات — کہ بہتر ھے دھونا اتا جیؤتی ھات
ولے ھوئی اسی خوب لوگاں میں فوت — کہ بدتر ھے سب میں غریبی کی موت
وو یوں بول امید کا ھاتھ توڑ — کری ربز موتی سو تس رشتہ چھوڑ
گری رکھ تی یوں بھوین تلگ درفشاں — کہ مابین دسنے لگیا کہکشاں
سچی ھے زنانی یو رپت آ شکار — پڑے سخت ٹک دکھ تو جیؤ ھوی اودھار
او ھمت ھے مردانچ بانٹے تمام — چھوٹے جیؤ کوں گھٹ کر کریں دل کا کام
وھیں شاھزادے کی پھاندی منے — پڑی آکے یک چھپ کی ساندی(۲) منے
اپیں دوڑ شہزادہ خوشیاں سنگات — نکالیا آسے دام تی سٹ کے ھات
جڑت کاچ یک پنجرہ خوشی آن کر — چلیا شہر کوں لے آسے تس مہیں دھر
کیا جوں او اپنے وطن کوں گون — ندیکھ یک رتی چک کسی کے رخن
وھی لے کے پنجرہ سو یک کنج دھر — لگایا آسے سات جیؤ کی نظر
ھر یک جنس کے پھل پھلا لی نول — اپس ھت سوں یکیک سٹے تس اگل
ولے کچھ بی یو یک رتی کھائی نا — کسی پر بی چک(۳) جیو دکھلائی نا
نپٹ پر پھولا دکھ سوں معذور اچھی — لجاسیس بازو میں دنگ چور(۴) اچھی
اچھی تلخ جا بھول مٹھ بولنا — جھو کی طرح دی سکھ کا مرغولنا
کبھی چک صدف کھول ڈھالے گھہر — کدھیں گل فشانی کرے بخت پر
نپٹ بے وفا جان دور قمر — سو رکھ دور پر مشتری کے نظر
یو کلجوگ اوچھے کوں اب دل تی تجھ — دھر اس پانچ دن کی سو جیؤنے تی لجھ

(۱) ھجوم۔ (۲) (جال کے) خانے میں۔ (۳) بھولے سے بھی۔
(۴) رنجیدہ۔

جنم جگ کے لیا وصل کی جگ کو یاد　　ولے بھی اچھی برہ سوں نت سیاد (۱) (ن)
سچیں جن جو بیٹھے جنم تال (۲) مار　　اوسی دم او چا ناچ ہے لاک عار
دبکی آس حال شہ زادہ دل سرد ہو　　اپن بھی رہیا آس سوں ہمدرد ہو
دیا یوں اپس دل میں نیت کوں ٹھاؤں　　کہ ان کھائے بن کچھ اپن ان نہ کھاؤں
دیکھی جو اوسے غم میں ات بے قرار　　اپیں و ینچ روتا رہے زار زار
اند ک دیک تس تن میں جم سوز وتاب　　اپیں ہوئی اوسی اگ میں جل بل کباب
نپٹ جیؤ کی پروا کوں سٹ صبح وشام　　لگیا ٹالنے سخت غم میں تمام
نپٹ داٹ رہ دل پو و یسا چہ سوز　　ٹلے نس سوں جب نین تل تین روز
برھنی کا پھر دل اوچاٹیا وہیں　　ہور اس دکھ کا افسوس داٹیا وہیں
کبھی یوں وو پچتا پھر آپس میں آپ　　کہ ہے کیا جو مرتے کے سر چپ یو پاپ
گنہ کار طالع کا ہونا تباہ　　بورا ہے جو چپ کی مرے بے گناہ
برھنی نرہ سک ادھر کھول کر　　یکایک اوٹھی اس سے یوں بول کر
کہ اے بوالہوس نوجواں کیا سبب　　چھوٹیں مفت جیؤ ہار لیتا ہے اب
مرے بخت کے آکے شطرنج میں　　نظر کرکے پڑتا ہے صد رنج میں
پڑیا ہے مجے کھیل ورکار (۳) سوں　　سرب جگ سوں بازی کر نہار سوں
پیادے چلا برہ کے کرکے چھند　　مروڑیا ہے مجھ دل کی فرزیں کا بند
ادک رنج کی پیل پنداں سوں داٹ　　سو کونڈیا ہے مجہ عقل کی شہ کی باٹ
ستم کی ترنگ گھال سچ کھیل پھوڑ　　لیا لوٹ سب ہست چنتا کے جھوڑ
بساط اب سرب سکھ کا پا مال کر　　دھریا شہ کوں منصوبہ یک ڈال کر
اچھے دنگ مجھ دل کا دانا وزیر　　تردو کا رخ نا سکے آن پھیر
نہ سٹ سک رھوں فیل کے فکر پاس　　نہ دوڑا سکوں چک ترنگ بے قیاس

(ن) اچھے بل میں غمگین اچھے پل میں شاد۔ (۱) خاکستر۔ (۲) خاموش۔
(۳) غالب و شاطر۔

نه پا ٹکه خیالاں کے بیذق کوں بل — پڑوں بخت هور بد کی ضد میں کول
عری(۱) صبر کا کچھ نه مجھ کام آے — دوگن زور دے اس کا مہرا پھرائے
دسے اب که یک تل میں شه مات کر — مرا جیوهرے جیت سوں گھات کر
اگر مجھ مدد آے لے لاج(ن) آج — نه سک سی یو گئے کھیل کا کر علاج
مرے جیؤ کی بازی کی نیں جیت چکه — اپس سکھ کے جیؤ کوں ندے دکھ. بی ٹک
مرا طور تن پل میں اب جائے جل — توں منگتا کی چپ سرمه هونے بدل
خداتیں مرا چھوڑ دے اب دنبال — توں اٹھ یہاں تی جا هور دهر اپنا خیال
که میں عمر کے دن کا مریم تی چڑ — رهی تھی چوپی کا چه روزه پکڑ
وو نیت کوں تیری تی تٹنا پڑیا — کفارت دوگن پھر کے مجھ سر کھڑیا
ابد و صل کی اب دسے باج شام — تلنگ ناکروں میں یو روزه تمام
تو پھر گر خطرناک یوں پنت جوے(۲) — تو تجھ خون تی توں گنہگار هوے
برهنی نے اتینچه خوش بات کر — چوپی کا رهی پھر کے ویں روزه دهر
چندرسیں سنتیچ اس کا سبب — لگیا دل میں مطلق تماشا عجب
کیا اے خدا کی سنواری اسول — ترا کیا هے احوال سب کھول بول
نبولے گی کر مجھ سوں یوں کھول بات — یدی میں مرے جیؤ په کرتا هوں گھات
وهیں دیکھنے سینچ خنجر کو کھینچ — کیا پیٹ میں مارلیتا هوں سینچ
برهنی جو دیکھی بچن جیؤ په آئی — چندرسیں کوں بیگ سو گند بھائی
کہی اے جواں مت اپس کر هلاک — کتی هوں مجھ احوال سن درد ناک
وهیں داٹ چھاتی میں دکھ کا ابھال — گرج آه سوں جل برس بے مثال
اپس گود میں بحر قلزم بھری — جہاز آس په قصه کا چلتا کری
سرب سکھ کے سکان کا سکھ مروڑ — هنکارے سوں بره کی اوزار چھوڑ
گھنی فکر کی اڑ هوئیں سو ترنگ(۳) — چلی جائے بده سوں النگتی النگ(۴)

---

(۱) گھوڑا۔ (۲) ڈھونڈے۔ (۳) موج ۔ (۴) دیوار (موج کی) (ن) عیساچ ۔

(ن)گھنے عشق کی سخت گرد اب تی　　سنبھالی تباھی کری (۱) تاب تی
ھر یک ٹھار پاتی ھزاراں فریب　　کری سر بسر سیر سب دھر شکیب
ھوا جوں اپس حال کا سب سفر　　کھڑا کی چوپی کا(۲) دے آخر لنگر
یو تب بختور شاہ زادہ سعید　　متاع آس سفنے تی کرنے خرید
دلاسے کے لئی نقد کا پلہ تول　　اگیا دیکھنے غم کی بستیاں کوں کھول
ھر یک بست بستیاں میں پا بے بہا　　کیا چھب کے تجار پر مرحبا
دوجے کچھ دلاسے کا لانا اوسے　　ندیکھیا رتی کام آنا اوسے
ایس بیچ تس کام بر او سعید　　محبت سوں کیتا سب آس غم خرید
کیا تب کہ اے بانوے مہربان　　مجھے اب تی بندہ کر اپنا پچھان
ترے حال کی مجہ ھے شرمندگی　　کروں میں جو کچھ مجھ تی ھوئے بندگی
جو پہلے لجا تجھ وطن کوں ملاؤں　　پچھیں تجھ پیارے کوں ڈھنڈنے کوں جاؤں
سرب جگ مین زیر و زبر چوکدن　　دھونڈوں تس چلا سور نمنے نین
جو ھوئی دھرت افلاک کے بیچ تی　　نہ چک چوکنے دیؤں نظر بیچ تی
نبھا خوب خدمت کی میں ریت کوں　　ملا دیؤں ھر کیوں ترے میت کوں
جو ھوئیگی مقصود پا شادتوں　　تو اس وقت کر مجھ کوں آزادتوں
جندر سین دکھلا محبت کی ریت　　دلاسا دیا سو کری دل نچیت(۳)
اٹھیاواں تی کر نیم اس سوں سگل　　سفر کاچہ سامان کرنے بدل
عجب کچھ ھے قدرت تری اے دھنی　　دیکھاتا کبی دوست سوں دشمنی
پھر اس پر منگیا دیکھنے پیار کر　　تو اغیار کوں یک دیا یار کر
پچھانو یقیں اے سوگیانی سگل　　اوسی ھات ھے دوست دشمن کا بل
کرے او کبھی دل یگانیاں کے سخت　　کبھی اجنبی تی کھو لاتا ھے بخت

جو ھو ھمدرد شہ زادہ گیا لے شہر کوں دھن کے
ملیں لگ والدین آس سوں اتھے سوں(ن) جگ کی ویرانی

(ن) کہیں۔ (۱) کی۔ (۲) خاموشی۔ (۱) نچنت، بے فکر۔ (ن) حک۔

کہن ہار قصہ پرت ریت کا کہے یوں وفا کھول من دیت کا
چندر سین ما باپ کن تی اول منگیا یوں رضا کر ہنر یک نول
کہ منجہ آئی ہے یوں ہوس دل منجہار جو پر ملک میں کھیل آنا شکار
کہ ہے پائے بندی تی دل مبتلا کروں سیر تا جیؤ ہوے موکلا (۱)
نکر چک او نوں تس بچن کی تمیز دیے چپ رضا دھر کے خاطر عزیز
وہاں تی جندر سین تب بھار آ اپس فوج یک دھرتی چن چن بلا
نکانے کوں پردیس ادک ہو بجد کیا حکم کر سب کتیں مستعد
کتک کاڑ اپس دل تی خوش اختراع بھریا خوب سوداگری کا متاع
امولک لیا نو زتن کر تلاش بھریا بے بہا تس میں نادر قماش
طبیلے چھبیلے دریائی ترنگ لیا سات ہاتھی بی سگلے سرنگ
سپاہی سپہ بن گزندے(۲) لیا جو نے خوب سو(۳) کے چنندے لیا
کمر بستہ ہر فن میں جلد و شتاب جن ایسے لیا خادماں بے حساب
ہور اس برہنی کا لے پنجرہ نول مسافر ہوا خوش وطن تی نکل
ہنر سوں لیا بادشاہی کی بھانت دھریا عین تجار راہی(۴) کی بھانت
کہیں دیکھ سب کوئی بی یوں ٹھار ٹھار کہ یک مرد تجار ہے نام دار
کتک دن تلک باٹ چلنے لگیا یک یک ملک ڈھونڈ اس تے ٹلنے لگیا
دیکھے کوئی جو کھول اس امولک متاع نکر سک بہا چپ کرے تس وداع
جہاں ٹک گرانی جو خاطر پہ آئے او طوطی کے سنگ وقت اپنا گمائے
کتک دیس کر اس ہنر سوں سفر بہوت دھونڈ کاڑیا سہارس نگر
سمج شہر(۵) بیچ یک ادک نام دار دیا رخت تس ٹھار پر زر نگار
چلا تیں نظر شہر جانب نسنگ دھری آرسی دل کی سب غم کا زنگ
کہ ہوتے او خورشید چھب کا نہاں ہوا ہے نگر پر زحل سایہ باں

(۱) کشادہ، فراخ ۔ (۲) گزیدہ، منتخب ۔ (۳) فی صد چن کر۔ (۴) مسافر (۵) صحن

سیاھی سوں او شہر بھرپوز اچھے
خجل تس انگے شام دیجور اچھے

اوبٹ رات دن خلق تی دود آہ
جمیا تھا ھوا بیچ ابر سیاہ

ھوا تھا نہاں جگ تی سورج کا تخت
کھلے تھے ھو دن تیرہ شہر کے بخت

نگر سوز سوں ھو سیاھی ٹمن
کیا تھا سپند ھر ستارے کا تن

دلاں خلق کے تیرہ ھو رین تی
سیاھی جھڑی گل اوبل نین تی

کیا تھا نہ جگ رنگ سوں کسوت سیاہ
لگیا تھا وو کاجل جتا دود آہ

سیہ جل کو سب شہر چودھیر سوں
پھوٹی تھی پھر نین کے نیر سوں

اوپٹ گرم آساساں کا باد سموم
کیا تھا نچھل ابر آتش ھجوم

گھڑیا بن پہ محشر تی کاری عذاب
کہ یک نیزہ جوں آرھیا آفتاب

سو کا تھا ھریک بائیں(۱) کا اوٹ جل
زمیں خشک تر ھو رھی تھی سگل

اجائے تھے بن کے نہالاں رکوع
کیے تھے گلاں سب سجود وخشوع

جتی شاخ گل(۲) بر زمیں دھر ادب
گلاں بھی اتھے خاک آلودہ لب

گل چاند چہتر آپ کیا تھا خراب
سٹیا تھا سوریاپاں گل آفتاب

پڑی تھی سرنگ خوشی(۳) نظر کی علم
ڈھلی تھی پنجے کے شدیاں کی جھلم(۴)

اتھے یا سمن تی غرانیاں (۵) کی ریز
سٹے تھے جتے خار برچیاں کو تیز

یلارک جو تھی سخت تر کوم(۶) کی
نکل آب جارھی تھی ھو موم کی

دھری ڈھال ریحاں کی جھنڈی لڑک(۷)
پڑی کھل کے سنبل کی کالی سڑک

جھڑے تھے کلیاں کی سوگرزاں مسند(۸)
سوکھل عشق پنیچے کی رھی تھی کمند

گل او رنگ کی دیپک اتھی سرد جمع
بوجی گیند مخمل کی کھن دار شمع

اتھا کلگہ پیلا ھو دھر ات اوداس
کیا تھا بنفشہ کبودی لباس

کنول کی کوپی(ن) کا سو کا تھا دماغ
پڑیا تھا زمیں پر چنبے کا ایاغ

نہ تھا تاب لالہ کے رخسار میں
نچھی آب نرگس کے دیدار میں

---

(۱) باؤلی ۔ (۲) کلہ بر زمیں۔ یعنی زمیں پر جھکی ہوئی۔ (۳) یعنی گل نرگس ۔ (۴) مراد گابھ رگ ۔ (۵) مراد سلح ۔ (۶) پودے کی نوک ۔ (۷) گرپڑی تھی ۔ (۸) بہتر (ن) کلی

رہے تھے سگل برگ بیمار ہو   مکدر ہو جیؤ نے تی بے زار ہو
شکم بیچ شاخاں کے رہی حوں چھنوڑ (۱)   (۲) نہ بڈ سک کلیاں سب رہیاں تھیاں انکڑ
مگر بن کی آبستنیاں (۳) کو فلک   دیا بانجھ کاڑا (۴) سونا دیک سک (۵)
تو معذور بستہ رحم ہو سگل   گنوایا وو علت سوں سب پھول پھل
اوسی بن کی خوبی کی دھر اشتیاق   پنکھیرو بی پکڑے تھے غم سوں فراق
ہوائی ہما ہو رہیا غم سوں جم   ہوا جگتی گمنام عنقا ستم (۶)
تجا جفت چکوا ستم رات کوں   سو چکوی دھری برہ کی دھات کوں
پڑیا تھا گلا کو یلاں کا تمام   بھولیاں تھیاں سگل بلبلاں خوش کلام
لگا لے تھے سب فاختے تن کو راکھ   اوچاے تھے طاؤس رونے کی ھاک
کسنبا سٹی بہار نوری ہو دنگ   کیا سرخ رونے تی چنڑی کا رنگ
کبوتر * توئی رنج کے دھات سوں   رہے لوٹتے سدھ گنوا ہات سوں
کھڑی ٹھار کے غم سوں کستے رہیں   کتے گھیرنی سینچ بستے رہیں
کتے ہو پریشان پر تن پہ مار   لگے چرخ کھانے ہوا کی منجھار
سو ققنوس دھر سوز کی ھانک اپینچ   کھڑی ٹھار ہویں جل کے سب راکھ اپینچ
(۷) اور اوین تو جیؤ نے تی غم ناک سوں   (۸) دورائی لگی کھینچنے ناک سوں
کتے تو خرابی او نا دبک سکہ   سو ہر دیس پکڑے تھی چپ باؤ پھک (۹)
کیا تھا وطن بن میں آنحس بوم   بجاتا تھا نوبت سدا چغد، شوم
کھلے تھے سو آک ہور دھتورے کے پھول   رہے تھے ادک سینڈ کے برگ جھول

---

(۱) بچوں کے پیٹ کا عارضہ جس سے اس کا نشود و نما رک جاتا ھے ۔ (۲) نہ بڑھنے سے ۔ (۳) حاملہ ۔ (۴) گھو لوان' یعنے ایسی دوا جس سے عورت بانجھ ہو جاے (۵) مارے حسد کے ۔ (۶) از خود ' عمداً ۔ (۷) طوطے ۔ (۸) دورائی یا دُراھی ،، ناک سے دوائی کھینچنے لگے ،، اس کے معنی یہ ھیں کہ چونچ زمین پر رگڑ کر پھر اونچی کرنے لگے مراد خاک آلودگی ۔ ۔(۹) ہوا کھانے ۔آوارہ ۔* تولے

یو ہونے پہ بن رت کا باد خزاں   نخوبی کا دستا اتھا کیں نشاں
دیکھت شاہزادے نے او شہر باغ   رہیا تھا اپس ٹھار ہو داغ داغ
رہیا ہے جلگ دنگ اوسی داغ میں   تماشا تلگ یک دسیا باغ میں
سیہ پوش یک نار چندر بدن   ہلوں بن میں پھرتی ہے چمنے چمن
ولے داٹ غم سخت دلگیر ہے   لبا لب انکھیاں میں بھریا نیر ہے
جو دھرتی تھی وو لالہ رخسار دھن   ہوے ہیں گل زعفرانی نمن
سپورن تن آس کا دسے گل ہلال   نکچھ جسم باقی ہے بارے(۱) متال
ضعیفی سوں جاں چل کے جاتی دسے   لگے باؤ تو ڈلملاتی دسے
دس آوے نپٹ باؤلی سی مگر   اپس تن کی آپیں بسر جا خبر
گلستان کا دیکھ نزع رواں (۲)   دونو چشم تی کی ہے چشمے رواں
پڑیا سو دیکھت خوش گلاں پر غبار   کرے صاف انجواں سوں پھونک آہ مار
چھڑکتی رنگ آمیز خون جگر   سٹی ہر ورق سوں خوش افشان کر
جو جس گل کا دامن جو پاوے انگے   چھڑک رنگ چنری کسو نبا رنگے
او فیروزہ نازک نہالاں کے تن   رنگے جا دسے شاخ گلیاں(۳) نمن
چندر سین یو دیکھ دکھ دھن منے   پریشاں ہوا آپنے من منے
برھنی انگے کھول اپنی زباں   پوچھیا اس کو دکھلا کے نام و نشاں
پچھان آن کہی مجھ ہے مالن سندر   کہ دھرتی ہے ان ناؤں جھونا ککر
یو ہے اصل میربچ پھولاں کا باغ   یو دیکھ اس کوں ویران ہے داغ داغ
چندر سین یو بات سن بہا اوساس   بولایا او مالن کتیں اپنے پاس
ادک دھر کے تس دلبری پر نظر   کیا اے سکی کچھ سچیں کھول کر
یو کسوت سوں دستی ہے توں عین حور   سبب کیا جو تیرا ہے دل غم سوں چور
کہ یو بات عرفان تی دور اچھے   کہ ہو حور جنت وو مخمور اچھے

(۱) ہوا کی مانند ـ (۲) جان ـ (۳) مرجان ـ

که کئی توبچن نا کہے جاے اب   ولے اوچتی یک پڑیا ہے سبب
چندرسین ڈھالیا جو دُر خوش آب   ادھر کھول جھونا کہی یوں جو اب
که راجے کوں یہاں کے کنواری تھی ایک   قبیلے کوں سارے پیاری تھی ایک
نہ ماں باپ کاچ اس سوں تھانیہ کا بھاؤ   کرے سب قبیلے پہ ات جیئو سوں چاؤ
سہلیاں سگل درسنیاں تس گنوائیں   دیکھے باج تس مکھ صبا آن نہ کھائیں
یکایک گیا ہت تی جوں اوپرس (۱)   گئی زندگی کی سبوں تی ہوس
تجا ہے نت ان پان عالم تمام   ہوا ہے سکھ یک دھرتی سب پر حرام
ہرے ماتمی ہو سیہ بھیس سب   وطن کوں سمجھتے ہیں پردیس سب
گئے ہیں بسر دل تی آتش کا ناؤں   کئے ہیں سو پامال مطبخ کا ٹھاؤں
نہ بھرتے ہیں کینیاں (۲) سو بازار کس   نہ گھر چھوڑ نکلے خریدار کیں
سو کم لوگ پھرنے تی دستا ہے عین   صفادیس (۳) سو جوں که نوطاس رین (۴)
یتے دن پچھیں میں بی آج آئی بہار   سنگی دیکھنے پیس اس بن سنجہار
تلگ باغ یو دیکھ ویران میں   ہوئی پھر اپس میں پریشان میں
پڑے کیوں نہ آ اب میری بدھ پہ پھول   کھنڈیا نتی اوترتے تھے نت یہاں کے پھول
ہور اس پھول کی سیج پر ہر رین   جو کرتی تھی سکھ اس میں چندر بدن
یکایک وو چندرپے ہونے میں گھات   گئی اس کی خوبی مگر اس سنگات
بچن بول کے پھر کے رونے لگی   جگر لہو سوں موں سرتی دھونے لگی
جڑت کا او پنجرہ اپس ہت سوں آن   کیا کھول کر اس کے نام و نشان
جھپ اس کا دیکھت سانچہ سانی اونے   روشن پر بی اس کی پچھانی اونے
وہیں جا کے پنجرے پہ قربان ہو   نپٹ ہوئی تھی نرجیؤ (۶) سو باجان ہو
اد ک رنگ رس پا کے او جلبلی   خوشی کی خبر لے کے شہ گھر چلی

(۱) پارس (پتھر) (۲) متاع (۳) دن (۴) سه پہر شب (۵) کھنڈیوں سے
یعنی بے شمار (۶) بے جان -

سبک سیر ہو صبح کی باؤ تی ترت حا کے انپڑی بڑی تاؤ تی
جو تھے سب مکدر کلیاں کی نمن پھولے خوش خبر سن یو جوں پھول بن
مگر بخت کا تھا جو مسدود در یکایک کھولا غیب تی ان اوپر
وو ماں باپ ہور سب قبیلہ شتاب چلے پیش ہونے بدل بے حجاب
چندرسین سوں مل محبت سنگات درس پاے بچھڑے کا تب خوب دھات
بچھڑپن سوں دوکھ میں گئے دن رین گنوائے تھے ما باپ رو رو نین
پر اپکار سوں عذرخواہی دیکھا تواضع سوں گھر کوں چلی لے بلا
جو انپڑے سلامت سوں آگھر میں جب اپس جای (۱) کوں پھر سریکانے تب
چڑیا تھا سو او سحر سر تی اوتار کری آدمی پھر کے اول کی سار
گیا گرچہ تس ظاہری سحر اوتر ولے عشق کی کبوں اوتر جائے چھر (۲)
جنے عشق تی ہو کے مجنوں اچھے نہ اس پر اثر کوئی بی افسوں اچھے
برھنی نپٹ ہوکے باول رہی ملن پیؤ کوں اپنے او تاول رہی
گنوای ستم ہت تی برھے کی بدھ اپس تن کی آپیں گئی بھول سدھ
تجی خوش گمت کی سہیلیاں کا سنگ سٹی ان ادک ہور ھنسا راگ رنگ
ہمیشہ رہی بخت سوں مان میں گمت نت دھری پیو کے دھیان میں
رہی نیں دو جی بات پیو پیو باج اوٹھی کام تی چھوڑ لوگاں کی لاج
نکلنے میں سچ عشق کا آفتاب رھوی شرم کی کان ربن کا حجاب
چڑے تخت پر آ سلیمان جب تو کاں رہ سکے اھرمن دیو تب

صفت ہے عشق کی مے کی جو دسرا جام پینے میں
اچا سد ھوش مستی نے چھنی دھن تی تن آسانی

سچیں عشق کیا شاہ عالم اھے حیا خوار جس در انگے جم اھے

(۱) اپنی بیٹی کو (۲) زہر ۔

نڈر ہے سدا مست تس بزم کا امر ہوے جاں باز جس رزم کا
او چاوے او جس ٹھار اپنا علم دھرے روریا (۱) وہاں تی ملک عدم
برھنی جو یو مے چھپائی اتھی سمجنے نہ دی کس پہ کیں یک رتی
نظر پھر جو ویسے میں ساقی کیا رواں تس پہ جوں دور باقی کیا
سو ٹل گئی پہ بے اختیار اس خبر(۲) ہوا زار کا سب پہ جوں فاش اثر
رھنے جلوہ گر فاش مستی منیں دھرے دھیان نت مے پرستی منیں
ملا دل کوں حیرت کے عالم سنگات شکایت دھری بخت کی دیس رات
اندھارے کوں پھر او اوجالا سجھ بٹھی کنج میں گنج ہو سیج تجھ
سو تکیہ دی زانو پہ یک حال سوں دھری کر کنول پر سورج گال کوں
منور چندر پانچ(۳) دھرتی سو کف ہوئی تس سورج کو وو بیت الشرف
چڑائی مدن کی کماناں کی زہ کہ یعنی بندی سخت ابرو گرہ
دیکھن دکھ کا مکھ چک پہ چشمک دھری کہ یعنی او انجواں سوں پُر چک کری
دیکھانے محبت کا نت نو بہار درونا کری رو رگت لالہ زار
رین سکھ دیونہار دندی ہوئی برہ تی سرا خواب بندی ہوئی
گل اندام کا روپ جو مو بمو جو اس مکھ تی پایا اتھا رنگ و بو
پکڑ اس کی دوری تی آزردہ گی او دھرتا چلیا سر تی پڑ مردہ گی
سدا غم کی لے موج پر موج اوٹھی اوبالاں کی ات فوج پر فوج اوٹھی
سڑیاں سک سکانے(۴) کیاں بندآہ کون ملاوے لجا دود دل ماد کون
بکھیرے کبھیں کیس کا ڈھل نقاب چھپے نس میں تس درس کا آفتاب
فلک نے جو آ داؤ تس پر کیا حریفی سوں ات بند ششدر کیا
ندارد(۵) نہ تھی طالع پر درد میں گرفتار ہو درد کی نرد میں

(۱) مروت۔ (۲) ہوش و حواس۔ (۳) یعنی پنجے کے پانچ ناخن۔ (۴) سسکیاں
(۵) ندارد (شطرنج) جس وقت شہ دیجاتی ہے تو شہ کی رد کو ندارد کہتے ہیں

ڈھلاتی رہی چک کو پھانسیاں کی شاد — نہ پا بخت تی کچھ بی ششدر کشاد
گئی ہت کی بازی سو افسوس سوں — پھرائی جگتر(۱) تی مکھ روس سوں
نسکتی تھی رہ جو جنی باج تال — نبھاوے سکھیاں وو جو بیٹھیں تو مل
بچن ان کے دل پر اوسے بار ہوے — جو جس تی خلل ذکر دلدار ہوے
ہو باول ادک جوں پئے پر شراب — پوچھے کوئی اوسے کچھ تو دے کچھ جواب
رکھے گر چہ تس ٹھار نا جار تن — دھرے جیو کوں پن آپنے یار کن
دوجا دھیاں تس دل انگے پست اچھے — نت اپنیچہ اپیں حال میں مست اچھے
نظر میں خیالاں سوں مجلس وو آن — گاتی رہی کوئی گھڑی اپ پران
لبد میں وہی یاد کر تس بچن — اوٹھے بول یکایک سوتا جوں سپن
پھبیا تھا جویک تل کھڑی کا وو ذوق — دیوے عمر کے دکھ کے سہنے کوں شوق
گلے لاگنا یاد کر جاںلی — پڑے ھنس کے ھو سہر کی گد گلی
دھرے بانہہ اپس اپنی سینے سوں تنگ — کہ گاہار تھی وصل میں یار سنگ
چوسے لب کا اپنیچہ اپیں رنگ رس — (۲)شکر ھوئی تھی امرت تی شربت سرس
زباں سوں ھوئی اس سوں کر ھم کلام — نکالی نہ چک غیر کا مکھ تی نام
جوبن پر گرہ پیار کی بھائی تھی — کہ وو کام کی بست کام آئی تھی
لگیا تھا کر اپنا سو تس تن کو تن — اپس چھاؤں کو نا لگن دے چرن
رہیاتھا کر اوس روپ اپس چک بھتر — نہ لگنے دیوے آرسی کی نظر
ھیے میں ھتیا سو برہ بیچ تان(ن) — رھیا ھو جھجر چھید بھر سب پران
ھوا کر جھلنک(۳) اس کوں غربال کر — کرے لعل ھت ریگ سب جھال کر
دھندا جگ کا سب ریگ تی کم نہیں — لیا لعل سو تس تی پر کم نہیں
نہایت بزرگی سو دنیا کے راج — صدف ڈوب پاتا ھے موتی کے کاج
غرض بانچنا جیؤ ھے پاینچ پیؤ — بھولے پیؤ کوں تو کیا گاوے او جیؤ

---

(۱)جہاں۔ (۲) شرین ۔ (۳) سوراخ دار، مشبک ۔ (ن) بان ۔ یعنی تیر

سورج بن دھرے دن نہ مردانہ ناؤں ‌ ‌ ‌ وگر نین توھے او بھی نس کیچھ ٹھاؤں
پیا کے جو کوی غم میں پڑخار اچھے ‌ ‌ ‌ اگر خار ھے تو بی؟ گلزار اچھے
دوکھاری جو او دکھ میں دایم اتھی ‌ ‌ ‌ یکٹ پنت پر جیو سوں قایم اتھی
تس او کل تی نا کن پڑے چک اوسے ‌ ‌ ‌ اوسے منیچ تھا روز سکھ دکھ اوسے
پیا باج سنگار کام آوے نا ‌ ‌ ‌ نہ کچھ غم کے پیرایہ بن بھاے نا
بنا برہ حام تی گرم گات ‌ ‌ ‌ عرق میں اچھے غرق سر نہاے دھات
دوجے رنگ کی کسوت سوں تس بھار اچھی ‌ ‌ ‌ رگت سونچہ اپنی رنگن ھار اچھے
جہاں پنجہ سٹ دکھ ہویدا کرے ‌ ‌ ‌ شفق ہور چندر وھاں تی پیدا کرے
سدا اوٹھ رنگے جا رگت میں گھنا ‌ ‌ ‌ سرنگ تر دسے ھات تس بے حنا
کرے پان کا لب پہ دنداں سو کام ‌ ‌ ‌ انجو مکھ منجن تس ھوا صبح و شام
کرے روز گلگونہ چھرے بدل ‌ ‌ ‌ ادک رو رگت خاک کرخوں سوں حل
مسی طرح دے اب لبد نت کری ‌ ‌ ‌ نپٹ پاڑ نیلی و نیلوفری
نہ پر کم(۱) رھنے نین سوکیاں بدل ‌ ‌ ‌ ڈھلاوے سو پتلیاں کی سیاھی نچھل
ہوئی خارخس سر میں بھانے کے پھول ‌ ‌ ‌ عبیراس گل اندام کو بھوئیں کی دھول
رکھیا تس دم سرد پنکھے کوں داب ‌ ‌ ‌ تھنڈی ناتوانی کی خوئے تس گلاب
سہاگ اپنے پیؤ کوں دیکھانے سچا ‌ ‌ ‌ لٹالٹ پٹیاں کا کرے گل لچا (۲)
ہوئی زلف تس پگ لگ آپیچ کھا ‌ ‌ ‌ او دیوانگی میں سو زنجیر پا
ھوا گم سو بھی ھات لگ او پرس ‌ ‌ ‌ چورے ھات افسوس کھا جو مگس
دکھانے کوں پیؤ ھات لگنے سرنگ ‌ ‌ ‌ سو پیلی ھوی پان تی برہ سنگ
(۳)سوے میں بلایاں کی شنپڑا کے تن ‌ ‌ ‌ کرے دل کوں ٹکرے سوپاری نمن
زمانے تی ات تلخ جوں کات(۴) اچھے ‌ ‌ ‌ سو ھو چونہ جل عشق کے سات اچھے
نہ کام آے تس جال کر بولنا ‌ ‌ ‌ نہ سکھ دے ٹھنڈے نیر میں گھولنا

---

(۱) محروم ۔ (۲) سہاگ لچھا ۔ (۳) سروتا ۔ (۴) کتھا ۔

نہ کوئی یک علاج اس کوں صحت کرے دو گن درد کوں پھر نصیحت کرے

کئی تھی سو او کچھ بی اول بچن سنے پر سہلیاں کا ابھرتا تھا من

وو سب هات تی طرح دیتی چلی (۱) چوہی کی چپی دل تی لیتی چلی

اول عشق میں سعی خاصہ اچھے ہور آخر چو پی تس خلاصہ اچھے

ہوئی دکھ سوں خویشاں کے من لا علاج خصوصاً برادر چندر سین راج

اپس پر دوا ان یو لازم کیا تردد میں اس دل کوں عازم کیا

یو دنیاں میں جن کوئی پر اوپکار (۲) اچھے خدا ناؤں اس کا رکھن ہار اچھے

چندر شہ دھن کے کہہ ما باپ سوں منہر پہ راضی کر

منگیا جا سور بل جانب تی پانے مطلب جانی

رتن نیہ کرے* راس دھرتا سو اصل لکھن ہار ادک درفشانی کی فضل

وو چن چن ملا نظم کے نگ پہ جوڑ ورق کے طبق میں چلیا ‡ آ کے چھوڑ

کہ جانیا ہے اس فن کا خوش جوہری سو (۳) یو جگ بن اس کوں نہ ہوی مشتری

اتا یو سخن داں ہو خاطر میں لیاؤ چندر سین کی شرط یاری نبھاؤ

دھرم راج کیاں رہ چندر سین دھور (۴) جو کوئی دن تواضع لیا بالضرور

نتھا پن گھڑی یک نچیت آن متیم کہ کرنے منگیا تھا سفر یک عظیم

کہ مد مالتی میں برہ کی اگن سلگتی دسے اس کو دن دن کٹھن

وهیں دل میں اپنے پکڑات او چاٹ یکٹ ہو وفا کی منگیا چلنے باٹ

تب آ اس سو لکھن کے ما باپ سنگ کہیا یوں سو خلوت میں ہو بے درنگ

کہ ارباب فن باغبان ازل یو خوش باغ عالم کیا بے بدل

جو اس سب میں یک رکھ دکھایا بے مثال * اٹھا تیچہ بالی کا بالا نہال

(ن) ندیکھے لگوں پن جو بن کا بہار خزاں عشق کا کرسٹیا خوار زار

---

(۱) بلا ارادہ، یو نہیں - (۲) کسی پر احسان (۳) جوہر شناس - (۴) بہادر

* سینۂ گنج - ‡ رکھ کے - * وو تھا بیچ - (ن) ندیکھے تلک پل -

برہ کا زوال اس پہ کاری ہوا — دندی جیؤ گھٹن ہار بھاری ہوا
اگر وصل کا جل نپاوے اتال — رہنا تازگی زندگی کی محال
تو اب اس تردد کو جاتا ہوں میں — ابھال آس کے سائیں کا لیاتا ہوں میں
تم اس کام پر دل کوں راضی دھرو — سزاوار یو کاج بیگی کرو
چندر سین بولیا سو معقول بات — رہی نقش ہو دل اوپر خوب دھات
دونو مل پسند کر ہر یک بین کوں — لگی بولنے یوں چندر سین کوں
سمجھ سچ کہ توں تس سگا بھائی ہے — تری ما سو اس جائی کی مائی ہے
تو آپیں جو جاتا ہے دھنڈنے بدل — تو لے جا خبر سو ربل کیان اول
کہ وانتیچ اس درد کا ہے اوگم — سمجھ کر نہ کرنا ہے سر چشمہ گم
اپس ٹھار اس بات کا تہ دیے — اول وانچ جانا مقرر کیے
ولے سوربل کی طرف تیج جب — یو مدمالتی سر گھڑیا تھا سبب
پڑیا تھا دونو دھیر کاری خلاف — نکرتے تھے کینے سوں چک دل کوں صاف
اپیں جل اپس دل میں پکتے اتھے — یکس یک پہ تقصیر رکھتے اتھے
سو مدمالتی کی نت افسوس سوں — اینوں ناؤں لیتے نہ تھے روس سوں
اینوں کوں جو مدمالتی پھر ملے — کپٹ کے سبب کے بچن تب ٹلے
منگی ان کی پھر تو تلافی کرن — سو دھو میل کوں دل کی صافی کرن
محبت کا نامہ لکھانے منگی — چندر سین کے سنگ پٹھانے منگی

لکھا لے نامہ کوں یاں تی گیا منہر کوں دھنڈنے واں
ملیں پر آن سو وانچہ آیا کنور ہو امر ربانی

پرت کی عبارت کا شیریں قلم — کرے یوں محبت کا نامہ رقم
مہا رس نگر کا شہ نام دار — چندر سین سوں خوب یوں بد بچار
بلا بھیج در حال دانا دبیر — لکھایا خوش یک نامہ بے نظیر
کہ اے توں ہے برج محبت کا سور — کہ ہے مہ کوں اخلاص کے تجھ تی نور

سعادت اچھے کیوں نہ تجھ در او پر   کہ دھرتا ہے توں مشتری کی نظر
شجاعت کا جس صف پہ تجھ کام اچھے   تو بہرام (۱) تجھ کھرگ کا رام اچھے
سٹیا یوں نحوست کے دفتر کوں پھاڑ   چھپا جا زحل سات پردیاں کی آڑ
تری بدھ کی پرتو تی بدھ پاے گیان   ہوی زہرہ تجھ بزم تی گن ندھان
ترا یاد سب روح کوں جیوں شراب   دیوے سر خوشی سوں ادک آب و تاب
جگا جوت تجھ سہر کا بن رتن   رکھے دل میں تعویذ کر جن جتن
نہ ہیکل چندر کا بی تس سر اچھے   سورج کے انبرچی تی بھی ور اچھے
فلک کے عجب آہ الٹھے ہیں کام   دوی پاڑنی بک دلاں بھی تمام
او ظالم کالیوں نانوں تو روس آے   کتی بات بھی کھول افسوس آے
کہ تجھ آب اخلاص تی باغ جان   اٹھا تازگی پا جنم جگ جوان
رگے رگ میں خوش روح نمنے سرس   جھاگ دین هارا اتھا رنگ رس
روما روم (۲) کا سبز اس تن پہ سب   تلگ لسلساتا (۳) اتھا پا طرب
طبیعت کی بھی پھول باڑی تمام   پھولی تھی خیالاں کے گل سوں مدام
ادیکھا فلک جوں بجھانے لگیا   ہو پرداغ سب رشک کھانے لگا
نچل سک ادک ھٹ سوں اس ڈھیٹ نے   ھمارے پو آیا سو چھل پیٹنے
یکایک پٹھا یوں ستم کا زوال   دونو دھر کی خوبی کیا پاے مال
گیا چشمہ اخلاص کا سکھ آدھر   رھیا بن بھی راحت کا جل بل ادھر
یقیں جان اے پرت کے پیشوا   جیے کچھ ھونہارا اتھا سو ھوا
سمجنے کوں شاید محبت کی قدر   کیا آزمانے زمانے نے غدر
رکھے باج کر چاک کڑوائی یاد   لگے نا مٹھائی کا مکھ میں سواد
برہ میں دسے وصل کا حظ تمام   گھڑے غم تو معلوم ھوے سکھ کے کام
نکلتی ھے کاڑی جو نا بات سوں   مٹھائی کوں سٹنا ھے کیا ھات سوں

(۱) مریخ (ترک فلک) ۔ (۲) بال بال (۳) سرسبز ۔

نہ اچھتی ہے بدھ[۱] دل گنوائے کے ہات کئے پر سو بے سدھ کے رکھنا نہ بات
کیتا ہوئیں اتا حق کے شاکر ہمیں گیا تھا سو دل پائے او پھر ہمن
تمن پر ہے یو شرط اخلاص اب یو سب بات کا مقصد خاص اب
ہمن جیؤ زمانے تی ہونے میں سرد تمن دل کا آئینہ پکڑیا تھا گرد
وفا کی تو مصقل سوں اب بے[۲] خلاف کرو دل کا آئینہ یوں زنگ تی صاف
کہ تا پھر کے اخلاص کا مکھ دسے عزیزاں کی انکھیاں میں ات سکھ دسے
تمہیں گراو منہر کی او پکارتے جو گردن اوچا نا سکے بھارے
ہمن تیں بھی ہوے گرچہ فرماں اتال کہ پھیڑیں گے اپکاردے دھن و مال
خصوصاً چندرسین شہ زادہ اب ہوا جس تی یو پھر خوشی کا سبب
توٹیا سو ہمن رشتۂ جاں مگر کیا آن پیوند سو سر بسر
اونے عین آیا ہے تمنا چ پاس ملو اُس سوں تعظیم دھر بے قیاس
ہمن گنج کا گنج اُس کی چھاتی اہے زباں تس ہمن پرت پاتی اہے
زباں سوں کرے او سو گوھر فشاں دھرو کر سر انجام خاطر نشاں
کہ ہے ہونہار اُس تی گم نام بیر سو اُس صلح اندیشں تی کار خیر
الٰہی یو اخلاص دایم اچھو ہمیشہ تمن پیار قایم اچھو
ہوا مستعد نامہ جوں سر بسر لکھوٹا (۱) کر اُس مہر کی مہر کر
بولا خوب شاطر کی یک ھت دیا ہور اس شاہ زادے کی نسبت کیا !
ضروری چندرسین سامان لے ضرار (۲) اچ چلنے کو دیکھا ولے
اتھی دور مقصد کی منزل جلگ چلیا کونچ پر کونچ کوئی دن تلگ
سو کنچن نگر کے جو آیا انگے او ناسے سوں قاصد پٹھا یا انگے
دیا نامہ قاصد جو آ شاہ پاس او پڑ دیکھتے ذوق پا بے قیاس
لگا سور بل نامہ اپ نین کوں اپے جا کے لایا چندرسین کوں

(۱) لاک لگا کر (۲) جریدہ ۔

ادک لے کے اخلاص سوں دل کوں ہات — ہوا آس کی تعظیم میں دھات دھات
کوا کر جو آن آس سلکھن کا بھائی — سو ما باپ کوں تس کہے باپ مائی
اینوں بھی اوسے جان فرزند تمن — بہوت پیار کرنے لگے مرد و زن
کہ مدمالتی کے کوبل وقت پر — سو دکھ باٹ لے کام آیا ککر
کاوندی (۱) اچھے اس کی آپکار تی — سو گردن اوچا نا سکے بھارتی
پھر آئی سو اودھن ہو اگرچہ سکھ — بسیا پن وو منہر کے جانے تی دکھ
کہ جس وقت عاشق کی ہت تی گگن — لیا چھین کر جیو تی پیارا سودھن
اوسی وقت مفلس ہو سو دھرھن پسا (۲) — لیا سرتی ہو باؤلا او دیسا (۳)
نپت ہو کے مجذوب کے بھیس میں — بھکیا (۴) خوار کر اپسیں پردیس میں
گنوایا سو دھنڈنے بدل ہت تی دھن — کریا تل اوپر سب زمین و زمن
کتیں دھن دھن اپسیں گیا آپ بھول — نہیں کچھ رہیا آدمی کا اصول (۵)
گیا بھول ہر آشنا کے نشاں — سکے نا اوسے کوئی بھی بیگی پچھان
نرھی بوج یاں لگ بی خوب آس اوپر — کہ کاں آ کھڑیا ہوں چلیا ہوں کدھر
کتے دن اوسی حال میں گیے گزر — ہوئی واں تی تس پر خدا کی نظر

رسیدن منہر بشہر سوربل

کدھر کا کدھر تھا سو بے اختیار — پڑیا آکے کنچن نگر کے منجھار
ولے یوں سمجھ کچھ نہ تھا یک رتی — کہ ہے اصل یو شہر چنپا وتی
ہو دیوانہ چپ گشت کرتا چلے — رھی عمر کے دن سو بھرتا چلے
جتی بات تی بے تکلف اچھے — اوسی دھن کا نس دن تاسف اچھے
چلیا تھا جو یک دن دھر اپنا خیال — لگے تھے سو اس سات طفلاں دنبال
تماشے کو یوں جگ کیا تھا ھجوم — کہ جوں چاند کی آس پاسی نجوم

(۱) کنوڈی ، زیر بار منت ۔ (۲) خیال (۳) کرب مسافرت (۴) آوارہ ہو
(۵) اطوار ۔

تلنگ شہ کے خادم اودھر سوں نکل   چلیا تھا سو یک کام کرنے بدل
اونے بھی جو دیکھا سو آغل سنجہار   پچھان اس کوں تجویز کر بے شمار
شتابی سوں پھر وانچتی دوڑ کر   جب آیا نکل شہ کوں دینے خبر
تلنگ شاہ ہور شہ کی رانی سجات   چندر سین سوں مل یو کرتے تھے بات
کہ یا رب ہمیں کیا تُہی کر سبب   سو کیوں دھونڈ کاڑیں یو منہرکوں اب
سو ویسے میں خادم او آیا وھیں   خبر عین منہر کی لایا وھیں
خبر یو خوشی کی سنی سب وو جب   کیے خوش ہو شکرانہ یک بار سب
چندر سین ہور سوربل نام دار   پچھان اس کوں ایانے چلے گھر تی بہار
شتابی سوں انپڑے سو خوبی پچھان   دئے دھن پسانی(۱) کوں دھن کا نشان
(۲)پسا دار نے جو سنیا دھن کا ناؤں   پسا چھوا نیو سنگ چلیا پڑکے پاؤں
لے آ گھر میں حمام کے بیچ پٹھا   پنا خوب کسوت سرب تن دھولا
یو لا بھیج اپنی مجالس میں تب   خوشی کی خبر تھی سو کئی کھول سب
کنور اوٹھ چندر سین کوں بے درنگ   کیا پائے بوسی اپس نین سنگ
انوں بھی بجا لیا محبت کی ریت   پریشان دل کوں رھیا کرنچیت
دھری شاخ ادک شادمانی کی بار   ہوی آس کی پھل کے امیدوار
برہ کی ابھالاں لگے پھانکنے   ہوا وصل کا سور اپیں جھانکنے
اپس تن کی کسوت میں مانیں(۳)سکیا   ادک عیش دل میں سمانیں سکیا
سنگیا سوربل ہو کے تب کامیاب   او نامے کا نامہ پٹھانے جواب

جواب نامہ لکھ بھیجا چندر سین سات شہ انگے
قبیلے لے کرن نکلیا سورج یل کاج شاہانی

سخن سنج خوش بات کے چھند کا   لکھے یو بچن یوں پرت بند کا
ہوا سب تی بےفکر جوں سوربل   بولا کر سو منشی کوں اپنے اگل

(۱) دھن کے خیال میں مست ۔ (۲) خیال دار ۔ (۳) سما نہ سکا ۔

کیا تس انگے من کے مقصود کھول — لکھایا عزیزی کے نامے کے بول
سو رنگیں ورق ہت گلستاں کیا — جتا لالہ بن سنبلستاں کیا
سہانے لکیا خط سوں خوش نامہ یوں — (۱) الک کی ڈھلک دھن کے گلاں پو جوں
مسلسل ہر یک حرف سوں سلسلہ — عزیزی کا بندنے دھریا مشغلہ
یکس یک تی یک حلقہ محکم رکھیا — زمانے کی جنبش تی بے غم رکھیا
گگن گرھتی ہو کرے بھر کے کھوڑ(۲) — سکے نا یہ زنجیر کس بل سوں توڑ
برھنے جو مجنوں ہیں ات تاؤ لے — جو ہوبں قید تس تی او من باؤ لے
سکندر کے در پن کا نامے پہ ھم (۳) — بچن صاف ہر یک دسے جام جم
کیا درج حب سب قاصد جنگے — رھیں کھول پڑھنے اگیا شہ انگے
کہ اے راج توں سور کا سایہ ہاں — تری چھاؤں تل ہے زمین و زماں
ہوا تیزی درگاہ کی دھر ھما — شرف بخشش عالم پہ نت ہو رہا
شجاعت کی تجھ ہت نے لیتا ہے سیند(۴) — اٹل جس کی جوگن سوں گھم کا گیند
کسے تجھ سوں بازی کی او سان اچھے — *ترے دھاک تی دھرت میدان اچھے
سمجھ میں توں جوں بحر عمان ہے — مروت منے ابر نیسان ہے
برسنے پو آوے کرم کا تو میغ — دیوے فیض ہر شے پہ ات بے دریغ
مسیحا کا شاگرد ہے تونچ آج — جو تجھ پاس ہے درد جاں کا علاج
جو سہواً ہمیں جاں‡ کو کرنا گوار — لیے تھے ادک رنج کا دل پہ بار
ہوا رنج او دل گھٹن ہار درد — کریا سخت گرمی سوں منجہ دل کوں سرد
ھلا کی سوں جھکنے میں جم جیؤ پڑیا — جنم جگ سوں پرھیز سکھ کا گوڑیا
اسی لا دوا درد کا دھر کے بیم — رھیا چھپ کے جگ تی دھنتر(ن) حکیم
سدا اوٹھ کے گھٹ گھٹ کے یو جیؤ کا گھٹ — ہوا تھا سو کاڑی تی کم کس نپٹ
بحمد للہ تھے منجہ بڑے بخت آج — جو کرنے منگیا توں یو دکھ کا علاج

(۱) زلف (۲) خلل (۳) رشک ۔ (۴) *تری چال انگے ‡ چاک کر (ن) دھشتر

سمجھ خوب امرت گھڑی کر کرم — کیا اسم اعظم کا نامہ رقم
انپڑے رکھ انکھیاں پہ کھولیا سو جوں — حروف ہور معانی ڈسنے مجھ کوں یوں
کہ ہر حرف دھرتا ہے ظلمات دھات — معانی سو تس بیچ آب حیات
شفا بخش خوش جام ہر یک بچن — ہوا جیؤ کوں صحت پہے پر کرن(۱)
یو جب جزرجان بوج بھو ماں دھر(۲) — بندیا جیؤ کے گل میں حو تعویز کر
کہ جس وقت طالع پہ منج آ قراں — پڑیا تھا جو آ دکھ پہ دکھ بے گماں
یو تعویز انپڑ پیچہ میں یک گیا — دوجا دکھ جو ویسا چہ باقی رہیا
اوسی اسم اعظم کوں بندتیچ گل — گیا او بی دکھ فیض تی تس نکل
اتا ہے یہی ریت اخلاص کی — ہور اصلی غرض مطلب خاص کی
ہمن ہور تمہیں یک ہو دکھ سب بھریں — ہور آس شکر کی سبز بانی کریں
یکا یک خلافاں سے *پدراں(۳) سوں چھوٹ — گیا ہے محبت کا سر رشتہ ٹوٹ
عزیزی سوں او رشتہ ساندیں ہمیں — گرہ نرم ریشم تی باندیں ہمیں
تمن جائی جوں ہے ادک جیؤتی جم — ہمن وو نچہ منہر ھی پیلاچ دم
جدائی سوں ان کوں ملانا بھلا — دل و جاں کوں یک کر دیکھانا بھلا
ملیں جب جو یو زہرہ و مشتری — کریں جگ میں سب سعدیت برتری
نہیں جگ میں اس تھی بڑا کار خیر — کریں آؤ اس پنت میں بیگ سیر
الہی عزیزاں کا دل شاد اچھو — بدھاوے سوں جم جم گھر آباد اچھو
محبت کا جوں درج ارباب فن — بھریا جوں خوش اخلاص کے چن رتن
وہیں ہات دھر سوربل نامور — لکھوٹا کر اس مہر کا قفل دھر
چندر سین تیں جان مرد امیں — حوالہ کیا درج او بالیقیں
اول باٹ لا اس کوں تعظیم سنگ — اپے بھی ہوا مستعد بے درنگ
سرب کوٹ ہور خیل خانہ بولا — ترنگ ہور حشم کا سرب دل ملا

(۱) کان - (۲) زیادہ عزت - (۳) تہہ - * پردیاں -

روانه شدن سوربل معه منہر برائے شادی به سہارس نگر

بڑے کاج کا ساز سامان کر   سہارس نگر کی چلے باٹ دھر
سو کر کونچ کرتے تھے جاں جاں مقام   دیتے واں بھی یک یک مزیاتی تمام
چلے باٹ اس دھار کرتے انند   سٹے ڈھول یک دھرتے سب دل کے بند
تلگ جا چندرسین انپڑیا اگل   دیا غم زدہ ماس مردہ سگل
دوکھی من کے بن میں جو چپ دھر جو ینچ   سدا پھرتی تھی خیالاں کے بیچ
یو برسیا سولیا خوش خبر کا ابھال   طلب کی بکل روب(۱) کہتے نہال
خوشی کیچھ دن دھن اوپر عین تھے   جونت وصل کی رین پر نین تھے
تلگ شاطراں دوڑ ویسے میں آئے   خبر خوش اوسمدیاں کے آنے کی لائے
کٹک رچ(۲) دھر مراج گردن فراز   کنا مان دینے ابھی پیشواز
یکس یک سوں حوں سب عزیزاں ملے   ادک ٹھٹ باجے سوں گھر لے چلے
چرن مان کے جاں او دھرنے منگے   سٹیں ماٹے انداز مخمل انگے
اٹکتے جو جاں جاں چلیں بار بار   کریں ہر قدم سر سوں گوہر نثار
بولالیا اوسی دھات(ن) تیں یوں تمام   فرح بخش ان کو دیے خوش مقام
یکس یک تی خوش مان و تعظیم پائے   دونو دھیر تب میزبانی گنائے(۳)

گنای میزبانی خوش دونو مل شہ ہمی ہم سوں
جہائے راگ رنگ نس دن کھلائے نعمت الوانی

دل افروز شیریں سخن پاستان   کہا ہے فرح بخش یو داستان
ہوئے جو دونو شاہ سکھ سوں دوگن   منجھم تی پاکر مبارک سگن
شکر شکر کی بانٹ دونو بھی شاہ   بجا شادیانے دیے بارگاہ

تعریف ارایش محفل شادی منہر

ہنرمند ہر کام کے سب بولائے   جسے جو سمجنا سو وے شغل لائے

---

(۱) انکوا - (۲) آراستہ کرکے - (۳) عمل میں لائے - (۴) نادر - (ن) جاؤ سوں۔

سجیے جوترے ہور چمن چہ بچے بندے کنگڑاں سج کے منڈ وے رچے
رنگارنگ منڈواں ہویاں سرفراز فلک پر کرے چوب کی دھلیز ناز
دس آوے نول یوں کماناں کے خم جو ہو رشک ابروے خوباں کے جم
بجتر(۱) چتاری(۲) چتر(۳) چین کے دکھاویں سو چنداں جگت تین کے
ہر یک نقش بند تی چلے زر نگار ہر یک جا دیکھانے لگے نو بہار
کھلاتے چلے گل عذاراں کے بن بھرانے لگے عشق کی انجمن
کریں جس انگے چرخ عالی کوں یاد زحل کوں جلاے دکھا کر سواد (۴)
گھٹیا صندلی رنگ تی مشتری کہی رہ سپورن(۵) تی شابی(۶) ہری
دھریا رنگ مانک(۷) تھی مریخ تاب ہوا آپ زر حل دیکھت آفتاب
سٹیا خوش سفیدی نے زہرا پہ گرد کیا رد عطارد (۸) کتس لا جو رد
زھے نقش بنداں ہیں نازک خیال لکھن ہار باریک جل پر مثال (۹)
دھریں سو مگر غازۂ مو قلم بھرے تھے مگر تس میں عیسیٰ کا دم
کہ جیے نقش لکھتے اتھے تس کے سات لگے یوں کہ جوں اوٹھ کے کرتے ہیں بات
محالاں جتے جب منقش ہوے سنور رنگا رنگ دل کش ہوے

تعریف فرش وغیرہ

فراشاں کئی واں تی صدراں کے ساز گلستاں دیکھانے لگے دل نواز
شفق سان سرنگا(۱۰) طواسیاں(۱۱) بچھاے مرصع کی صدراں فلک کو ہراے
سڑے جا بجا کئی قاشاں کے قد(۱۲) رکھی لوڑ (۱۳) بالشت وتکیے نمد

---

(۱) نادر۔ (۲) نقاش۔ (۳) ہوشیار۔ (۴) سیاہی۔ (زحل کی نسبت سے) (۵) کہتے ہیں کہ زمرد کی پیدائش چاند کے اثر سے ہوتی ہے اس بنا پر یہ تشبیہ دی گئی ہے۔ (۶) علامت۔ (۷) لعل۔ (۸) عطارد کو لاجوردی رنگ سے نسبت دیجاتی ہے۔ (۹) تصویر۔ (۱۰) سرخ۔ (۱۱) قالین۔ (۱۲) مراد، ستون (۱۳) گاؤ تکیہ۔

(۱)جھلم دار اسپانگیریاں سو جم ‏ کرن کا سورج لاف کرتا ہے گم
گگن عود سوزاں کی دیکھت جھجر(۲) ‏ کرے جھبد ہر دم کابجے اوپر
دیکھت شمع کافوریاں تاب دار ‏ ستارا ہوا قطب کا بے قرار
دسیں کہکشاں ہر محافے کی لڑ ‏ قندیلاں کے جھوکے ثریا تی چڑ
ہویاں مشعلاں ہور ہلا لاں نول ‏ رین کوں سو سورج کی نعم البدل
جوتھے طاق خوباں کے ابرو نمن ‏ رکھے شیشہ واں مد بھرے جوں نین
کلاں حوض خانیاں کے چودھیر سوں ‏ او بلتیاں رکھے پاک پھل نیر سوں
(۳)زوادو چوا کالوین (۴) بیچ کیچ ‏ اتھے سنگ عنبر کے سب تس کے بیچ
بچھائے تھے چمنان پہ نت پھول پاک ‏ ہوی خاص راندھا(۵) ہو پرورده خاک
چونے ٹھار(۶) جند ناچہ جھا ناگیا ‏ شنق لال ماٹی کی جا گا لیا
دیے زیب مجلس کوں جب ہر طرف ‏ بٹھا خلق آ جڑ اوتر(۷) صف بصف
منور مجالس دیکھت تاب دار ‏ ستارے اپے موں کا پانی اتار
سبوں کن عمل پان خوش ہوے رنگ ‏ پیا ہے روانہ اچھے بے درنگ
نظارے پہ ہوئے نظر آب دار ‏ بھرے جام خورشید سے تاب دار
حریفاں کوں او دمبدم ہوش دے ‏ چھپے عشق کوں دل کے پھر جوش دے
طرب بخش مطرب سیٹھی تان اوچائیں ‏ سوگیانی بجا گیاں ہور گن سوں گائیں
یتا کچھ بلندی دھری خوش سبد ‏ دیکھیں پھاڑ پردے کوں زھرا لبد(۸)
چتر نازنی(ن) ناز میں چھند باز ‏ جوتھیاں لاک خوبی سوں عاشق نواز
اگر چہ اچھی پد منیاں ذات کیاں ‏ پون پر ہے پن شہپریاں دھات کیاں
دسیں سرو صنعت کے بن کیاں نول ‏ ولے کچھ عجب ان کو اوتار(۹) پھل
لٹک تیاں چلیاں چھب کی جب جاؤں ‏ خمیں قد جو بن بار کے تاؤ(۱۰) سوں

---

(۱) جھالر۔ (۲) سوراخ۔ (۳) ایک قسم کی خوشبو۔ (۴) چشمے، نہربن۔ (۵) عنبر کی ایک قسم۔ (۶) چونے کی بجائے۔ (۷) اوپر نیچے۔ (۸) زھرہ چھہر۔ (لبد لب) (۹) نادر۔ (۱۰) جوش۔ (ن) نازنین پاتراں۔

لبد سحر کا حقه لبدان‌هار (۱) — سبد بده‌کون افسون سون لے جان هار
هریک چھب میں دھرتیاں هزاراں سون زیب — هر یک فن میں کرتیاں هزاراں فریب
وو کس کاس ٹھاریاں رهیاں چین بند — دیکھانے ارت بھاؤسوں چھب کے چھند
بجا سر منڈل هور پکھاوج کوں تھاپ — گویے اوٹھے تال دھر چپ الاپ
لگی ناچنے آ جو هر گن بھری — اپس فن میں آڑتی دسے جوں پری
کیاں یوں میٹھا راگ رنگ رس بھریا — بسر سدھ سبک سیر چندر هریا
فلک چرخ کھانے کی گت بھل گیا — سورج کے جھرباں کا بھتا جل رهیا
پون کا ترنگ هو رهیا کھنه لنگ — هوا کند تر تیز اگن کا فرنگ
ها خوش سبد سن ملاشاه پر — هوا پرتی اوتریا لبد بھویں اوپر
هر یک چلبلی پگ کوں بند بردزنگ (۲) — هولکتی تھی لڑنے پریاں سوں یکنگ (۳)
سوسب شهیاں اپرن کی یک هانک سوں — هوا پرتی جل پر پڑیں دھاک سوں
دهریاں رت کی تیزی جو اومن هرن — منگیاں تخت پر مه کے دھرنے چرن
ڈھلک هور سلک کے دکھا پیچ و تاب — کریں شرم میں پاڑ (۴) پارے کوں آب
دیاں سوز گانے تی ققنوس کوں — رولایاں دیکھا ناچ طاؤس کوں
سکے ان کے تریاں (۵) کے کوڑیال لگ — مچھلیاں ساندیاں جل میں آن کے سلگ
لجایاں تماشے سوں گیانیاں کے من — بھولایاں نزاکت سوں سب انجمن
دیکھت نور ان مکھ په چندرتی زور (۶) — رهی دیپ (۷) عاشق کی هوچک چکور
دیکھاوں توچک چک نچانے کی زیب — هر یک دل په پاڑیں هزاراں فریب
لٹاں رخ په جب پنیچ پاندے پڑیں — ستم (۸) سن هرن آ کے پھاندی پڑیں
دلاں تو تماشے سوں نا تل (ن) اگھائیں — اگھانی (۹) کندوری (۱۰) خرچنے لجائیں

---

(۱) فریفته کرنے والا ـ (۲) گھنگرو ـ (۳) کشتی (کی ایک قسم) (۴) ڈال یعنی پھاڑ در (۵) بازگشت ـ (۶) زیاده ـ (۷) آنکھ ـ (۸) دانسته ، خود بخود ـ (۹) دل سیر کر دینے والا ـ (۱۰) طعام ، ضیافت ـ (ن) دل ـ

نکه سفره تھی اس جہاں کی بہشت ۔ هر یک جنس نعمت ہے طوبیٰ سرشت
جنے جس کندوری تی یک چیز کھای ۔ اونے لاک لذت اپس مکھ میں پای
هر یک رنگ پر کار کا خوش پلاؤ ۔ اتھا پھول بن یک روش کا سبھاؤ
ہوے تھے کندوریاں تی رنگیں چمن ۔ کھلے تھر سو پکواں کے پھول بن
مزعفر نکہہ زعفران زار تھا ۔ قبولی میں سوسن کا مہکار تھا
پھراراچ خشکا اتھا او سو باس ۔ کیا موگرے کی کلیاں کو اوداس
سہاتی تھی کھچڑی مسالے کی یوں ۔ نشیمن ہے پھل پھول پاتاں میں جوں
جیغندر نے لایا کنول پھول بار ۔ ہوا قلیه نرگس نمن لاله زار
کوتھمیر انگے هار دونا گیا ۔ پودینے نے مروے کتیں رد کیا
گل چاند کا کاک (۱) پاے خطاب ۔ کُما چاں (۲) دسیں جوں گل آفتاب
کدو هور چچونڈے تورئین کے بڑے ۔ قبولی کے گھر بیل منڈوے چڑے
رکابی کا کھٹو سوں پُر آلا ہوا ۔ کلی بھویں چنے کا بنجالا (۳) ہوا
هریا کاچ سوے دسیں سبز پن ۔ ہوا پاچ میتھی تی سارا چمن
لنبایوں کری سیم اپس هات تند ۔ رہے لاج منڈوا هو ار گند (۴) کند
جوکتلے (۵) ہوے دال میں مل کے گھول ۔ رکھے هنس گل زعفرانی په بول
برانیاں ویخنیاں کی ڈونگر تلار ۔ لبھوے هور دوراجاں کی سوزوں پکار
بھریا ڈوہ (٦) میں کاسیاں کے روغن ہونپر ۔ تری تس میں مچھلیاں کی کھنڈری هو تھیر
نچھل سیروے (۷) میں وطن کر رهیاں ۔ بدخ مرغ و مرغیاں و مرغابیاں
کھڑا نیر گھٹو یوں آسی کھیر پر ۔ اوپر چور بالو سو چینی شکر
کھڑے ووچھجے حوش مٹھائی کے نیٹ ۔ شکر پاره هور هیشمی (۸) جس کی اینٹ

---

(۱) نان (۲) نان کی ایک قسم (۳) بجالا (بنجالا) = بینگن (۴) ایک قسم کا پھول (۵) ایک سالن جس میں چنے کی دال اور دوسری ترکاریاں پڑتی ہیں اور اس کا رنگ زرد ہوتا ہے ۔ (٦) چشمه (۷) شوروا (۸) مٹھائی کی قسم ۔

چونا جس کی گچھ کا سو ابلوج پاک — سڑم (۱) ٹھار پشمک (۲) ہوی چاک چاک
نہ نا بات مصری پتھریشم کی — صفائی ہیں عینک دسیں چشم کی
صفا شہد سوجی کا حلوائے تر — سو پنبی (۳) ہوئی جوڑ نے گچ بھتر
جو ات گھونٹیا شیرہ نرم چارہ ہوا — غلیفے کا چونا سہ بارا ہوا
سموسے سموسے کی سڑماں کی ٹھار — شکر پارے کا فرش انگن کے منجھار
مشبک کی جگا زلیبیاں تمام — رنگا رنگ پالودہ فرنی کے جام
بھرے دود کانسے ہوے چہ بچے — ڈولیں جس میں چمچیں کی ناواں سچے
ہر یک کاسہ یک بھانت شربت دھریا — دس آوے یک یک چشمہ امرت بھریا
شکر کی اتھی گرد میں چار سو — چنیاں ریوڑیاں ہور بتاشے لڈو
ہر یک جنس میوے کا تھاڈھگ (۵) وہاں — ہوا تھا او ہر قصر کوں سایہ باں
کندوری جو ہوئی بار جوں نو بہار — کیے تس میں گل گشت مہمان دار
کیا جن مزعفر طرف خوش گزر — کلی دل کی ہنسنے لگی کھل آدھر (۶)
قبولی کی بندر تی ہویں سرفراز — جو مرغی کے سینے کا سنپڑیا جہاز
چو شیروے میں ہت غرق ہونے پہ آے — تیرا کر کدو بیگ کڑکی (۷) لگاے
ملیدے کے جن ٹینک (۸) پر رخ کرے — چھوٹی (۹) بوٹ چھینے (۱۰) میں گھئو کے جھرے
جو سنپڑیاں سو سیوباں کی سیوال (۱۱) میں — گونتھیا (۱۲) دودھ ہور گھیؤ کی کنجال میں
ہوا تھا او مجلس میں سرکہ شراب — پنیر آس انگے ہو رہیا تھا کباب

---

(۱) سن، یعنی بجاے سن (۲) مٹھائی کی قسم جو سن سے مشابہ ہوتی ہے۔ (۳) روئی میں تیل وغیرہ ملا کر اینٹوں کے جوڑنے کا جو مسالا بنایا جاتا ہے آسے پنبی یا پنبہ کہتے ہیں۔ (۴) گلاوہ۔ (۵) ڈھیر۔ (۶) لب۔ (۷) غوطہ۔ (۸) ٹاکی۔ (۹) چھوٹی بوٹ = چھوٹی انگلی۔ یعنے چھٹی انگلی چھونے سے گھی کے جھرے (سوتے) چلنے لگیں (۱۰) چھونے۔ (۱۱) کنجال کی قسم۔ (۱۲) رہا۔

جنے مدہ اوچا کھی توڑتک مکھ کوں کھول | وہیں ہو ادک اشتہا میں کاول
گئے جوں چھچیاں کی طرف یک جو پگ | چڑی گرد ابلوج کی حلق لگ
جنے تس انگن میں او چلنے کوں جائے | شکرپارہ کا فرش گڑگیاں (۱) پہ لائے
پھراوے نظر جن سرنگ جام پر | چھجر میں زلیبی سے سنپڑے نظر
سیٹھائی تی جن ہو پھرا کر تھکے | جو کھاری کی بھی باٹ پکڑے پھکے (۲)
چنپیاں ریوڑیاں کی لڈو کی بتی | انپڑنی لگی آ تھنڈی ہور تتی
لگی ہیشمی یا اندر سے کی اینٹ | ھلک (۳) دم سنے میں نہ بات آئے ینٹ
جو کوئی جاجو پشمک کی بھاندی پڑے | لگے میر چانیاں (۴) کے تس کوڑے (۵)
کتیر (۶) وقت رہ ہات موں سنگ میں | سیٹھی ہور کھاری کی تھی جنگ میں
دو نو کے بی میانے یو تب پاک ذات | گئے جیو تھنڈا پل میں آب حیات
سکندر نے جس نیر کی کاج جم | پریشاں ہو ظلمت میں کھویا جنم
کیے* خضر منت سوں اس نیر کوں | پلاتے پھرے سب کوں چوندھیر سوں
لکھوں ٹک میٹھائی کی لذت اگر | مرے ہاتھ میں ہو قلم نے شکر
سلونے جو کھارے کی کاڑوں جو بات | نمک دان ہوئے چھبیلی دوات
تصور میں لانے کوں میں او سواد | ادھر ہور رخسار دیون دھن کی یاد (ن)
کہ تا عاشقاں جم یو نعمت منے | اچھیں دھیان دھر عین راحت منے
اگھانا ہوا خلق جب کھا کے کھان | دھلا ہت دیے ماں کے سب کوں پان
عجب کیوڑی کیا نچہ پھنکریاں ہے سچ | جو ہووے گل لالہ جس تی اوپچ

---

(۱) گھٹنوں تک ۔ (۲) گئے ، جدا ہوئے۔ (۳) اٹکے ۔ (۴)
(۵) کوڑے ۔ (۶) بارھا منہ اور ہاتھ میں میٹھے اور کھاری کے متعلق جنگ تھی یعنی منہ کچھ چاھتا تھا اور ہاتھ کہیں اور پڑتا تھا ۔ گویا کھانے کی لذت اور خوشنمای کی رقابت تھی ۔ * کیا خضرمنت بھی جس نیر کوں ۔ (ن) ناد ۔

دیسیں پان کھاتے دسن (۱) رنگ دھر   کیا پاچ الماس کوں لعل تر
کیتک دن تو یوں میزبانیاں گنائی   ملاوے (۲) کی جب رین نزدیک آئی
دونوں دھیرتی ریت رسمانے سب   روانہ ہوے چاؤ سوں ات عجب
ھلد زعفرانی کے پھرتے طبق   ھوا سور تس پر سنے کا ورق
ھوا قطب شیشہ سو خوش تیل کاج   چندر ظرف سہندی بنا لا علاج
ھلد کی ھوی رسم تی جگ کنچن   جہاں کا ھوا تیل تی سکھ سنجن (۳)
شفق لال مہندی تی بیشک ھوا   سورنگی (۲) نوے چاند کا نک ھوا
بچھا چوک موتیاں کے بھرنے بدل   لے آیا فلک سات تارے نچھل
بری تھی بھری حرص کی سب نظر   بہوت جیز (۵) ایسا دیا خوب تر
عطارد اگر جمع لکھنے پہ آے   فلک سات کے بھی نہ دفتر سماے
ھویاں تھیاں جوریتاں سب اس دھات سات   شہر گشت کی جلوہ گر آئی رات
خوشیاں جگ پہ یارب لگا لگ اچھو   جواناں پہ یو تس مبارک اچھو

صفت شب گشت جلوے کی ھور اس بعد اس نزاکت کا
سریا (٦) آ سیج سنگرام آج نوشو سوں عروسانی

کرن کیس سوں جیوں سورج چوکدن   گیا جھاڑ کر جوں گگن کا انگن
رھے جلوہ گر چھب سوں واں تخت بدر   کرے تس پہ سب نس مرصع کا صدر
مگر کاڑ اونے گوھراں شب چراغ   کھلاے اجنبک چراغاں تی باغ
جگت جوت سوں اس کی انور ھوا   ھوا پا کے خوشی بو معطر ھوا
ھر یک تن تی گئی دن کی آزردگی   ھوئی حظ سوں روحاں کی پروردگی
ھوے تھے جتے جفت جوڑیاں تی طاق   وصال آں کوں ھو فرق پکڑیا فراق
یو جب وصل کا دین ھارا ندا   سبارک رین جب کری ابتدا
دمامے ھوے شہر کی گشت کاج   کھڑے خادمی کوں جتے راو راج

---

(۱) زباں۔ (۲) وصل۔ (۳) روشن۔ (۴) سرخ۔ (۵) جہیز۔
(٦) لاحق ھوا۔

هلا لاں و دیوٹیاں لگا لگ لگائے　　زمیں تی فلک لگ لگاتا بنائے
ترنگ لائے اچپل پنا ابر ھن　　دسے جلد یوں جوں کہ عاشق کا من
بھتے جل پہ صافی کرے جوں خیال　　پون آس کی پگ تل اچھے پائے مال
سورج تس کے تل تل بھولے گت ھو دنگ　　چندر نعل انگے اس کی ھوئے کہنہ لنگ
دکھاوے تو بازی سوں لٹ کی لٹک　　لٹاں مد متی کیاں نہ رہے دیک دنگ
کرے جان اگر چھب سوں *جو گت تلنگ(۱)　　انکھاں ناز نیں کیاں رہے دیک دنگ
رکھیا باد صر صر نسنگ آس کی یاد　　سکیا تس کے کاویے کی فن گرد باد
لجانے کوں خوش منزل وصل کوں　　بندے سہرہ لیا اس ترنگ اصل کوں
تلگ پین کسوت چھبیلا بنا　　مکلل ھوا نور میں ات گھنا
سہے جس کو سر بند (۲) ادک مان کا　　منور سو سرتاج عرفان کا
سہاوے محبت کی تن میں قبا　　ھوئی چھب کی شلوار کامل حیا
عنایت کوں جادر کیا دل فریب　　کمر بند ھمت کوں تھا تس تی زیب
بندیا سر شجاعت کا سہرا سوھن　　دھریا دان کے ھت میں جس کا کنگن
حمابل ھوا برہ شرموں سوں ھار　　رھیا عشق کا طرا ھو سر کی منجھار
رہے عشق کا فخر جم من کے پاس　　لیانیہ کا لخلخہ ھت سُباس
گپت خلق کا عطر خوش لا لیا　　ھور اوصاف کی باس پر گٹ(۳) کیا
بنا یوں اپس خوش بنا (۴) زرنگار　　ھوا سعد مھتر سوں تازی سوار
دما میاں سوں بھوئیں نت دھری گڑ گڑات　　فرنگیاں تی افلاک پر کڑ کڑات
نکہ بُرغماں (۵) پھیر تھوڑی ھوئی　　کرن رعد کی سن کے بوڑی (۶) ھوئی
نقارے *وقا لو(۷) ادک رس بنائی　　بھری روح کوں جیوں بجی شاہ نائی
دکھایا ادک شو کی سر چھتر تاب　　ھوا تھا شرف کا مگر آفتاب

(۱) رفتار - (۲) دستار - (۳) آشکار، ظاھر - (۴) نوشہ - (۵) مہورت -
(۶) آتشبازی کی قسم - (۷) بھری -(۸) نقارے قسم - * چوپٹ - خالو -

سورنگی نہالاں سو ڈھالاں دسے   سدنگ سروجیسیاں نہالاں دسے
روسا لاں اڑیں ہور پنکھے ڈولیں   اگر عود سوزاں تی عطراں گھولیں
دسیں یوں محافیاں کے کٹگر کا اوٹ   لنکھا کا مگر سات چلتا ہے کوٹ

تعریف آتش بازی

دپوے نور تی مہ کوں مہتاب(۱) داغ   سوکاوے چندر جوت(۲) تاریاں کا باغ
بندیاں جب ہوایاں نے بجلیاں تی ہوڑ(۳)   سٹیاں جا ثریا کی جھوکیاں (۴) کوتوڑ
ہوایاں اتھیاں اگ کیاں ناگناں   ہوا پر سو جا کر سنپولے جنیاں
ہوایاں کی منڈوے جو چوندھر چھوٹے   ہوا پر سو جا کر ستارے توٹے
نلی جو اوچائی بلندی سوں ہول(۵)   پڑی جا فلک کے سو دامن پہ پھول
نلی اوٹھ بلندی میں ایسی چلر   فلک کی کمر کی سو منکے ڈھلے
گھڑی(۶) بازی جب غل کرے جوش کی   ٹلے ہوش افلاک کی گوش کے
دھرے پیچ جب تاؤ سوں گھن چکر   بچک بیجلی ہو رہیا گھن (۷) چکر
اوچایا سو آواز مندل(۸) و تال(۹)   فلک کے سو قاضی کوں سن آئی حال
دیکھت پاتراں ڈومنیاں کے ہنر   سنگی سیکنے آکے زھرا اوتر
انگے دلبراں سرو مالے * چلیں   دلاں عاشقاں کے ملالے چلیں
نہ کھولیں لبد گرچہ ات ناز سوں   بچن دل سوں بولیں نظر باز سوں
ہر یک گت پے جھب کے اشارت اچھے   ہر یک بول میں لک بشارت اچھے
جو کوئی گیت گاوے خوش آواز کا   وو عاشق سوں قصہ کہیں راز کا
خوشی گرچہ شو پر یو ساری اتھی   ہر یک پر بھی بک عیش نیاری اتھے
گیا تھا دلاں تی اوتر غم کا بار   خوشی کا ہوا یور ہر من منجھار

(۱) آتش بازی کی قسم - (۲) ایک قسم کی آتشبازی (۳) شرط (۴) خوشے -
(۵) جست (۶) ایک قسم آتش بازی - (۷) آسماں - (۸) مردنگ -
(۹) منجیرا *لالے -

مراتب سوں دل رچ سیروتی (۱) چلے ھلون وصل کی پنت جوتی (۲) چلے
کریں چوک بازار میں جس گزر او جالے سوں او سب دسے جلوہ گر
ہر یک ٹھار خوباں لے ہت آرتیاں لگا لگ دسے شو اوپر وارتیاں
ایسی دھات چاواں سوں چھب کے گھنا بنی کے جو دربار آیا بنا
چندرسین لوگاں سوں گردن فراز ہو اقبال اینوں کوں ہوا پیشواز
نول نورتن شو اوپر کر نثار قماشاں بچھا پاؤں تل زرنگا
صندل پھول سوں رکھ کو سمدیاں کا مان بولالے چلے شو کوں کر جیو پران
ہوا صف سوں شو صاحب صدر جب ستاراں سوں لاجوں(۳) گلیا بدر تب
ہوا وو محل یوں پکڑ ات جھلک دسے جوں سورج تی سو چوتھا فلک
اول تی اگرچہ اتھا جشن زور ولے واں شو آتے ہوا پھر کے ہور
یتا جشن کوں جوش بے حد دیے سبھا اندر کی تس انگے رد کیے

بستن عقد مہر و مد مالتی

جب امرت گھڑی آئی نزدیک تر لیے عقد کا حکم شہ کوں ککر
جو قاضی فلک کا اچھے مشتری دیا عقد خواں کوں ادک یاوری
چندرسین اپیں مستعد ہو وکیل دکھا شاھداں سات سعیٔ جمیل
کتک ملک کا مال تس مہر بند دیا عقد کا حکم کرنے انند
محبت کے سر رشتہ دو دھیر کے جو تھی نرم ریشم تی جو پھیر کے
اوکوئی دن جدا تھے سو ساندے ملا جنم عقد کی وصل باندے ملا
کرے شکر سبحان کا سب کا دل جو فارغ ہوا شو سبوں سنگ مل
ادک چاؤ سوں کر کے شربت تنبول کندوری کھلا ہور چھڑک رنگ امول

تعریف جلوہ

چندرسین اوچا شو کوں خوش بھاؤسوں جلیا لے کے جلوے بدل چاؤ سوں

---

(۱) ناز سے چلے۔ (۲) ڈھونڈتے۔ (۳) شرم سے بدر پانی پانی ہوگیا۔

دیکھت شو او جلوے محل کی طرف   ہوا خوش کہ ہے آج وقت شرف

محل تو اتھا حسن سوں جلوہ گر   رکھی تھی وہاں تخت کرسی سنور

وهیں پا شرف سور یو نر ملا   دیا ماہ رویاں کوں چڑ با کلا(۱)

انچل دے کے شو پاس چنپا وتی   کھڑی پیٹ سوں بہاں ہو اپ ستی

تلگ شہ بنے کوں مشاطہ بنائی   چندر کوں شفق رنگ کسوت پنائی

ہر یک بست چن چن پنا نامدار   جواہر کنچن سر اوپر لیائے بار

نہ اودھن زرینے سوں پر کم(۲) اتھی   کہ بالذات قتال عالم اتھی

وِلے سور کا یو ہے مشہور گن   سلح پیں سوندل(۳) کے دن ہوے دو گن

جب اس تن کوں خوش بو لگانے لگے   اوتر آے ساتو ستارے انگے

ہوا مشک ٹیلک(۴) کے کارن زحل   بنیا مشتری خوش پٹیاں کا صندل

سپورن ڈبا تھا بھریا سو چوا   سورج طاس پر زعفرانی ہوا

رہیا ہو کے مریخ گلگونہ ناد   کرے زہرہ اپسیں مصفا زواد

عطارد سوگند بر مکھی ہو اپنگ(۵)   نکالیا بخواں تی فیروزہ رنگ

ہوے سر میں گندنے کوں سیارہ پھول   پڑے ثابت آ ہو کے گل ہار پھول

جو خوش بو سوں پروردہ ہوئے گل عذار   بٹھاے سو لیا تخت پر زرنگار

بندے بیچ لیا واں تی روشن نقاب   رکھے چاند ادھر ہور آدھر آفتاب

کھڑی آ کے مشاطہ زہرہ صفت   دکھانے لگی آپنے فن کی گت

جو چھند بند کے بول اولن لگی   برہ کی گرہ دل تی کھولن لگی

عزیزاں وو ہر بین پر بار بار   کریں ہر گھڑی تس پہ گوہر نثار

سپورن سٹے وار دونوں پہ پھول(۶)   فلک کا طبق بھر ستاریاں کے پھول

دونو دھیر ہر پل میں غالب ہو شوق   یکس یک کوں دیکھن دھریں دل میں ذوق

وو پر دیچ کی گرچہ دوری اتھی   نہ اتنی بھی ان میں صبوری اتھی

---

(۱) روشنی ۔ (۲) محتاج ۔ (۳) جنگ ۔ (۴) تلک، قشقہ ۔ (۵) خود ۔ (۶) فریفتہ ہوکر

دونو کے بھی انوار تی بے خلاف — ہوا بیچ کا پردہ عینک تی صاف
نظرھوی تھی عاشق کے پردے کوں پیٹ — ہوا دھن کوں پردا سو آئینہ نپٹ
دیکھا خوب مشاطہ گی او چنچل — دھری تھی یہ جوں سوں دکھانے بدل
اوسے دیکھ لینے کچھ ایس کام کوں — نظر بھر کے دیکھا دلا رام کوں
تھنڈک پاے تپتے سو دل کے نبن — برہ کی آگن ہو رھی پھول بن
جولیائی سپورن تی ات صاف جام — صفا دود چندنی تی بھر کر تمام
شکر سوں مشرف کر اس شیر کوں — رضا لے چلیا شاہ گنھیر سوں
بنی کوں اوچا لے اوسی حال میں — بٹھا لیا جواھر کے سک پال میں

رخصت شدن منہر معہ عروس بخانہ خود

دمامی او باجاں کی چھنکار سوں — بنی لے کے بھوڑیا (۱) بڑی بھار سوں
بنا گھر بنی کو لی آیتن نول — گھنیرے(۲) اوتارے سٹیا سور بل
دھرا گوشہ عالم کوں چوندھیر سوں — بنی کو گیا لے کے مندھیر سوں

احوال شب زفاف

اداکر جو تھی ریت سونامدار — لیاویں پلنگ کیاں اندھاریاں اوتار
دیکھانے تل یک دکہ تی لک فرح جوں — سٹیا صلح کے جنگ کا طرح جوں
سودھن چھوڑ اپنکی(۳) برانی(۴) لگی — اپس بل پہ ناداں سوھانی (ن) لگی
سمج چھند چھوندے(۵) کے اوچار (ن) سوں — ہوئی پارکھی ناز کی بھار سوں
نہ یا ریچ کوں یار جانی کے زیب — تس اغیار (ن) پن بھی لگی دل فریب
بوجی جنگ اونے صلح کے ناؤں کوں — بچکنے لگی آپنی چھاؤں سوں
نہ بیگا نہ دشمن پتیا نا کھٹن — اپس پا رکھی(۶) کوں منانا کٹھن
چو بیلیں (ن) جون ان نگر پیم کا — رکھے پیش آنے تیون کٹک(۷) نیم(۸) کا

---

(۱) رخصت ھوا ۔ (۲) بے شمار ۔ (۳) یگانگت ۔ (۴) بیگانہ ۔ (ن) سیانی ۔ (ن) دوچار ۔
(۵) فن قریب ۔ (ن) عیارپن ۔ (۶) پرکھنے والا ۔ (ن) جو پھلیں جوان ۔ (۷) لشکر ۔

یو سلطانی دعوے کا دھر تے خیال ‌ ‌ رھی ان بھی بازی کوں اپنی سنبھال
دونو دھیر تی آپڑی اوڑ چھوڑ ‌ ‌ یکس یک کی کرنے لگے توڑ موڑ
درازاں کرے جب ھریرے(۱) کے دست ‌ ‌ لیوے ان مقابل تی پھر کر شکست
شگن ناپنا (۲) توکا (۳) دھرتا دوگن ‌ ‌ دھرے توکا اوگن(۴) بھی سوسوشگن(۵)
غصہ توکا مہری(۶) میں اپروپ اچھے ‌ ‌ شکر تی بی تلخی وہ ات خوب اچھے
ھر یک چین ابرو سڑی (۷) بخت کی ‌ ‌ گرہ سو نشاں بخت کے تخت کی
نکھوری(۸) کی وہ کھورنا(۹) بھی سوھاے ‌ ‌ بورا بول سنا بی تو خوش لگ آے
دیوے جیوکوں سکھ یار کے ھت کی ریش ‌ ‌ کرے تیغ انگے تس کی سو جیو پیش
گیا صلح و سازش تی جوں ٹل کے کاج ‌ ‌ گھڑ یا آسر(ن) اوپر اپن(۱۰) لا علاج
دونو دھر پرت ریت کا ھٹ چڑیا ‌ ‌ مدن دل اوپٹ(۱۱) سخت سوندل(۱۲) کھڑیا
نزاکت کی جاگے اٹکنے لگی ‌ ‌ کمند زلف کا واں جھٹکنے لگی
نین گچ سوں دی لاج کی چھوڑ بند ‌ ‌ او چائی نسنگ ناز کی خوش سمند
تیراں ناز کے بھوں کماناں پہ ساند(۱۳) ‌ ‌ لگی چھاٹنے رخ یہ رخ رج (۱۴) سوں ماند
جو ھر تیر اس کی لگے دل اوپر ‌ ‌ ھوویں شوق میں دل کوں اڑنے کی پر
جو نازک نکھاں تیز خوں ریز اچھے ‌ ‌ ھوس کی ترنگ کو وو مہمیز اچھے
سرنگ گال پر نکھ جو پاویں تو ساند ‌ ‌ لگے جوں شفق پر ھیں باریک چاند
دس آتے زبر دست کا پنجہ ور ‌ ‌ کرے گرم انجو ریز ادک تس اوپر
پھبیرے ۱۵ بل ۱۶ توبرجی ۱۷ سو کچ ۱۸ کی گھنا کرے جھاڑ اونے جھانک راوت ۱۹ پنا

---

(۱) ‌ (۲) انکار (نا ـ پنا) ـ (۳) اس وقت کا ـ (۴) برائی ـ (۵) خوبی ـ (۶) معشوق ـ (۷) سیڑھی یعنی عروج ـ (۸) بے مروت ـ (۹) بے مروتی ـ (۱۰) اپن یعنی اپنا پن، مراد ـ ضد ـ (۱۱) جوش کرہ ـ (۱۲) جنگی لشکر ـ (۱۳) جوڑ کر ـ (۱۴) غیرت ـ (۱۵) اگر میسر ہو ـ (۱۶) قابو ـ (۱۷) برچھی ـ (۱۸) پستان ـ (۱۹) سراسر بہادری ـ (ن) سر اوترپنا ـ

رہے کوئی گھڑی لگ اوسی کام میں   ہوا سیج کا صحن سنگرام میں
سبک تول پن (۱) دھن کا پڑتا چلیا   زبر دست کا پلہ جڑتا چلیا
لیاجس کے جب بل سوں ٹک گھیر جوں   دسیا خوش نگر (۲) حسن کا زیر جوں
وہیں قبض کرنے شتابی کیا   ہور یک پل منے فتح یابی کیا
عنایت کی کیلی(۳) سوں در بستہ گنج   گہر سنج ہوا کھول سر بستہ گنج
دبکھا نیزہ بازی کی صنعت گری   گیا لے کے صافی سوں انگشتری
ہنر سوں نزاکت کرے دست کی   (۴) انگارے کوں برما کیا شصت کی
مدن بل سوں کر یک کشش بے درنگ   کیا صاف کوڑی(ن) کوں تیر خدنگ
رھن(ن) سکھ کی جنت میں وو صحر کار   لجایا شتر سوئی کے ناکے تی یار(ن)
جو تھا نقطہ سو ھوم سو بے نظیر   کیا فن سوں ویسے کوں قسمت پذیر
ہوا یک گل تازہ پا خوش دماغ   کھلایا کلی ہو رھیا باغ باغ
عصاکھن یہ ھیرے کی سٹ بے درنگ   بنایا سو یک چشمہ یا قوت رنگ
سمن برگ سو عین لالہ ھوا   چندر صاف کوں سرخ ہالہ ھوا
سرس تس پرس تی ھو طرح مدن (۵)   بنا نقرۂ خام کندن نمن
کیا جب وو سیماب سوں بے مثال   گھڑی میں سونگ سہر تی سور بال
دھنور بھید کے سخت امر بھید تی   دسیا جڑ سپورن ھو خورشید تی
ہوا صاف چندر پہ پیدا شفق   صفای میں چوندھیر ہویدا شفق
(۶)کھلاجیت ھو سور خوش دھات میں   (۷)آس سکھ کا پایا ادک ذات میں
جو تس ابرھن تھا سو خوباں پہ برد(۸)   سٹایا جھوما جھوم(۹) میں سیج گرد

---

(۱) پلہ - (۲) خوش نگر حسن، مراد معشوق - (۳) کیل، کنجی - (۴) شصت ناتیار - (ن) موتی - (ن) دھرن سکھ کی جنت زہے سحر کار - (ن) بھار - (۵) جوانی - (۶) معرکہ - (۷) ہمت - (۸) قابل فخر، یکتا - (۹) ہاتھا پائی میں -

گیا جھڑ سرک (۱) سر تی مو بند کا   پڑیا آینہ سو سپر چھند کا
توٹیا سر تے موتیاں کی جالی کا خول   جھڑے ہت تی دستانے در کے امول
گگن کیس تی سب ستاروں کے پھول   جھڑے سیج سب پر یکس یک میں جھول
چھوٹی بند سوں سر تی موتیاں کی لڑ   نکل کہکشاں سی گئی مانگ جھڑ
کھولے کیس دو دھر تی جوں سیام ابھال   چندر سور گالاں پہ رہے جھانپ (۲) گھال
مگر وے برس خوئی کے بند اپار   کیے بن کے گلشن کوں سب آب دار
دونو کان کے دو صفا برج میں   در انجم چھپیں جوں رتن درج میں
ثریا (۳) ہوئی چھوڑ جھمکیاں کے عین   کرن پھول کے دب رہے فرقدین
تلک قطب پڑنے میں کیتا سو پھیل   جھڑیا نت (۴) کا نگ جوں جھلکتا سہیل
سرب تن کے نگ سب نکل یوں پڑے   کہ جوں نعش تی* خوش بناتا (۵) جھڑے
نکل ہانس (۶) جا یوں دس آیا گلا   جدا چاند تی ہو رہیا جوں کھلا
چھوٹی (۷) چوسری ہور مکٹ مال سب   ہو مکڑی دسیں مثل راس و ذنب
جو موتیاں کی سینے پہ جالی اتھی   فلک کے بی تاریاں تی عالی اتھی
جھٹا پٹ کے جھٹکے میں نا لیا کے تاب   جھڑیا تس تی ہر یک مکٹ (۸) جوں شہاب
پڈے سو کڑے چوڑ گو ٹھان کگن   ہلا لاں بھریا سیج کا سب گگن
دسیا لنگ (۹) تی ڈاب (۱۰) دھر تیں خروج   مگر تٹ پڑیا آسماں تی بروج
پینجن پایلاں رت کی جو برد تھی   جھڑی تھی سو مندھر میں چو گرد تھی
جو تھا تن میں چولا سرنگ دلبری   ہوا چور سب او سلح (۱۱) زر زری
وہیں ہار کر مان جو بن متی   منگی امن کچوا کر آس دھن پتی
ولے ان مدن تی سوں سر مست تھا   ہوس کی سو ساقی سوں ہمدست تھا

(۱) گرہ بند ۔ (۲) پردہ (۳) منتشر ہو گئے ۔ (۴) نتھ ۔ (۵) بنات النعش کی طرف اشارہ میں ۔ (۶) ہنسلی ۔ (۷) چومالہ ۔ (۸) موتی ۔ (۹) کمر ۔ (۱۰) کمر پٹا ۔ (۱۱) لباس ۔ * کے ۔

جنم جگ کا کھو لیا سو روزہ سعید — ہر یک پل میں تھی لاک عشرت کی عید
ادھر جام یا قوت امرت بھریا — ادک سوس کا جیو کے شربت کریا
برہ کی جو جالی (۱) تھی تن من میں اگ — تھنڈک ہوئی ہر یک گھٹ میں تس لاک لاک
نگاہ اس کی مقصود دل کا نگاہ — جو بن تس کی ہوی شوق کوں دستگاہ
طلب جوں جتا شوق انگیز ہوئی — لنبی زلف تس دست آویز ہوئی
نہ ہوی نعمت حسن تی سیر چک — کہ تھا چاکنا چک کوں چھب کا نمک
جو تیزی تی ات ترش روئی، پہ آئے — اوسے خوش وو سرکہ نمن دل کو بھائے
نکالے ادھر تی جو ات تیز بات — اوسے ہوئی پیالی بھری مد کی دھات
دکھ اوس کا اوسے ہوے ادک دل خوشی — اوسے عین ہوش آس کی سب بے ہوشی
اوٹھے پیار اونے غصہ ہونے منے — اسے سو ہنسا اوس کے رونے منے
کیے ‡ طرف نرگس تی سرور او گم — چلی جوش سوں داٹ * سو گیاں کی تم
پن اس ناز نیں کے سو انجواں کا نیر — ہوس کی کرے باغ کوں تازہ پھیر
رنگیلی تی باتیں ادک رنگ رس — ہوا حسن کی خوش کنچن کا پرس
جو ہل مل رہیا گل بدن کیچ پاس — معطر ہو تس تی رہیا ہو سو باس
جڑیا یوں یکس یک تی دو نو پہ نور — او ہوئی چاند ایسی یو اس دھات سور
جو اس نور کا دن کوں چند نا پڑے — ہور اس دھوپ سوں تس کوں کنچن سڑے
پتا کھائی گرمی سوں دھن پیچ و تاب — ہوا ریز ہر تازہ گل تی گلاب
رہی لگ وہ بند خوئی کی تن پہ بھانپ — دسیا سرو بالا مرصع کی کھانپ۔
پرم مد کی دھن میں خماری لگی — اپس میں بی آپیں بساری (۲) لگی
بتی خوئے پر خوئے آنے لگی — جو ڈوب اس منے غوطہ کھانے لگی
اوسے مہربانی پو آنا پڑیا — او ڈبتی کوں کڑ کے لگانا پڑیا
گلا (۳) لاگ دھیر ک سوں دے ہات اوسے — منانے لگیا پھر کے کئی دھات اوسے

(۱) جل رہی تھی۔ (۲) فراموشی۔ (۳) دلاسے کے ساتھ گلے لگا کر۔
* سو کیا تی تم۔ ‡

پرم کھیل کے داؤ کا بل نسوس دھری دھن جو اس کے کٹھن پن پہ روس
پرت رس (۱) پیلا بھو ند (۲) کر کوئی کھڑی رھیا پھر کے ھو تس کے جیو کا گڑی (۳)
وھیں یک یکس با نہ گل ھار کر کیبے مل کے سکھ دھر ادھر پر ادھر
برو یا (۴) خدا جوں یو دونو کی آس کرے وو نجہ سب پر کرم بے قیاس

صفت بھوڑے (۵) کی مجلس کی ھوے پر ریت رسمانہ
عروس و شو کو سمدیاں کے نگر کو ھوی سو بھوڑانی

کرن ھار سکھ حجلۂ رین کا ڈولن ھار نت مدھ بھرے نن کا
اوچا کر شفق پردہ چوتھا سُباس جو نکلا منا سے بھریا لے لباس
مکدر کلیاں تھیاں سو دھر بھویں پو چیں سگل ھنس پڑیاں ھو کشادہ جبیں
کیبے جشن آراستہ جب گلاں بدھاوا لگیاں گاؤنے بلبلاں
تلک چک کھولیندی جگی رین کی مدن مدھ خماری بھری نین کی
ھوا تان جب بلبلاں کا بلند اوٹھیا جگ کیا تھا سو سب نس انند
لبا لب پیے مل کے عشرت کا جام پرت کھیل کھیلے سو سب نس تمام
او مد مالتی ھور یو منھر کنور دونو مل اوٹھے سیج تی با خبر
منگیا دھن پہ جوں بھر نظارہ کرن کری وہیں گھنگٹ مکھ پہ چندر بدن
کیا قصد بھی ٹک جو اس راج نے چھپا مکھ او نیوں یوں لگی لاجنے (۶)
جنے ھار بازی اپس دھن (۷) گنوای سو جیتی طرف دیکھنا شرم آی
ولیکن جو معشوق دھرتی ھے ناز ادک تب نیازی کرے عشق باز
یتی وقت اس میں بی با عین ذوق پھر اس دھن کو رلیاں سولیا من میں شوق
آس سنگ نکلیا اس سیج بھار رھی مد متی دھن مندھر کے منجھار

---

(۱) پلا - (۲) فریفتہ ھو کر - (۳) محبت - (۴) بر لایا - (۵) رخصت -
(۶) شرم کرنے - (۷) عزم -

بیان رسمات کنکن وغیرہ

اٹھیاں معتبر سو سہلیاں وہیں   رنگیلی کن آیاں رنگیلیاں وہیں
دیکھت جین بالی(۱) کی هور یانڈعال   لگیاں جاؤ کرنے ادک دل* کے نال(۲)
چلی ہے سو آس دن کی دنیا میں ریت   کریں چاؤ سوں ات بدھاوا پریت
گمت میں ھوا دن تہنڈا وقت جب   دھرم راج اپنے خصوریاں سوں تب
جڑت کیاں پٹھا پالکیاں ان کے سات   بولایا سو بھوڑی بدل خوب دھات
عزیزاں جب آئے بلانے کے کاج   وہیں سوربل ناسور سعد راج
کیا سب کی تعظیم ادک مان سوں   غنی کر تشاریف هور پان سوں
مروتی(۳) بنا هور بنی کوں سجات   چلے لے کے شہ گھر مراتب سنگات
دھرم راج بھی سر تی کر انجمن   کھلا حسن سوں گل رخاں کے چمن
آئن چھب کا سہکار سوں بے کماں   معطر سبا کا کیے مغز جاں
حرم میں تلک کھیلتے تیں کنگن   منور محل میں کیے انجمن
نہ کہ تھا(ن) محل بل اتھا افتاب   آبلتا دسے جوں کرن نور ناب
سہے صدر وان رنگ برنگے تمام   تکٹ سوں مڑے سو دسیں سقف بام
جڑت کی قندیلاں سوں انور گھراں   سونے کی روپن کی سہے کنگڑاں
کتے حوض خانیاں میں کیسر بھرے   گلابی فوارے اچھلتے کرے
ہوے صدر کئی رنگ پھولاں کی سیج   دے بھویں کورتناں سوں درجگ کی تیج
سہاویں صفا نو رتن سوں انگن   دیویں سبزہ جلوہ چمن در چمن
خوش آس ٹھار چوگرد بیبیاں تمام   ویلے (م) وار بیٹھیاں وو اپنے مقام
سرنگ صدر کر سب کے میانے اول   لے آئے بنا هور بنی کوں نول
کنک تھال میں آن سرور بھرے   هور اس کا جو کچھ تھا سو ساماں کرے

(۱) معشوق ۔ (*) آس ۔ (۲) ساتھ ۔ (۳) خراماں ۔ (ن) وہ ۔ (م) صف بہ صف ۔
(ہ) سونا ۔

مشاطه بنا هور بنی پاس آئی   انگوٹیاں اول کھولنے چھب سوں لائی
هوا شو ادک مو شگافی منے   ولے جیو دھریا هت کی صافی منے
که هر کیس تس مایهٔ وصل کا   یقیں روپ(ن) تھا جیو کی خوشں اصل کا
سہیلیاں کتیاں لے کے گینداں سروپ   یکس(ن) یک تی جتیاں اچھیں ات انوپ
چو کے هات شو کا تو بے اختیار   تو هویں گل عذاراں تی گینداں کا مار
گمت کر اسی دهات خوشں بھاؤ سوں   انگوٹیاں او کھو لیا بڑی چاؤ سوں
پچھیں واں تی لاگے کنگن کھیلنے   یکس یک تی سٹ هات انگے جھیلنے
چتر ڈومنیاں خوشں پلاتیاں اچھیں   بدھاوا بہوت بھانت گاتیاں اچھیں
مشاطه کرے لاک سرور په فن   هر یک بار هر بھانت تا کے کنگن
جبین گرچه دونو دھریں(ن) چھب کی گت   گھڑی اس کے هت هوے گھڑی اس کی هت
نه کچھ بی دونو یکس یک تی کم   ازل تی برابر اتھی جفت جم
لینے جیت یکس یک کوں لئی کچ لڑے   ولیکن پھر آخر کوں قایم (۱) پڑے
قبیلا جو دیکھیا تو خوشن دهات سوں   دعا دل سوں مانگے اوچا هات کوں
الٰہی یو جم جفت قایم اچھو   یو قایم محبت سے دائم اچھو
کنگن کھیل جس وقت فارغ هوے   نول غسل هور تازه کسوت کیے
بلا سب دهرم راج تا خاص و عام   تشاریف دی زرزری سب تمام
هر یک تن کوں جب راج اگھانا کیا   بنا پھر تجمل سوں جانا کیا
اسی دهات رسانه هر روز کا   کیے چاؤ سوں راحت اندوز کا
سلکھن بو معشوق عاشق کے بیچ   بنی نیه نادر نوے چاند سیچ (۲)
(۳)بدھاوا محبت کا تل تل دسے   دیکھیں آج تو کل تی فاضل دسے
دهندا غیر کا دل تی سب کھو اچھیں   یک یکس کے نت درسنی(٥) هو اچھن

(ن) بیچ ـ (ن) کھڑیاں هو کے جتیاں اتھیں سب اچھوپ ـ (ن) هر یک ـ (۱) برابر ـ (۲) نئے چاند جیسے ـ (۳) شادمانی ـ (۴) مشتاق دیدار ـ

سمجھتے تھے چک موندنے تیں فراق　　کدھیں سیر ہوتا نچھے اشتیاق
یکس یک کی صورت کے دھرنے صنم　　کیے اتھے انکھیاں راست بت خانہ جم
نہ کھولے رضا باج یکس یک کے لب　　رکھیں بھرت یکس یک کے ہو تیچ ادب
پڑی جاں زمیں پر یکس قد کی چھاؤں　　ادب کر دوجا ناو کھے تس پہ پاؤں
چھوٹی تھی سو دوزخ تی برہے کی زشت　　سمجھتے اتھے وصل کوں یک بہشت
نظر میں نہ دن فہم یا رات اچھے　　گمت بیچ دن رین یک دھات اچھے
(۱) پنج (ن) میں تو تھے گرچہ دوقسم ہو　　رہے تھے پن آخر سو یک جسم ہو
انن وصل میں دھات جل کی دسے　　جدائی نہ تل اس میں سمجھے کسے
رتی یک جدائی نہ آوے نظر　　اتھے جونکہ او مل کے شیر و شکر
لبد جام کا جم پئیں مل شراب　　یکس حسن دیکھ یک سٹیں (ن) ہوش وتاب
جو خوش وصل کی صبح تھی تابدار　　جوبن گل بدن کا دسے آب دار
بھنور ہو کے عاشق ادھر دھر ہوس　　ہر یک تازہ گل کا لیوے رنگ رس
محبت کا جم گرم بازار اچھے　　یکس ناز کی یک خریدار اچھے
جو ان چھب کی دوکان کی طرح کی　　بھری خوب کینا (۲) سو ات فرح کی
چتر پن کے دے نقد اپیں بے قیاس　　رھوے ھات دل لے کے سب اس کے پاس
دیسیں جو محبت کے اب ان سیں چھند　　دھرم راج رانی کریں جم انند
کھولیا تھا انن سکھ پہ باب نجات　　خوش آیا سعادت کا یک ملک ھات
انن کوں دونو (ن) عین چک ہو رہے　　نچل نور کی مردمک ہو رہے
کیتک دن اسی پیار سوں مل رہے　　خوشی سوں مہارس نگر میں گمے
پچھیں واں تی رخصت منگیا سور بل　　اپس کے نگر کوں لیجانے بدل
یو ما باپ نے سن دوکھی کر پران　　پھر آخر سو بیٹی کوں پر گھر کی جان

(۱) آفرینش ، پیدائش ۔ (ن) وہ پہنچے اتھے ۔ (ن) دھریں ۔ (۲) متاع ۔
(ن) ھاتھ کو یہ دو ۔

اتم جانی کوں دی نصیحت سوں چونپ　　روانہ کیے حق توکل پہ سونپ
ولے ان جو پھانکرے(۱) سو لئی غم ہوا　　انتر جانی کا سخت ماتم ہوا
دسیانیں بل آخر صبوری کے باج　　کہ دنیا کی نیں جال سوں کچھ علاج
چندر سین فرزند ثانی اتھا　　سگی کا سگا بھائی جانی اتھا
دوکھیا دل او ما باپ کا لینے ہات　　چلیا ہوکے ہمراہ تس بھان سات
کتیک دن تلک پاگست سوں اس　　دیکھت منزلاں میں ہوا ہور ہوس
تجمل سوں کنچن نگر بیچ آئے　　وہاں تے بہوت بھانت تعظیم پائے
ہر یک ٹھار دھر اپنے لایق وطن　　رکھی گرم نت عیش کی انجمن
کیا جوں یو دونوکے دل حق نے شاد　　کرے یونچ سب کی بھی حاصل مراد

لگیا چنپاوتی کا تیر عشق او جب چندر شہ کو
کیا ہمدرد منہر ہوکے تس کے حق پو اعوانی

زہے حق ہے داتار دھن ملک و گنج　　کہ ضایع نہ کیتا ہے کس کا بی رنج
آسی تین پر اپکار کینا اپار　　او تھوڑے کوں لئی کچھ جزا دینہار
چندرسین جوں محض دکھ سوس کر　　کیا سعی مد سالتی کے اوپر
اوتس اجر میں پاکے خوبس دھن ومال　　دیکھو ہو کے جاتا ہے کیسا نہال
سنو اب چندرسین کی بات ہے　　کھلے بخت سو تس عجب دھات ہے
کہ تھا باغ ایسا جو اس شہر پاس　　نا کشمیر نا ساور النہر پاس
ہوا(ن) روح ہو واں کی پرودہ(۲) جم　　مسیحا کا ہر دم کرے تازہ دم
نہ پھولاں کہ کانسے رکھے رنگ بھر　　کہ ہر گل کو ہوین دیکھ رنگیں نظر
چنبیلی و بٹ موگرا سینو تی　　مدن بان و سوس سمن رینو تی
سرنگ لالہ جانی او جوئی گلال　　بنفشہ گل ارغوان بے مثال
سنکسیر او نسرین گل نسترن　　رنگارنگ شب کوشی(۳) اذک من ہرن

---

(۱) جدا ہوئے، رخصت ہوئے۔ (۲) معطر۔ (ن) کبھوں۔ (۳) ایک قسم کا پھول

گل اورنگ وارگند نرگس نول   نچہل جل بسندے کمود و کنول
چنپا مروا دونا اوبالا (۱) سو گند   لگیں خوش نظر (۲) تاج سرخاں کے چھند (۳)
گل پھولسری تی ہوا ہو سو باس.   چویکا ڈبا ہو رھیا تھا آکاس
دیکھت بن کے تس سنک ہور خاک گل   اچھی عنبر و مشک راندھا(۴) خجل
زمیں بن کی تھی جنئے فرسنگ کی   ہر یک تختہ ہوئی صدر رنگ(ن) رنگ کی
چراغاں کوں پھولاں کے روغن ہو نیر   جگ جوت گلشن کیا چارو دھیر
عجب کچھ لطافت دسے آب کی   چھپے تس انگے تاب مہتاب کی
سورج تی مشجر ہو لک لک کری   ستاریاں کے پر تو تی نیلک(٥) کری
وہی آب ہو سب زمیں کوں جیوں   رکھیے تازہ سبزی تی نت زندہ تن
سوہیں کالویں ہر چمن گرد یوں   ہری لوح کوں صاف جدول ہے جوں
معلم صبا طایراں کا مگر   کیا ہدیہ دیکھ ان تی ختم ہنر
مگر درس تھا بن پنکھیاں کا تمام   سکھیں آ یکس یک تی شیریں کلام
پنکھی درس میں اٹھ پڑے پاٹ آئیں   خوش آواز ادک گیان گن کے آچائیں
کریں حفظ قرآں کیتی مکھ کوں کھول   کیے ورد کئی پاک اساں کے بول
صفا طبع کا طوطئی خوش کلام   ادا ہور مخرج میں شارک تمام
فصاحت میں مینا میں بہاری اچھی   بلاغت سوں طوطیچ قاری اچھی
کتے ذکر کرنے غزل خواں ہوے   قصیدیاں کوں پڑنے خوش الحاں ہوے
نول کبک ہور بلبلاں کے حضور   جمیں کویلاں ہور سرخاں کی سور(٦)
ادک گن بھریاں نوریاں نور کیاں   ہزاراں و قمریاں میٹھی سور کیاں
بھنور ہور ممولے و بھنگراج انوپ   سو ہریال و پیلک او سبزک سروپ
پپہیے و کوکی و طاؤس کی   کلنک و خضایک و ققنوس کی
اہل شوق میں خط سوں مرغول اٹھیں   میٹھے بول یکس یک تی یک بول اٹھیں

---

(۱)خس (۲) پھول کی قسم (۳) مانند (۴) رانده (٥) بوٹہ دار جامہ (ن) یک رنگ (٦) آواز ، سر

جو کچھ حفظ دھرنے سو خوش دھات جب کریں دور تو سب چھوٹی پائیں تب
کنور دیک یک دن یو بن خوش ہوا شہانی نشیمں بنا یک نوا
رنگا رنگ صدراں تی دکھلا کے تاب لے آئی تھی گلشن کے دیدیاں میں آب
گمت سات سارے قبیلے کے سنگ گمیا تھا وطن کر کے دھر راگ رنگ
کنور سوں چندر سین صاحب تمیز خلاصے سوں تھا یار جان عزیز
دونوں روز ہم دست ہم جام اچھیں ہم آرام ہم نقل ہم کام اچھیں
گھڑی یک یکس بن نہ رہتے اتھے یکس جیؤ کی یک راز کہتے اتھے
جو منہر نکل سیج تی آے بہار گمیں بہار ہی لگ اپیں ہور یار
چندر سین ان میں محب* جم اتھا ولے سور بل کیاں نہ محرم اتھا
ملی گرچہ مد مالتی بے حجاب دھری اس سوں چنپا وتی پن نقاب
سنیا تھا سو تس حسن کا گرچہ ناؤں پن اس سرو کی نیں وہ دیکھیا تھا چھاؤں
تو چھپنے کوں تس یک اچھی بزم بہار سو دسری مجالس کریں گھر منجھار
گمے کد کنور !آ سہیلیاں میں پل کدھیں یار کا آ رکھے بہار دل
جوں ان میں چلی بہان پن کی سگائی سو تیوں یو بی رہتے تھے ہو بہان بھائی

دیدن چندرسین جمال چنپا وتی و عاشق شدن او
و تقرر نسبت آنہا بوساطت منہر و مد مالتی

اتھا یوں کنور روز رنگ رس میں بس پن یک دن اپس من میں لایا ہوس
کہیا یوں چندر سین کوں نام دار کہ ٹک بہار جا کھیل آویں شکار
دونو شاہزادے منگا دو ترنگ چلے لوگ لے مختصر بے درنگ
نکاتیچ یک ٹک سوں گیے دور لگ ہوا صید میں مل کے مشغول جگ
پھر اتنے میں عاشق کرے دل میں تب ہوا دھن کا دیدار دیکھن طلب
نرہ سک کہ تس یار جانی سنگات کیا یک ہنر سوں اپس دل کی بات

* تو یوں

که اب آو رخ آپنے موڑ کر (۱)چوکی دے پھریں سب کوں یہاں چھوڑ کر
دیکھیں چھپ نه دکھلا سنچل یک رتی بری کیا گمت میں ہے مد مالتی
دونو مل کے یوں بات اپس میں بچار چلے پھر کے چوندی (۲) سوں دونو سوار
ترنگ باغ کی باڑ * لگ خوب داٹ ترنگ چھوڑ واں کاڑ یک چور باٹ
بھتر بیس ادک فن کی زوری ستی چلے واں تی چھپتیج چوری ستی
ولے دو قدم تھا چندرسین اگل هور اس کے پچھیں شاهزاده نول
تلگ یاں یو بہاناں دونو دھر انند بلند جھاڑ کوں خوب دو پینگ بند
دونو رو برو بیس پنگاں منجہار دونو بانٹ لی دو سہلیاں کی بہار(۳)
هو سر خوش سہیلیاں کی بولیاں منے اتھیاں آنٹے جھونٹے(۴)کےسوں جھولیاں منے
چندرسین یکا یک نظر یک رتی کیا سو دسی چک میں چنپا وتی
جگا جوت اچنبک اوجالا دسیا جتا عالم تحت بالا دسیا
وهیں نور چک میں هوا دهن انجن (۵) گھڑی خوب دیکھیا تلگ چک سوں دھن
وهیں عشق کے جن نے سرپنجه مار پچھاڑ یا اسی بھوئیں په بے اختیار
سو چنپا وتی دیکھ اس کا سنچل چلی نہا ستی مکھ په لے کر انچل
یکا یک یو منھر جو دیکھیا سبب آچا دوڑ لا تس گلے سنگ تب
دیکھنے کیا که سب رنگ هو کر تغیر ابلتا ہے گرمی سوں ات تن تی نیر
جڑی ہے سرب تن میں یوں دهک کی تاب هڈیاں میں پکیا مغز آپس تی آپ
اومد مالتی بی دیکھت دور تی وهاں دوڑ کر آئی هت جور تی
دونو مل کے جب مکھ په چھڑکے گلاب او سر مست پاتا چلیا هوش و تاب

(۱) چُل ' فریب - (۲) دهوکا - (۳) جمیعت - (۴) آنٹے جھونٹے اُسے کہتے هیں جب دو شخص جھولے میں ایک دوسرے کے مقابل بیٹھیں اور ایک پانو دوسرے کی گود میں هوں - (۵) وه کاجل جس کے لگانے سے زمین کے خزانے نظر آنے لگتے هیں - * کے بهار -

دیکھے جب جو ٹک ٹھار آیا خیال — لگے پوچھنے تو کہ کیا تجھ ہے حال
جو ہے درد سو نیں چھپانا روا — کنا کھول ہم تس کی دیکھیں دوا
چندر سین پُرسوز ویں آہ مار — کیا کیا کہوں میں جو مجھ چِک تلار
دسایاں بلند ٹھار یک طور سا — ہور یک تس پہ شعلہ سو پُرنور سا
چندر جوت انگے تس کی چک موند اچھے — سورج خوئیکا تس کی یک بوند نچھے
دھریا نور کا تیز طوفاں ادکھ — کیا جگ ڈوبانے کوں طغیاں ادکھ
رو کھے رکھ کے بن میں لگی اگ دسے — ہر یک پات میں دھک رگے رگ دسے
چندر گل دھرے بدر کامل کی تاب — لگیا سور نمنے گل آفتاب
دسے سینوتی زہرہ تب بے گماں — گل چین میں مشتری کے نشان
بنفشہ عطارد تی نیلا دسے — زحل جعد ریحاں رسیلا دسے
سہے عین مریخ اورنگ کی جھب — ہوے کیوڑے اصل و راس و زنب
ہوا بن جگا جوت تاریاں نمن — دسے لالہ جلتے انگاریاں نمن
ہو آتش کدہ سب گلستاں دسیا — دُھنویں کے نمن سنبلستاں دسیا
کنول جل کے ہو رہے اگیٹھیاں(۱) کی سار — سمندر دیسے سب بھنور تس منجھار
دیسی گیسو کی جھاڑ چوکٹ نپٹ — لگے لال پھولاں سو مشعل سگٹ(۲)
دسیاں جھر پڑیاں سو کلیاں بن میں گل — کہ جوں ٹٹ پڑے ہیں چراغاں تی گل
کلیاں لال سو جا مگیاں(۳) تیز جوں — گلالاں * لگے خوش چندر جوت تیوں
سورج گل دھرے گھن چکر کا لکھن — لگے سرو جلتے نلیاں کی نمن
دسیاں بن کیاں باڑاں سو کٹگر تی چڑ — گلاں کیاں سو بیلاں مخافیاں(۴) کی لڑ
سو خوشیاں سو تختے دسے داکھ کے — جو منڈوے ہیں کار بز کے لاکھ کے
زمیں تی فلک لگ سب یک دھات سوں — سلگ رہی اگن نور کے ہات سوں

(۱) انگیٹھی - (۲) تمام - (۳) بندوق کے توڑے (۴) روشنی کے کنول -
* گل لال لاگے -

فلک کا بی دامان جلنے لگیا — حرارت سوں بند بند اچھلنے لگیا
لگی سو اوسی اگ کی مجھ من میں تاب — پڑ یا میں بھی بے سدھ ھو جل بل کباب
ولیکن اچھوں مجھ دبسی یوں کبل — کہ سب تن مرا ھوے جوں سرمہ جل
زباں کھول کر بول اتنیچ بات — رھیا ھو کے بے سد پھر اول کی دھات
دونو یو تو اول تی ذات شریف — اتھے عشق کی بزم میں جم حریف
دونو بھی سو یک کیف یک مذھبی — سو ھم جام ھم دست ھم مشربی
(۱) اپچ میں دونو اپنی بالے نہال — بڈھاے تھے سے سوں محبت کی پال
* نہ کوئی دن‌والے وصل میں پا بہار — خزاں تی برہ کی اتھے ‡خوار زار
سدا سرفرازی میں اس جاؤ سوں — اتھے جلوہ گر عشق کی باؤ سوں
جنم سو ستے جیؤ بہ سکھ دکھ کبل — اسی سیچ حاصل کیے پھول پھل
او نو کوں یو چھند بند سب یاد تھے — پرت علم میں شہر آستاد تھے
درس دیکھ نو سکھ کا دینا سبق — اتھا دور میں تس انن کاچ حق
چندرسین کی باؤلی دھات پر — آتالی (۳) روش لٹ پٹی بات پر
سنے سو چہ اینو بدھ سوں لیتے پچھان — یو شیوا سو ھے عشق کا بے گمان
نظر میں مگر اس کے چنپا وتی — بڑی ھوے گی حسن کی سدھ متی
اسی روپ کا ان پیا سو شراب — اثر عشق کا چڑ گنوایا ھے تاب
ھمن پر تو واجب ھوا ھے انال — کہ در حال کرنا دونو کا وصال
دونوں مل اپس میں ایہں بول بات — پریشان لے دل دلاسے سوں ھات
گھڑی رہ دونو اس تردد منیں — خوش یک آن تقریر اپس بد منے
گھڑی دیکھ فرصت کی وہیں بے درنگ — کہے یوں سو آس دھن کے ماباپ سنگ
چندرسین یو ھے سو شہ نامدار — کیا ھے ھمن پر سو احساں اپار

---

(۱) یعنے دونوں کم سن تھے (اپچ = پیدائش) ۔ (۲) بڑھاے تھے ۔
(۳) مطرانہ ۔ * کیتک دن نہ پا وصل کا نو بہار ۔ ‡خار خار ۔

سو لکھن یو یار وفا دار ہے   بڑا مہرباں ہور پر اپکار ہے
کیا ہے خدا آج جگ میت آسے   دیا ہے کرم سوں پرت ریت آسے
جو کوئی اس کی صحبت تی نا نا کہے   جکوئی اس کوں دیکھے سو ہونا کہے
نہ آس دل سے ہوئی روشنی شمع میں   اجالا ہے خوبی سوں ہر جمع میں
ہمارے قبیلے سوں او نامدار   نہ چپ جان دینا ہے بیگانہ بہار
یو چنپا وتی کوں تو دینا آسیچ   عزیز آپنا کر کے لینا آسیچ
کہ ہے یو تمن سیچ شہ کا کنور   اپیں بی ہے با لذات ادک نامور
ہر یک ٹھار بی جای دیٹا کسے   تو بہتر ہے یو سب تی دینا اسے
کیے جب اینو دوستی کے بچن   سنی دھن کی ماں باپ سن دھر کرن
اپس دل میں یو لیائے معقول بات   کہے عذر خواہی یو سنہر کے سات
توں اس جای کا تو بڑا بھائی ہے   حقیقت میں تیریچہ یو جای ہے
ہمیں کچھ تیرے بول تی نیں ہیں بہار   جے کچھ تو کرے گا تیرا اختیار
انن مکھ تی دونو نے یو بات سن   خوشی سوں کھڑے کاج پر ہو دو گن
ابھالاں رنگا رنگ راحت کے چھاے   گرج سوں جگت پر برسنے کوں آے
دھریا جیو یو بالے کا بالا نہال   سو کانے پہ تھا سو برہ کا زوال
عجب کچھ ہے حق کا کرم اے عزیز   سمجھ دیکھنا خوب کر ٹک تمیز
کہ جس دھن کوں کوئی جیو دیا سوس رنجہ   دیا مفت کس بخت ور کوں یو گنج

صفت چنپا وتی کے بھیاؤ کرنے کی چندر شہ سوں
دھرم راج آسو رج بل کیاں کیا سو کاج شاہانی

کرن ہار معنیاں کے گوھر فشاں   او اس دھات کھولیا ہے دُرج بیاں
چندر شہ کے جب بخت کا در کھولا   سو مد مالتی لوگ اپنے بولا
سو لکھن اپن ہور اپس باپ مائی   چندر سین اپس کا سگا جان بھائی
یو خوش میز بانی کی دھر اشتیاق   محلاں فرح بخشش میں لے وثاق

دونو شه کیے میزبانی شروع   دونو دهیر عالم رهیا هو رجوع

تعریف محفل شادی چندرسین

دمامے لگے کاج کے گاجنے   سرس تال مندل لگے باجنے
لگیاں پاتراں ناچنے کاس‌بند (۱)   رکھیا ڈومنیاں راگ رنگ کا انند
ادک پاکے زر بفت صدران کوں زیب   محلاں هوے جلوه گر دل فریب
صفاں جوڑنا در چپ و راسته   کیے جشن هر ٹهار آراسته
جوکچھ دل منگے سو او بهر پور اچھے   جتا خوب تر چیز معمور اچھے
اچھیں سیر الوان نعمت سوں جم   معطر هو خوش بو سوں رهیں دمبدم
سگند زعفران کا لگیا بر شکال   جھڑی تھی سو پھل نیر کی بے مثال
ادهر پان تی پائے خلعت نول   نین کوں سو تشریف دیوے عمل

بیان شهر گشت چندرسین و رسمیات

یکس گهرتی یک تازه رسانه روز   لجاویں ادک چاؤ سوں دل فروز
بری شو کی جانے میں آیا سو جهیز   کیے ساز سرگشت کا تیز تیز
دهرم راج اپنے مناصب ستی   اپس شاں کی ات مراتب ستی
اجالے سوں پر نور کر کوه دشت   چلیا لے چندرسیں کا شهر گشت
مروتے هر یک چوک بازار تے   بنی گهر کوں انپڑے بڑی بهارتے
جو منهر اتها سور بل کی طرف   انگے شو کے آیا سرب لے کے صف
عزیزاں کی تعظیم دهر مان سوں   چلیا شو کو لے دبدبه شان سوں
هوے جشن خوبی سوں آراسته   سهیلیاں سهیں چهپ میں نوخاسته
جو هے راگ عاشق کے جیو کا شراب   پیالے سو کن(۲) کی لیا دل کا تاب
لٹکنے لگی یوں هر یک دهن سلول(۳)   دهری شوق سوں چک کی پتلی کاول
ٹلی اس گمت میں کیتک بار حب   لیے جوں رضا عقد کا دهر طلب

---

(۱) گھنگرو۔ (۲) کان۔ (۳) خوش ادا سے۔

تعریف عقد و جلوہ و رخصت عروس و نوشہ

سعادت تی قاضی ہوا عقد خواں بندیا عقد کھول اپنی فرخ زباں
وہاں تی مشاطہ ہو امرت گھڑی دینے جلوہ ات چاؤ سوں آ کھڑی
ہوئی رسم جب ریت کی نامور بنی کوں لے بھوڑیا بنا اپنا گھر
سندھر میں لے آیا جب اس سور کوں چڑیا بل چندر شہ کے تب نور کوں
چڑی ہات اپس دیکھ چندر بدن (۱) بھوگیا سکھ سوں پل پل سپورن بمن
اتھا دھن پہ یوں کچھ جوانی کا بار سہے باغ جوں آئے پر نو بہار

بیان آشفتگی چندرسین بر چنبا وتی

ہر یک پھول میں دیکھ کئی رنگ رس تصرف میں تس بن کے کیتا ہوس
کیی باغ دھرتا سو پا سر و ناز کیا سنبلستاں پو جب ہت دراز
بلک زلف سوں یوں کیا خوب دھات لگیا شوق کا آج سر رشتہ ہات
سولکھن جبیں نور کے تاب کی نچہل چشمہ ایسے کھڑے آب کی
جو تس صاف صفحہ سمجھ لے نول قلم باؤ کا خوش نویس ازل
سٹیا موج سوں نون لکھنے قلم رہی نون وہی نقش ابرو ہو جم
وہی نور پائے ادک مردمک چڑے جا تس ابرو کی کشتیاں پہ جک
دینے سنبلستاں کوں نت چھب نوا کہ ہے مانگ اس نیر کا کالوا
دل اس کا گونتیا سنبلستاں میں جا پوں من ہوا سکھ گلستاں میں جا
فرح بخشں جاں تس بدن بن ہوا ہر یک گل نظر کا نشیمن ہوا
ہوئی نین نرگس تی تس بر خمار رنگیا دل کوں تس گال کا لالہ زار
کرے من کوں پروردہ چپنے کلی (۲) دیوے سیب (۳) تس مغز کوں کد کلی
(۴) کرن وو جو سرور اتھے نور کے ہو جھالاں کنول جس میں ہیں سور کے
جگا جوت تس نور تی سد بسر پڑیاں تس کنول پر ہو پتلیاں بھنور

---

(۱) بالیدہ ہوا ۔ (۲) مراد بینی ۔ (۳) مراد، ذقن ۔ (۴) کان ۔

جو ہے چشمۂ لعل موتیاں کی کھان　　لبالب جو امرت سوں ہے بے گمان
نہ کیں نعمت حسن تی اتن بس　　یو امرت بی پیتیچ ہوی یوں ہوس
جو نافے تی خوش ناف آلے (۱) میں بھیٹ　　جو نکلی تھی روما ولی (۲) مشک بید
جسے زعفرانی ہیں دو کیند بار　　ہوئی ہت کوں لئی کچھ او سکھ دین ہار
جو تھے کر (۳) کنول ڈال تی خوب تر　　کرے تس کے پنجیاں تی دل خوش نظر
جو تھا غمزہ جس باغ کا باغباں　　سنبھالیا او یوں حسن کے گلستاں
کدھیں کھینچ نرگس کے ذزار میں　　کری خوار پلکھاں کی سٹ خار میں
کدھی سنبلستاں میں لا سحر کار　　گلے بھائے زلفاں کے سانپاں کے ہار
کدھیں پاڑ غبغب کی کچ راہ میں　　ڈھکیلے زنخدان کے چاہ میں
چھوڑے جا کدھیں جگ میں او ہاتے ہاتھ　　کوہستاں (ن) میں جوبن کے کر جیو پہ گھات
ولے یو جو تھا کام کے مد سوں مست　　کیا شوق انگے اس کے غمزیاں کوں مست
جھوما جھوم تس صبح ہت کی نسوس　　ڈوبایا او سب حسن کے بن کوں اوس
جلایا اپس شوق کا یوں پون　　جو سب تل اوپر ہو رہیا پھول بن
پڑی گر کنول بیل سی ہو نڈھال　　کیا بل سوں گد لے (ن) کے قایم نہال
ہوئی کھانپ کیلی کہ جوں سائباں　　گل اورنگ کیا یاسمن میں نہاں
گرہ کھولنے نبہ کی صافی کیا　　ہنر سو معما شگافی کیا
پلا رت متی کوں مدن کا شراب　　لجایا سو تن من تی سب ہوش وتاب
مدن رت سوں اس دھات برسیا ابھال　　جو سب تن تی چھوٹے جھرے بالی بال
اول وینچ مستیچ بھاری رہی　　جب اتری تو آخر خماری رہی
ہوی نیں سو اس سرخوشی پر یو شاد　　رکھی پن خماری کی تلخیچ یاد
سمج عین اس سکھ کوں نادان دکھ　　(۴) پرم رس کے ساقی پہ کی تلخ مکھ

(۱) مراد، شکم۔ (۲) خط شکم۔ (۳) ہاتھ۔ (ن) گھٹیاں۔ (ن) کیلی۔ (۴) شراب محبت۔

نوی پرت کی سچ جو بالی اچھی | روکھای پہ سختیچ اتالی(۱) اچھی
رتی دل پرت کھیل میں بھاے نا | پیا کا گھڑی سنگ خوش آے نا
رنگیلا جوچھند بند سوں رنگرس پہ آے | یکڑ ھٹ ھٹیلی یورس کس میں بھاے
دھرے آنچہ تی پیو کی پوں نت ہراس | اگن کن تی جوں جاے سیاب نہاس
نہ تھا ھم نمک(۲) چک سوں ہونے کا سکھ | شکر چا کھنے میں کرے زھو مکھ
نظا رہ تی یوں ڈر چکاوے نین | بچکتا ھے جوں پاردی (۳) تی ھرن
چھپاوے جوبن دھن نے یوں ہات تی | کہ جوں گنج کوں سارے گھات تی
ندی کان پر بات کوں دل کی ٹھار | کہ جوں باؤ پڑنے نہ دے گل پہ بار
زبر دست سر کش گھنوری پچھان | ھور اس کھاں بھانے کی زوری پچھان
لیوے کھنیچ تس چھاؤں تی دور دور | ھنسی کے بچن پر دکھاوے نکھور(۴)
چندرسین تیوں لیوے جیوکوں ھت | جتا ناز اس کا اسے ھوئی گمت
جتی صاحبی کی جو دیکھلاے ٹک | کرے عذر خواھی قبول اپنی چک(۵)
دھرے آسرا جس بھانے منے | مناوے سو واتیچ رجھانے منے
نظر بدھ کی عاشق کنے سن(۶) دسے | سو اوگن بی معشوق کا گن دسے
رھے صاحب ناز کا ھو غلام | جو فرمائے سو او کرے دل سوں کام
دو چا کھے سو تس بول پر پول اگر | لگے مکھ میں نابات کی لک شکر

تعریف عشق

عجب بے تکلف پرت پنت ھے | نت اس رہ کا سالک نڈر سنت(۷) ھے
نہ آڑ آسکے عقل کا راہ زن | نہ عقل و نصیحت کرے کچھ بی فن
یہی راج مارگ ھے بے شک سدا | برابر ھے نت اس میں شاہ و گدا
ھدایت گر اس میں بی ھوی بے نظیر | انگے شہ تی منزل کوں انپڑے فقر

---

(۱) سخت بے قرار ۔ (۲) شریک ۔ (۳) ایک جرائم پیشہ قوم جو لوگ بہت بڑے شکاری ھوتے ھیں ۔ (۴) تلخی ۔ (۵) خطا ۔ (۶) بے حسن ۔ (۷) مرد ۔

عجب عاشقاں کی ہے دیوانگی کہ نیں جس کے سر (۱) لاک فرزانگی
دکھا گرم اپنی محبت کی تاب کریں سخت الماس سے دل کوں آب
چلاوے سو دھن کا نلک اپناچ ھٹ بندے برس جس کام پر جیوکو گھٹ (۲)
چلی ھے جو دنیا کی بازی میں ریت کہ آخر کو پڑتی ھے عاشقاں کی جیت

تعریف محبت چندرسین و چنپا وتی

جو نایک (۳) ھوس کا چندرسین تھا پرت کھیل جس کا ھنر عین تھا
جو یو حسن کے بحر نے دھر امنگ دکھانے لگی ناز کی ات ترنگ
کرن تس کے من مین (۴) کوں خوش شکار لیے آنے اپس ھات نت آ شکار
اپس دل کے طعمے کوں سٹ نس اگل محبت سوں لایا خلاصی کی گل (۵)
پچھیں آ پنے نیہ کے زور سوں پھرانے لگیا عشق کی ڈور سوں
طلب جب جو طالب کی غالب دسے تو مطلوب طالب تی طالب دسے
کہالت میں ھوئی عشق ایسا برس لگیا جس کیا تس اپس تی سرس
اینو بھی یکس یک کے عاشق ھوے سو ھمدرد یار موافق ھوے
یکس یک مقابل ھو دیدار میں اپس آپ دیکھیں ھر یک بار میں
دیے سب تماشے کوں عالم کے چھوڑ سٹے جام جم کوں خیالاں تی پھوڑ
یکس درس پر یک کے تھی چک چکور یکس دیکھنا یک کے تھا جیوکوں زور
نہ رھیں تل جدا جسم تی جو بران سوتے جاگتے بی یکس یک کا دھیان
گمت میں جو پڑ نیند دیکھیں سپن (۶) او سنتے بی کرتے اونھیں وے بچن
انن من بی ایسی بنی پرت جم خدا یونچ بھی سب پہ کرنا کرم
بھلی دھن سو دنیا میں ھے یک بہشت جہنم کی ھے نار سو نار زشت
سو دھن خندہ رو یارھم دل اچھے جنم دُرمکھی (۷) سو جرم سل (۸) اچھے

(۱) برابر ۔ (۲) استوار (۳) سردار ۔ (۴) مچھلی ۔ (۵) شصت ۔ (۶) خواب میں بڑانا ۔ (۷) زشت رو ۔ (۸) سخت پتھر ۔

بری نار کچھ زہر تی کم نہیں ہور امرت سو لچھن(۱) کے سرجم نہیں
جو جس مرد کی گھر بری نار ہوے قیامت تلگ دل پہ تس مار ہوے
دونو جگ میں جیتا ہے وے بخت ور خدا جس کو جوڑا دیا خوش سیر
چندر شاہ کا جوں جوں سکھ پاے جاں سو تیوں تیوں دھریں شکر میں نت زباں
کرے اس دھنی کاج نت شکر اپار جو ہے دل منگے تی بی لئی دین ہار
قلبیہ دیکھت ان کے خوش حال مکھ کریں دل کو بل بل انکھیاں پاے سکھ
یکس یک تی خوش اچھ کے ہل مل گمے منگا پیار تل تل ہو یک دل گمے
پچھیں واں تی یک بار دونو کنور سگے اپنے ما باپ کوں یاد کر
دکھاے سسر واڑ کوں(۲) جا و جیوں انن کوں بی جا سکھ دیکھانیچ ووں
دونو اپنے ملکاں کو جانے منگے (۳) بنیاں کو اپس گھر لجانے منگے
ہوئی جوں انن کی مشقت یو چیز رکھی یونچ حق خاطر ہر عزیز

رضالے اپنے ملکاں کوں دونو شو لے بنیاں بھوڑے
ملیا ما باپ سوں منہر دیا او خوش ہو سلطانی

پراگندہ خوبیاں کے در خوش آب ملالیا کیے ہیں سو سب انتخاب
مرتب کرنہار ما لا رتن کیا ہے او یوں نظم پیر کہن
جو منہر کنور عاشق بخت ور جندرسین صاحب وفا خوش سیر
لکھیا تھا سو جاں لگ اپس آب خورد رضا سوں قضا کی او کر دست برد

رخصت شدن منہر و چندرسین با عروس خودھا
و روانہ شدن بملک خویش

دونو شاہزادیاں کے دل دھر آچاٹ دیکھن درس ما باپ ہور راج پاٹ
جو کنچن نگر میں دھرم راج نر گیا تھا چندرسین کا کاج کر

---

(۱) نیک اطوار عورت جو آب حیات ہے اس کے برابر وہ (بری عورت) نہیں ۔ (۲) سسرال ۔ (۳) دلھنوں کو ۔

جو سہر کنور صاحب اشتیاق اول سور بل ساتھ کر اتفاق
رضا ملک دھیر اپنے جانے منگیا بنی کوں سگاتی لجانے منگا
اتھا راج کوئی دن جو خوش باغ باغ یو سن بات ہو کر نپٹ داغ داغ
قبیلے سوں کئی دبس دلگیر ہو پھر اس بات پر باج تدبیر ہو
جہازاں کرا مستعید بے شمار دھریا ساز سامان دریا کنار
کنک گیر کی باٹ آسان تر سمجھتے سو لوگاں سوں تحقیق کر
دھرم راج اپس پادشاھی سنگات دوجا سور بل بی سرب دل کے سات
کنور ہور کنواری کوں انپڑاؤنے چلے ہو کے دیدار کے پاؤنے(۱)
جب انپڑے جو آ کر او دریا کنار اتھے لگ کئی دن بھی واں بے قرار
(ن) بھرا لوگ لاکھاں سوں بھر مال دھن کیے ہر سفینے کو بندر تمن
(ن) رچے جوڑیتے کچھ جہازاں سوں شل(۲) بندیا جاے جس تی سمندر پہ پل
جب اسوار ہونے کی آئی گھڑی رضا لے کے چلنے کی باری پڑی
کنور سور بل تی ہور آس نار تی او چنپاوتی سوں بی لئی پیار تی
ملیا بہوت اپکار مان ان کے سات زباں کھول دل کی کیا اتنی بات
کہ گئے پر مرا دل مرے ہات تی ہواتھا زمانے کی میں گھات تی
مجھے خضر ہو پھر جلائے سو تم امر کرنے امرت پلائے سو تم
ہدایت تمن لطف ہور جود کی خوش انپڑائے منزل کوں مقصود کی
پتا کچھ تمہارا ہے اپکار آج کوا کیا سکوں میں تمن بندھ باج
جب اس جگ تی اس جگ میں ہوے زندگی بجا لیاؤں تب لگ تمن بندگی
اسی دھات ملتے چندرسین سات کیا حق گزاری کے لئی اس سوں بات
وہاں تی اپس ساس سسرے کے سنگ ملیا آ ادک مان رکھ بے درنگ
انوں بی دل اس دھات ہو بھانت لے کلیجے کو اپنے پھر آس ہات دے

---

(۱) سہان ۔ (ن) بھرا جہاز لوگاں سوں اور مال دھن ۔ (ن) چلے جوڑتے ۔ (۲) زنجیر

دعا کر دونو کوں دل و جان سوں (۱) بڈھا مان تشریف هور پان سوں
نظر سامنے کر کے کشتی سوار پھرےواں تی سب مل کے آپ اپنی ٹھار
چندرسین نے لے کے اپنی بنی بہوت بھانت دھن مال کا هو دھنی
رضا لی گھر اپنے گوں جانے بدل چلیا او بی خوش دم دماتا (۲) نکل
چڑی جوں یو زهره هو وو مشتری مه نو کی کشتی کوں هوئی بر توی
هوا محض ان پر خدا کا کرم تو باد موافق چلیا سات جم
قدم تل سفینے کے آس بے نظیر هوا آب دریا بساط حریر
جو دریا ترنگ (۳) کا ترنگ (۴) تیز لیاے پون اس سفینے کی لیا زین بھاے
او کشتی ترنگ پر جو بھاری دسے هتی پر هی گویا عماری دسے
اگر موج کہتا هے ڈونگر کی ٹھار تو کشتی کو کہتا هے رُکھ نامدار
تماشے میں لگ روز جوندهیر کے نظاره میں افلاک هور نین کے
سفینے کے هر دم چلاوے منے ترنگ پر ترنگ کے ملاویں منے
سمند کے او ترنے او بھرنے کی گت سفینے کے چڑنے اوترنے کی گت
دیکھت هر گھڑی هوے محفوظ من تھنڈی هوئی هر دم هوس کی نمن
گمے سکھ سوں تھے لگ سفینے منجھار سلامت انپڑنے میں دریا کنار
ادک شکر کر حق کی اپکار سوں سو کر نو بہار آپتی بھار (۵) سوں
ملانے کو سب کوں بڑا بھار رچ کنک گیر کی پوچ (۶) شه راه سچ
هلیا بھار سوں جوں گھڑی ٹھار تی خمی سب زمیں بھار (۷) کے بھار تی
کیا دُهم سوں جس ملک پر تی گون (۸) هوا واں تی حاصل بی لئی مال و دھن
چلی هے یهی بادشاهی کی چال که آتا سو نیں چھوڑتے ملک و مال
کیتک دیس یوں باٹ میں ذوق پاے اپس ملک کی جاں تی سرحد میں آے

---

(۱) زیادہ کیا - (۲) دبدبہ سے - (۳) موج - (۴) گھوڑا - (۵) تحمل سے -
(۶) بوجھ - (۷) تجمل کے بوجھ سے - (۸) گزر -

خبر یافتن والد منہر از رسیدن منہر و کمان کردن او از مخالف
و تیار کردن اسباب جنگ ۔

خبر جا کے انپڑی کنگ گیر کوں | ہور اُس شاہ بکرم جہاں گیر کوں
که پردیس کا کوئی تو آنا ہے راج | بڑا کوئی ہے آیا سو چل یاں لگ آج
*انو بیگ لگ بگ سوں تاکید کر | کیے مستعد دل سلح سوں سنور
حشم برج ہور تٹ میں ہر ٹھار ٹھار | کیے کوٹ کے سب (۱)فرنگیاں کوں بار
پچھیں کون آتا ہے سو لینے خبر | دیے دل میں اس قاصداں بھیج کر

خبر رسیدن منہر بوالدین و مسرور شدن آنہا

کنور پاس قاصد او آنیچ میں | سلامت خبر شہ کی پانیچ میں
اسی وقت موتیاں سوں تس مکھ کوں بھر | دیا بھیج اپس آونے (ن) کی خبر
جو ما باپ یک عمر دھر اشتیاق | ہوے تھے بڈھے سو ستے تھے فراق
گیا تھا نظر تل تی یو جب سوں سور | گنوائے تھے رو رو کے انکھیا تی نور
خبر خوش یکا یک او آتا سو پاے | خوشی یو نہ ما باپ کے من میں ماے
گماں یوں کیے خواب ہے یا خیال | ہمن پر تو ایسی خوشی ہے محال
رہے نا رین جوں نکلنے میں سور | دیا دل کے اندکار کوں سکھ یو نور
نگر میں ہوئی جب یو سدھ آشکار | دسیا عید نو روز کا نو بہار
خزاں تھی(۲) جو اس غم کی بالے نہال | خوشی کے جھٹک پات تھے ہو نڈھال
شرف میں جو پھر سور آتا سو پاے | رنگا رنگ راحت کے پھل پھول آے
شرف پھر کے پانے کوں بیت الشرف | سنوارن لگے شہر کوں ہر طرف
نگر میں سب آئینہ بندی کیے | ہر یک صدر خوش شہ پسندی کیے
سنوارے ہر یک رستہ بازار کوں | دیے آب صنعت کی گلزار کوں
ادھر یک چمن میں پری پیکراں | لٹکنے لگیاں سرو قد دلبراں

(۱) توپیں ۔ (۲) سے ۔ * اینو تب سو لگ دھک ۔ (ن) یو ۔

تلک راج رانی ادک شوق سوں   کنور سات ملنے چلے ذوق سوں

استقبال کردن والدین منہر و رسیدن او در شہر

جو تھی بہار اول تی آراستہ   چلی پیش و پس ہور چپ و راستہ
دونو دھیر تھی شوق غالب اتھے   دیکھن یک یکس بہوت طالب اتھے
اینو جوں کہ جلدی سوں جاتے اتھے   انو بیگ ویسیچہ آتے اتھے
جو بہاراں (١) سوں بہارا ہوئی رو برو   دونو دھیر ہوئی تازگی سو بہو
اتھے گرچہ بینی (٢) پہ کئی فوجدار   ملن باپ سوں پن کنور نمدار
ہو بینی کی بینی اپیں ایک تن   دھریا راکھ سر بھوئیں پدر کے چرن
اوچا وے لگ اس کا چرن پر تی سر   چو بی(٣) شوق سوں جا قدم پر نظر
کہ تا جیو پھانکیا (٤) سو تن میں ملے   لگایا سو چھاتی چکل کر(٥) گلے
محبت سوں چھاتی لگاتیں چکل   بچھڑ پن(٦) کی گئی جھال(٧) دل سوں نکل
پچھیں واں تی اپنی جنی مائی سنگ   کیا پائے بوسی ادک بے درنگ
اونے بھی اوچا لر کے فرزند کوں   دعا لئی کری جیو کے پیوند کوں
پچھیں واں تی مد مالتی کوں بی آن   سو * کرنش میں ان کی دھریا بے گمان
انو لاڑلی بہو کوں چاؤں آچا   اوچائی تلک لاک قربان جا
نظر بھر کے یک بار دیکھی سو مکھ   پڑیا دل کی انکھیاں کوں دونوں کی سکھ
یکس حسن میں ایک تھوڑا دسیا   ملیا سور کوں چاند جوڑا دسیا
کنور کا جو دکھ سن میں دونو کے بھید(٨)   ہو رہی تھی جو رونے تی نت جک سفید
دونو نور بخش ان کوں †چشمک ہوئے   دو نو کی بی روشن وہیں جک ہوئے
ادک سکھ کی مد سوں ہو پاتے پھرے   نول شادیانے بجاتے پھرے
نگر میں سب آتس خوشی یوں بنی   بنا عین لیا یا ہے جوں نو بنی

(١) تجمل سے تجمل - (٢) ہراول (٣) جیبھی، جا پڑی - (٤) جدا -
(٥) پہنچ کر - (٦) فراق - (٧) گرمی - (٨) اثر کیا ہوا * خدمت † کے

بسیا شہر ہو رنگ برنگی نول   سو ہر یک نشیمن ہی جلوہ محل
دونو دھیر تی نو رتن آر تیاں   کھڑیاں دلبراں (۱) شو آپر وارتیاں
چھجیاں بیچ پھر دلبراں جا بجا   ہنر سال دسنے لگیا ہر چوبجا
بتا حسن (۲) داٹیا جدھر کا تدھر   نظر بھس (۳) سکتی نہ تھی تس بھتر
(۴) مروتے مروتے قدم پو قدم   تماشیاں سوں محفوظ ہو دم بہ دم
مبارک گھڑی میں اپس گھر کوں آئے   کتیک دیس وہیں *شادمانی گنائے
بہوت دن کے پھا نکرے سو یک ٹھار مل   خدا کے کرم سوں ہوے جمع دل
قبیلے کوں شادی دل افروز ہوئی   نوی عید ہر ہر گھڑی روز ہوئی
‡وہیں ترت سب تی مجالس بھرا   بڑے ہور ننھے لوگ حاضر کرا

یافتن منوہر تاج سلطنت از والد خود

دیا اپنے فرزند کوں تخت و تاج   حوالہ کیا سو سب ملک و راج
خزینے کیاں کیلیاں (۵) دیا ہات میں   وزیر ان کوں سب کر دیا بات میں
سبوں کوں بھی دے خلعتاں خوش تمام   دلایا حضور اپنے سب کا سلام
جو ہو رہی تھی دنیا بندھی بے گماں   زلیخاں نمن پھر دسی نو جواں
پکڑ من میں منوہر نے حق آگہی   چلانے لگیا عدل سوں نت شہی
بسایا سکل ملک ایسی قول نال   رہیا اس کی نیت تی دایم سُکال
رعیت کوں لشکر کوں لئی سکھ دیا   احد کے بی دل کوں نہ تل دکھ دیا
کر یک دھر تی عالم کوں سب سرفراز   رہیا ہو کے سب باپ تی بے نیاز
تردد تی تس ملک لشکر بدھائی (۶)   رعیت نوازی اسے کام آئی
رکھیا سب بڑیاں کی روش مینچ پاؤں   آچایا اپس باپ کا نیک ناؤں

(۱) نوشہ - (۲) بھر پور - (۳) گھس نہیں سکتی تھی - (۴) خراماں خراماں
(۵) کنجیاں - (۶) بڑھایا ، زیادہ کیا - * میزبانی - ‡ وہیں شان شاہانی مجلس بھرا -

پرت خُلق سب خلق سوں بے شمار هوا صورت و معنوی شہر یار
که جوں بعد سلطاں محمد بلی هوا بادشاه خلق پرور علی
اتا نصرتی مدح شه پر شتاب سعادت سوں کر بیگ ختم کتاب

هما یوں ناؤں سوں شه کے کیا ختم کتاب آخر
یو تحفه نصرتی کا هے الهی شه کو ارزانی

زہے شاہ عادل علی حق گزیں یو سلطاں محمد کا هے جا نشیں
جگت دُر برا هیم شاه زمن گیا تھا جو کر باغ ملک دکھن
جو سلطاں محمد هوا نام دار دیا باغ کوں اس جنم نو بہار
پتا خلق سوں خلق پرور هوا پدر نامور تی پسر ور هوا
جن آیا هو جس ملک تی بے پناه اتھا شه کا سایه تس آرام گاه
گیا جب یو عالم تی ویسا کریم دیسیا چوں زمانه هوا اب یتیم
پڑیا سو گھڑی جگ کا ماتم میں من دیسیا غم سوں او روز روشن رین
وهیں یو خلف نامور نیک بخت هوا سوچ پل میں خداوند تخت
یتیماں کا دل خلق سوں لے کے هات کیا پرورش ات کرم تی سجات
بتا کچھ دوکھیاں کے دیا دل کرں سکھ جو ویسا بساری گیا آں تی دکھ
بزرگاں کی کرنی جنم پیروی هدایت اوسے حق تی هے نت نوی
خدا شه کا هر فن میں کر ایک من دیا عقل و تدبیر کا مال و دهن
کرےشه کا جس سرخ رو کھرگ کوں دیوے قوت تس کھرگ نت سرگ کوں
طمع سیر هوئی شه کے احسان تی پھریا حرص کا کانسه جس دان تی
نزاکت کے بن کوں دیا آبرو هنر کی گلستاں دهری رنگ و بو
(۱)سوائی یو استاد عالم هوا مربی زمانے کا جم جم هوا
هنر دور میں جس جوانی دهریا دکھن پا دو گن گن سجانی دهریا

(۱) بر تر -

هنر کی رتن تونچه دی اے سعید   بڑی مول سوں پھر کے کیتا خرید
جنم خام تھا سو دکھن کا کلام   ہوا پختہ تجھ تربیت تی تمام
ترے شاعراں شعر نازک بنائے   کہ جس وصف تالاب میں خوباں کے ماے(۱)
سمجھتا ہے باریک بیناں کا من   جو اول اتھا کیا سو شعر دکھن
انا کی جو کیں شعر سو سر سری   سنے تو کہے مرحبا انوری
دکھن کا کہن شعر اب بے عدد   لگے کہنہ تقویم مانند رد
خصوصاً جو میں تجہ تی پایا ہوں فیض   وہی کھول جگ میں دیکھایا ہوں فیض

در تعریف کتاب

کیا ہوں کتاب اب یو تصنیف میں   بھریا تس میں تیری جو تعریف میں
دروں کا ات فکر سو کھود کہن   نکالیا ہوں کئی رنگ برنگے رتن
نپی جوہراں میں جو کڑیاں ہوں آج   سمج لیو نہ پایا ہوں دقت کے باج
جو سب نس فلک کھاے خون جگر   تو یک بھار لیاتا ہے روشن گہر
رہنا کر مشقت کی اپنی پچھان   شفق کر دیکھاتا ہے لہو کے نشان
کتاہوں مشقت مری کھول میں   کہیں نہ راکھیا ہوں بے ڈول میں
ہر یک سخت الماس کوں کر تلاش   بنایا ہوں کئی بار پھر پھر تراش
ہر یک نگ پہ جڑنے رتن بو محل   کیا ہوں کتی بار اپس لہو کا جل
دسے نس(۱) نمن گرچہ خط کتاب   چھپے ولے اس میں کئی آفتاب
ہر یک سطر ہے گرچہ نیلم کی لڑ   معانی کے ہیں لعل یکس یک تی چڑ
مرا لعل ہر یک دیکھت نا مدار   کیے ہیں رتن پارکھی سب قرار
اچھا لے تو جیتا یو جاوے بلند   وتا نقد دینا بی ہے سود مند
دیکھو مول اس لعل کا کیا چڑیا   (۲) اچھالیا سو طاق فلک میں پڑیا

---

(۱) سایے۔ (۲) جوہریوں کا قاعدہ ہے کہ جو لعل کہ بے بہا ہوتا ہے اسے ناخن سے جنبش دیتے ہیں اور جس قدر اوپر کو جاتا ہے اسی قدر وہ بیش قیمت خیال کیا جاتا ہے۔

انا شاہ بن مول کن لے سکے — جو ہر لعل کا یوں بھادے سکے
سراؤں کیتا آج مجھ بخت کوں — مرا یو ہنر ہور خریدار توں
شہا کوئی متاع اس کی ناسار چھے — یونت جگ میں جگ جگ رہن ہار اچھے
اگرچہ ہوں کیا مبں جو مجہ ناؤں رہے — ولے شعر میرا مری ٹھاؤں رہے
برکت تی تجہ اسم اعظم کی یو — زمانے کے رہے گل میں تعوید ہو
توں عادل ہے شہ تجہ سوں انصاف ہے — توں حق گوئی کر جگ میں اوصاف ہے
زمیں پر برستا ہے گر چہ ابھال — لگیں کیں بی قابل چمن بن نہال
کرم ہوئے سو ھمنا پہ جیسے نت نول — نتیجے کے تس ہاتے ہاتھ آے پھل
خصوصاً جو میں قصہ بے مثال — کہ الحق ہے مجھ فہم کا اک خیال
مری طبع کی تیز تاڑی کتیں — پون سوں کرن ہار بازی کتیں
اوبلتا سو دیک آپنی ٹھان میں — لے آیا سو قصے کوں میدان میں
نہ مجھ دل سنگیا تیوں پھرایا او سے — نہ جوں تھا دیکھانا دیکھایا او سے
نہ ہر ٹھار دیتا ہوں جولان میں — تھپک چپ چلایا ہوں گردان میں
کہ جاں ٹک دمانک(۱) دیا ہوں نسنگ(۲) — وہاں دوربین عقل ہوتی ہے دنگ
دھر اس شہر کی اصل خوبی کا بھاؤ — نکالیا ہوں قصہ کی شاخاں تیا تاؤ
لبنی بات کو کیں کیا مختصر — کہیں مختصر کوں بدھایا سنوار
کہیں چپ روایت کیا حسب حال — کہیں طبع کی لی چلیا خوش خیال
کہیں بول گت مینچ صافی کیا — کہیں دقت سو شگافی کیا
بندیا ارت(۳) کیں ہر کسی فہم کا — رکھیا بھاؤ کیں پاد شہ و ہم کا
بکٹ فن ہے آسان شہ تجھ اگل — کہ ہے توں کرن ہار مشکل کوں حل
نہ ہوے جاں سمجھ یک نزاکت جسے — معانی تجے اس میں دس دس دسے
سخن وے جو ہوئے عارفاں پاس چیز — نہ سمجیا تو کیا غم اگر بے تمیز

---

(۱) جلد رزی ـ (۲) تاخت ـ (۳) معنی ـ

هنر بہوت باریک لی ہے سنبھال — کہے وون تو ہوے شعر سحر حلال
قواعد سو کیں شعر تو شعر ہے — و گرنہ دم خر کیرا شعر ہے
جو مجھ بات کا قدر سنگیں کیا — گلا دل کوں ہر بول رنگیں کیا
مری ہر بچن ہے معانی کی سوٹ (۱) — رکھیا ہوں سو ڈونگر کوں کاڑی کی اوٹ
ٹک آیا ہوں جاں سحر کے کام میں — رکھیا بھر سمندر کوں یک جام میں
هنر کا ملا موپ (۲) لئی مایہ دار — عمارت اوچایا ہوں خوش پایہ دار
ہر یک داستاں بوستاں دل گزیں — ہر یک بیت ہے یک محل جانشیں
معانی کی صورت کی ہے آر سی — دکھن (ن) کا کھیا شعر جوں فارسی
فصاحت میں گر فارسی خوش کلام — دھرے فخر ہندی بچن پر مدام
دگر شعر ہندی کے بعضے ہنر — نہ سکتے ہیں لیا فارسی میں سنور
میں اس دو ہنر کے خلاصے کو پا — کھیا (ن) شعر تازہ دونو فن ملا
دیویں داد سن فارسی شعر داں — جو ہندی سنے تو کہے دل سوں ہاں
(۳) ادیکھیا ادک ہو حسد سوں کباب — رکھے بول اتنا کہ دکھنی کتاب
سمجدار کوں خوب سودے سوں کام — نہ دوکان کا دیکھنا سقف و بام
کہ ہوئے جس زباں میں سخن نامدار — رہی ہو زمانے پہ او یادگار
دیوے گوش ہر دل کوں ارباب ذوق — مرا شعر سننے سمجھنے تی شوق
کریں بے سمجھ یا جو حاسد اوداس (۴) — تو دونو بی معذور ہیں میرے پاس
سرس شعر ادیکھے کوں کاں خوش لگاے — کہ الوان نعمت دوکھی کوں نہ بھائے
یکس کے تو ہوی طبع سن جیؤ سرد — یو دسرے کے دل میں حسد سا ہے درد
جو سنے کی ہوے وقت جاں دکھ زیاد — بچارے کوں کاں آئے تحسین یاد
(۵) جہلوں اپ سمجھ پر بی نا ماردم — اگر چپ سنے تو بھی آس کا کرم

---

(۱) گٹھڑی ۔ (۲) نقشہ ۔ (ن) کھیا شعر دکنی کوں جوں فارسی ۔ (ن) کھیا قصہ ایسا دونو فن ملا ۔ (۳) ناتواں بیں' حاسد ۔ (۴) تنفر ۔ (۵) قدرے

که هوی تس خلل تی سخن بے سواد
بچن آئیں تب شیخ سعدی کے یاد

اگر برکهٔ پُر کنند از گلاب
سگے دروے افتد کند منجلاب

جو کوئی کبر و کھنے تی دل صاف ہے
مجھے آس تی امید انصاف ہے

سمجھتے ہیں وے دیکھ صاحب ہنر
که کیا کیا ہیں کاماں سو کس ٹھار پر

زہے شاہ دانا دل آگاہ توں
که سب عارفاں کا بھی ہے شاہ توں

سخن بولنے جوں سکایا ہے توں
سمجھنا بھی سب کو دیکھیا ہے توں

تو سب اہل دانش جو دقت شناس
ہنر دیکھ کرتے ہیں حظ بے قیاس

میں یو شعر فرزند قابل پچھان
(۱) بھیا تیوں رکھیا تربیت بیچ دھیان

سمجھ دیکھ آخر زمانے کی گھات
دیا پالنے عارفاں کیچ ہات

جو ہیں عارفاں ان سوں یو عرض ہے
مرا حق آنن طبع پر فرض ہے

کم وبیش پر کر کرم سوں دھش(۲)
بزرگی سوں اپنی کرس پرورش

دیوے اس خلف پر تی جن مجھ دعا
خدا ایاے اس کا بھی بر مدعا

الٰہی پڑن ہار کوں شوق دے
سنن ہار کوں ذوق پر ذوق دے

اچھے عشق کی جس دروئے میں اگ
مرے دم سوں ہر دم اوٹھے او سلگ

نکه اس میں سب قیل ہور قال ہے
یو سب صاحب حال کوں حال ہے

جو افسردہ دل ہے سو ناگرم ہوے
سخن عشق کی خیر پر شرم ہوے

مرا شعر مردانه مرداں پسند
کرن ہار ادک خوبرویاں میں چھند

اپس حسن میں ہر بچن طاق ہے
جنم جگ یو مقبول عشاق ہے

کتا ہوں تکلف کوں کر بر طرف
جو یو شعر ہے نو بہار شرف

نوی رت میں جب لسلساتا (۳) دسیا
(۴) ہوا دل جلیاں میں بساتا دسیا

ادک شوق سوں دل کی کر میں گزر
کیا سو ہر یک گل پہ بدہ کی نظر

---

(۱) جس طرح مناسب خیال کیا ۔ (۲) عفو ۔ (۳) ترو تازہ ۔ (۴) محبت ۔

محبت کے پاباس ہر ٹھاوں میں رکھیا گلشن عشق کرناؤں میں

خصوصاً جو مجھ دل پریشان تھا فلک کے فلاکت تی حیران تھا

تب اس دل پریشان کو تھیر دے کیا باغ سو جیؤ کا نیر دے

خدا مجھ مشقت یو کیتا سو چیز ہوا سب کوں یو تحفہ جیؤ تی عزیز

در بیان تاریخ کتاب و دعائیہ

دھریا اس کی تاریخ کا جب خیال وہیں ہاتف غیب معجز مقال

کیا اس کی تاریخ یوں ہجر تی مبارک یو ہے ہدیۂ نصر تی(۱)

الٰہی یہ شہ کو مبارک اچھو نگہبان اوسے حق تبارک اچھو

کسی کی تو ناکہ سکوں دل کی دھات کتاھوں ولے میں مرے دل کی بات

مجے یو تو ہے جیو تی پیارا کتاب کہ ہے عشق سوں پر یو سارا کتاب

اچھی کچھ بھی دنیا کا جس پر سواد دھرے اس تبرک سوں او اتحاد

اچھوتا ہوا شکر اللہ تمام دعا سوں کروں ختم اوسے والسلام

الٰہی جلگ نظم دوران کا اچھی چھب سوں مطبوع ہرجان کا

جلگ عشق کا قصۂ دل پذیر اچھے درس میں صنع کے بے نظیر

جلگ دھرت میں تازہ مضمون اچھے فلک تل عناصر بی سوزوں اچھے

جلگ مطلع ماہ غرہ دیکھاے جلگ سلخ مقطع کی خوبی نپاے

جلگ بیت دن رین کی نامدار دھرے دونو مصرع میں صنعت ہزار

جلگ تس کرن ہار اچھی وافیہ چندر سور کا منتخب قافیہ

مہینے کی ہر داستاں سوں نوی چلی جاے لک سال کی مثنوی

کیا ہوں جویو قصہ خوش دھاؤں سوں علی شاہ عادل کرے ناؤں سوں

تلگ جگ میں مقبول اچھی یوسدار بحق محمد علیہ السلام

---

(۱) اس مصرع سے ۱۰۶۸ھ نکلتا ہے۔

فرهنگ مثنوی گلشن عشق

الف

الفاظ	معنی	الفاظ	مغنی
آبالان	جوش	آپجانہارا	پیدا کرنے والا
ابرنا	باقی رهنا	اپچھرا	اپسرا، پری
ابرهن -	اباس	اپرال	اوپر
ابس	توقف	اپروپ	نادر
آبستنی	حاسلہ	اپس	حکم
ابلا بلی	نهایت قوی	اپس تی آپ	ازخود، آپسے آپ
ابلوچ	مصری	اپس جاءی	اپنی بیٹی
ابهال	بادل	اپسے	ازخود
اپار	بلند	آپکار	احسان
اپار	بے نهایت	اپن	اپنا پن(مراد ضد)
اپٹنا	بلند هونا	اپنک	خود

الفاظ	معنی
اپنکی	یگانگت
اپنگ	بے مثل
اپنگ	تنہا
اپنگ	نرالا، یکتا
اپورپ	انوکھا
ات	بہت
اتا	اب
اتال	اب
آتالی	بے قرار
آتالی	مضطربانہ
آتاول	بے قرار
ات چپل	نہایت تیز
آترائی	احسان کا عوض
اتم	خوبی
آتم	اعلا
آٹ	آٹھ
اجنوں	اب بھی
اجھوں	اب تک
اجو	ابھی تک
اجوں	ہنوز
اچھنہار	رہنے والا
اچھے سار	ٹھیک ٹھیک،

الفاظ	معنی
	نفس الامر
آدا	آدھا
ادک	زیادہ
ادک	کثرت سے
ادھار	سہارا
ادھر	ہونٹ
ادھر پر ادھر	لب بر لب
ادھیکا	ناتواں بیں، حاسد
آدے	آدھے
ارت	معنی
آرسی	مراد از آفتاب
ارگند	ایک قسم کا پھول
اڑباٹ	ناہموار و ٹیڑھا راستہ
اڑھیاں	درماندگاں
آساس	آہیں
آستوا	دوپہر کا وقت
اسد	برج (اسد)
آسانی	بلند
اصول	اطوار
اگربھید	اگر کا جنگل
اگل	زیادہ

معنی

سامنے، روبرو
آگ
سیر
سیر ہونا
سیر ہوئے
یقین
دل‌سیر کردینے والا
انگیٹھی
زلف
ظاہر
نرالی
دیوار
پشت بدیوار
اندھیری رات
زندۂ جاوید
ہمت، تقویت
بے بہا
قسم
بے انتہا
آسمان
کھانا پینا

الفاظ	معنی
انپڑنا	پہنچنا
انپڑنے	پائے
انت	انتہا
انتر	فرق
آنٹے جھونٹے	جھولے میں بالمقابل بیٹھ کر ایک کے پاؤں دوسرے کی گود میں رکھنا۔
انجو	آنسو
اندازہ	مقدور
اندکار	اندھیرا
اندھیاریاں	چھپر کھٹ کے پردے
انس	انناس
انگات	عاجز
انگار	انگارہ
اننگ	آگ
اوبالا	خس
اوپٹ	جوش کردہ
اوتار	نادر، بے مثل
اوتالا	بے قرار
اوتے	اتنے ہی، اسیقدر

الفاظ	معنی
اوچانا	اٹھانا
اوچائیا	اٹھایا
اوچتی	بے خیالی سے ، نادانستہ، ناگہانی سے ۔
اوداس	تنفر
اوداسا	تیار
اودھان	شیوہ، ڈھنگ
اوڑے	الگ ہوجائے ، کنارہ گیر ہوجائے۔

الفاظ	معنی
اوسنتے	خواب میں بڑانے کے الفاظ پیدا ہونا۔
اوگت	ابتدا میں
اوکت	ایجاد
اوگم	آغاز
اوگن	برائی
اوگھڑ	بے ربط
اوگے	طلوع ہو
اولکھن	بدکردار
اونندیاں	مخمور، نیند کے ماتے
ایتا	اب

ب

بات	حرف
باتیاں	بتیاں
باٹ پاڑو	راہزن، بٹمار
باج	بغیر
باد	برباد
بار	دیر ، اجل
بارا	ہوا، آندھی
بارے مثال	ہوا کی مانند
باڑہ	محلہ
باس	خوشبو

بالا بدل	بلند بادل
بالی	معشوق
بالے نہال	پودے
بانٹے	حصے
بانجھ کاڑا	گھولواں ، یعنی ایسی دوا جس سے عورت بانجھ ہوجائے ۔
بانچھ	محفوظ
باول	باولے

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
باؤ بارا	طوفان گرد و باد	بدھیا	بڑھا
باؤ پھک	ہواخور، آوارہ	بڈھا	بڑھا، زیادہ کرکے
بائیں	باؤلی	بر	پھل
بپت	مصیبت	بران	بار، وقت
بجا آننے	بجا لانے	برانی	بیگانہ
بجر سل	سخت پتھر	برچی	برچھی
بچتر	نادر	برد	علامت یکتائی (تفرد)
بچی	چھوٹی	برد	شان
بچھڑپن	فراق	برد	قابل فخر
بدپتی	اہل دانش	بردزنگ	گھنگھرو
بدل	واسطے	برستیں	بارش لے
بدل	بادل	برسن	ریزش
بدل	سبب	برھنی	فراق زدہ
بدل بہار	ابر شکوہ	بری	خوب
بدم	ہاتھی کی مستک کا سرخ نشان۔	بری	بارے
بدھ	عقل	بری تو	قسم پارچہ
بدھ	عطارد کو بدھ بھی کہتے ہیں۔	بڑبڑا	بلبلا، حباب
بدھاوا	نغمۂ عیش	بڑ بڑے	بلبلے
بدھاوا	شادمانی	برعہاں	مہورت
بدھائی	بڑھایا، زیادہ کیا	بس	مقدور

الفاظ	معنی
بساری	فراموشی
بست	چیز
بسراٹ	بھول
بسنت	بود باش
بکٹ	مشکل
بسندے	باشندے
بگولیاں	بگلے
بل	زور
بل	قابو
بلوند	بلونت، بہادر
بن	جنگل
بنا	نوشہ
بنات	مراد، بنات النعش
بناتا	بنات النعش کی طرف اشارہ ہے۔
بن باس	باشندۂ صحرا
بنجالا	(بجالا) بینگن
بند	بوند
بنکا	جھکا
بنکی	کجی
بنیاں	بنی کی جمع دولہنیں۔

الفاظ	معنی
بوجک	پرکھنے والا
بوج کر	بجھ کر
بوج نہ رہنا	ہوش نہ رہنا
بوڑا	بہرا
بوڑی	قسم آتش بازی
بول	بات
بہار	بہار
بہار	تجمل
بہار	جلوس
بہار	بار، بوجھ
بہار	باہر
بہار	جمعیت
بہاراں	تجمل سے تجمل
بہاراں سوں	
بہار کے بہارتی	تجمل کے بوجھ سے
بہاری	اعلا
بہان	شعاع، سورج روشنی۔
بہان	بہن
بہانا	ڈالنا
بہرام	مریخ، ترک فلک
بہز روت	عین شباب

الفاظ	معنی
بھرکی	جادو کی قسم
بھرے وقت	قریب بہ مغرب
بھڑکل	پھاٹک، دروازہ، کلاں ۔
بھکنا	آوارہ پھرنا
بھگے	سیر ہو
بھگیلنا	دوڑانا
بھنجن	توڑنے والا
بھنور	بھونرا
بھوج	بازو
بھوجنگ	سانپ، اژدھا
بھوڑے	رخصت (بدا)
بھوندنا	فریفتہ ہونا
بھوڑیا	رخصت ہوا
بھول داٹ	سہو غالب
بھولنا	فریفتہ ہونا
بھومان	زیادہ عزت
بھونریاں	بھونروں
بھوئیں	زمین

الفاظ	معنی
بھید	اثر کیے ہوئے اثر انداز
بھیس پھرانا	بھیس بدلنا
بیتال	ایک جادوگر کا نام ۔
بھیس پھیرکر	شکل بدل کر
بیچھو	بچھو (عقرب)
بیر	دشمن
بے رچ	بے مزہ
بیس	بیٹھ
بیانا	بٹھانا
بیسک	کنارا
بیسک	بیٹھک (نشست)
بیسلا	بٹھایا
بیسنا	داخل ہونا
بیسنا	بیٹھنا، گھسنا
بے کام	بے زبان
بینی	ہراول

پ

الفاظ	معنی
پاٹ	پٹ (کواڑ کا)
پاچ	زمرد

الفاظ	معنی
پاردی	ایک جرائم پیشہ قوم جو بڑی شکاری ہے۔

الفاظ	معنی
پارکھی	جوہرشناس
پارنبی	چوٹی (درخت کی)
پاڑنا	ڈالنا، پھاڑنا
پال	کنارہ
پال	بند، کٹھ
پالتی	مخبر، جاسوس
پاولا	قدم
پاؤں داواں	جال، پھندا جسے زمین پر بچھا کر پرند پکڑتے ہیں۔
پاؤنے	مہمان
پائیل	وہ جس کی ولادت پاؤں کی طرف سے ہوئی ہو۔
پایدل	پیادہ
پت	برابر
پتم	عاشق، پیارا
پتمبر	زرد تافتہ
پٹھائی	بھیجی
پٹھایا	بھیجا
پٹی	دفتر
پٹیاں گھوٹ	کنگھی کرکے
پجر	تراوش
پچتانا	پچھتانا
پچتر	شاہکار
پدک	اعلا ترین
پدمنی	حسین‌ترین، عورتوں کی اقسام میں پدمنی بہت نازک اور حسین خیال کی جاتی ہے۔
پرت	محبت
پرپنچ	دانو پیچ، فریب
پرس	پارس (پتھر)
پرسن	مہربان
پرکم	محتاج
پرکم	محروم
پرگٹ	آشدر، ظاہر
پرم رس	شراب محبت
پر ملک	غیر ملک
پرورده	معطر
پرونا	برلانا، پورا کرنا
پرویا	برلایا، پورا کیا

الفاظ	معنی
پرا :	پری کا مذکر
پرورده	با مراد
پرس	مرد
پرتهم	دنیا ، جہان
پرکاج	غیر کا کام
پرآپکار	بے غرض محسن
پرگھٹ	نمایاں
پران	جان
پردھن	آفریں
پرکتے	پرکھنے
پڑدلا	پڑتلا
پسا	خیال
پسادار	خیال دار
پستک	کتاب
پشمک	قسم مٹھائی جو سن کے مشابہ ہوتی ہے۔
پشنگیاں	ایک قسم کا جال
پگ	قدم
پلیٹی	آلودہ ، ہوئی
پلارک	تیر کی نوک
پلانا	بجانا
پنبی	مسالہ، اینٹوں کے جوڑنے کا جو روئی و تیل وغیرہ ملا کر بناتے ہیں اسے

الفاظ	معنی
	پنبی یا پنبہ کہتے ہیں ۔
پنچرکار	صاحب عزم
پنت	راہ
پنکھیرو	پکھیرو، پرند
پوچ	پوچھ
پور	سیلاب
پور	پُر
پور	آباد
پولیاں	(جمع پولی کی)
پھانک	شہد کے چھتے
	جدا
پھانکنا	جدا ہونا، رخصت ہونا ۔
پھبے	میسر ہو
پھبیا	(جس طرح) مناسب خیال کیا۔
پھانک	پھاگ
پھرارے	پھریرے
پھراکر	بدل کر
پھرڑے	پھل
پھل	قسم پارچہ
پُھل	گلاب
پھکڑی	پنکھڑی
پھنکانا	دور رکھنا، جدا کرنا

معنی	الفاظ
جدا شدہ	پھانکیا
بالیدہ ھوا، پھولگیا	پھوگیا
جدا ھوئے	پھکے
عرق گلاب	پھل نیر
برگ گل	پھل پھانک
ادا کرنا	پھیڑنا
تحسین	پھیری
نہایت ھموار	پیٹ ڈھال
جڑ	پیڑ
پیٹھنا، گھسنا	پیسنا
وزیر	پیشوے
پیشوا	پیشوے
پیش دالان	پیشہ ور
پلا	پیلا
ایک پرندہ	پیلک

ت

معنی	الفاظ
قوت	تاب
منجیرا	تال
خاموش	تال
جوش	تاؤ
بڑ کا درخت	تاند رُکھ
ھل	تانگر
تر بھی	تبھی
موج	ترنگ
گھوڑا	ترنگ

معنی	الفاظ
مچھلیاں	تریان
بازگشت	تریاں
سوجیں	ترنگاں
آنت جو نازک و صاف و شفاف ھے۔	ترنڈی
گھوڑے	ترنگاں
مشابہت	تعلیق
فکر، ڈر	تقوا
ذرا	تل
لمحہ، رمق	تَل
فی الفور	تلک
اس اثنا میں	تلک
اس وقت	تلک
رفتار	تلنگ
زیر و بالا (نیچے اوپر)	تل اوپر
نیچے	تلار
تڑپنا، بیتابی	تلکنا
تلخی	تلکھی
پشتہ	تُم
تباھی	توائی
آنڈو ھاتھی کے پاؤں میں جو حلقہ ڈال دیا جاتا ھے۔	توڑر
اس وقت کا۔	توکا

لفاظ	معنی
تول	همسر
تول پن	پله
تهکیا	تکیا (متحیر) تکنے والا
تهی	سے
تهیر	ٹهنڈی
تهیر	مستقل، متواتر
تیرے لیکھے	تیرے حسابوں
تیندوں	ایک میوه
تس کتک	تجھ تک
	ٹ
ٹا ک	جلد
ٹا ک	گھونٹ، جرعه
ٹانک	ٹانکنے یا سینے والا
ٹُک	ذرا
ٹهریاں	ملحق
ٹیلک	تلک، ٹیکا، قشقه
ٹینک	ٹاکی
ٹیٹوری	ٹٹیری (پرنده)
	ث
ثریا	منتشر
	ج
جال	جلادیا
جال	جلے هوئے

الفاظ	معنی
جالے	جلے
جالی تهی	جل رهی تهی
جالا	جال، دام
جانگیاں	(جانگی کی جمع) بندوق کے توڑے۔
جان تهان	جهان تهاں، جگه جگه۔
جیتهیاں	متوجه و نگراں
جداں	جب سے
جروا	جذب کرده
جرو	جهرے (سونے)
جرونا	ضبط کرنا
جرم سل	سخت پتهر
جڑ	پرانا
جڑت	مرصع
جس	ناموری، قوت، فتح
جکتر	جهان
جگت گرو	مراد ابراهیم عادل شاه جس کا لقب جگت گرو تها۔
جگ اجال	عالم افروز، جهاں کو روشن کرنے والا۔
جگ ادهار	دنیا کو پناه دینے والا۔

الفاظ	معنی
جگا جوت	جہاں افروز یعنی دنیا کو روشن کرنے والا ۔
جگ جگی	اختلاط
جل	اوجھل
جلک	جب تک
جم	فرشتۂ موت
جنتر	نامساز
جنم جگ	عمربھر
جنے جانے	باخبر، سیانے
جونا	تلاش کرنا
جوئے	ڈھونڈے
جوجھن	جنگ (لڑائی)
جوسی	جوتشی، منجم
جھال	گرمی
جھانپ	پردہ
جھجر	جالی‌دار دریچہ
جھجر	سوراخ
جھجے	گذرے
جھڑتی	جائزہ
جھکار	پرند کا نام
جھگی	جامہ
جھل	رشک
جھلم	جھالر
جھلک راوت‌پنا	سراسر بہادری

الفاظ	معنی
جھاملی	نمٹا کر
جھلم	مراد گابرگ
جھلنک	سوراخ دار، مشبک
جھل مرے	ہیبت زدہ
جھلوں	قدرے
جھڈو	کف، جو مارگزیدہ کے منہ سے نکلتا ہے ۔
جھندبند	خم و چم
جھوکنا	جھکنا
جھوکا	خوشہ
جھوکیاں	خوشے
جھونا	قسم پارچہ
جھوما جھوم	ہاتھاپائی، چپقلش
جھونتے	جھومتے
جھیل	صف، قطار
جھیجنا	گھٹنا
جیز	جہیز

چ

الفاظ	معنی
چارا	خوراک، غذا
چاکنے	چکھنے
چپ	بلاوجہ، خواہ مخواہ
چپل	تیز
چپل	جلد
چتاری	نقاش

الفاظ	معنی
چتارے	نقش و نگار کیے
چترسال	نگارخانہ
چتر	(چھتر) صاحب تاج و تخت ۔
چترنا	نقش کرنا
چترو	نقش
چتر	چالاک، ہشیار
چٹک	فریب
چڑبا کلا	بڑھا کر (روشنی)
چڑت بد	روز افزوں عقل
چڑتا	بڑھ کر
چڑ	زیادہ
چڑ	بڑھ کر
چڑ اوتر	اوپر، نیچے
چڑھری	بڑھ چڑھ کر
چک	آنکھ
چکا	چکھا
چک چار	چار آنکھیں ہونا
چک چکھ	ذرا
چُک	سہو، بھول، خطا
چکلنا	بھینچنا
چکر	ایک پرند
چندر جوت	آتشبازی کی ایک قسم ۔
چندگل	گل چاندنی

الفاظ	معنی
چنکب	چبھنے کی
چوبی	چبھی
چوپی	خاموشی
چوپی کی چوپی	یوں ہی، بلاارادہ
چور	ریزے
چوسری	چوسالہ (زیور)
چوکی دینا	چُل، فریب دینا
چوکونی	چہار جانب
چومک	مقناطیس
چوبنا	چبھنا، گھپنا
چونپ	شوق
چونپ	ترغیب
چوندیاں	ترکیبیں
چوندی	دھوکا
چوندھیر	چاروں طرف
چونے ٹھار	چونے کے بجائے
چونیا	چیدہ
چھانپ	پوشیدہ
چھٹکاں	چھینٹیں
چھجے	محل، قصر
چھر	زہر
چھر	دھیان، خیال
چھلے	چھالے
چھند	فریب

الفاظ	معنی
چهند	فن، هنر
چهند	مانند
چهند چهوندے	فن، فریب
چهنوڑ	بچوں کے پیٹ کا عارضه جسکی وجه سے ان کا نشوونما رک جاتا ہے۔
چهوٹی بوٹ	چهوٹی انگلی
چهینا	چهونا
چهی	چهو
چیک	وه پانی جو گیلی لکڑی کے جلنے میں نکلتا ہے۔

ح

حال	فی الفور
حالی	اب
حالت سوں	حال میں آکر

خ

خوش نظر	گل نرگس
خیل	گروه، مراد عزیز و اقربا۔
خیلخانه	انبوه

د

الفاظ	معنی
داٹ	انبوه
داٹ	زور، قوت
داٹ	گهرا
داٹنا	بهرپورهونا، اکٹها هونا، هجوم کرنا
داڑ	ڈاڑھ
داس	غلام، کنیز
دان	خیرات
درس	درشن، دیدار
درسنی	مشتاق دیدار
درسنیاں	طالبات دید
درمکهی	زشت رو
دسن	دانت
دشیا	ایام سعد
دکه	فریاد رس
دکهن پت	دکهن کا پتی یعنی حاکم۔
دکه هرن	دکه دور کرنے والا
دل	لشکر
دمانک	جلد روی
دند	دشمنی
دندی	دشمن
دندیاں	دشمن (جمع)
دنگی	حیرت
دنگ چور	رنجیده
دوتن	کٹنی

الفاظ	معنی
دوڑا	تاخت
دود ھنگ	دھواں نکلنے کا روزن جو گھروں میں بنادیا جاتا ہے۔
دودی	قسم چنڑی
دوری	فراق
دوگن	دوگنا، دگنا
دوھیلا	نیم خوابیدہ، کچھ جاگتا کچھ سوتا
دھات	طور، طرح
دھاؤں	دھاوا
دھٹی	پارچہ کی قسم
دمدماتا	دبدبہ سے
دھرت	زمین
دھرت گھم	زمین آسمان
دھر	نزدیک، طرف
دھش	عفو
دھک	آگ، شعلہ
دھم	ہجوم
دھن	مال، دولت، عزم
دھن	محبوبہ
دھن پسانی	مست خیال محبوبہ
دھن انجن	وہ کاجل جس کے لگانے سے زمین

الفاظ	معنی
	کے خزانے نظر آجائیں۔
دھنور	سیاہ
دھور	بہادر
دھونڈ کاڑی	ڈھونڈ نکالی
دھیر	طرف
دھیرک	تسکین، تشفی، تسلی۔
دھیرک گلالاگ	دلاسے کیساتھ گلے لگا کر
دیپنا	روشن کرنا
دیپ	متحیر
دیسا	کرب سفر
دیس	دن
دھیل	کھولے

ڈ

الفاظ	معنی
ڈاب	کمر پٹا
ڈنک	غلبہ
ڈوہ	چشمہ
ڈونگا	گہرا
ڈونگر	پہاڑ، چٹان
ڈھگ	ڈھیر، انبار
ڈھگار، ڈھیگار	ڈھیر

الفاظ	معنی
ر	
راج مارگ	شاہ راہ
راس	زائچہ
راساں	ڈھیر ، خرمن
ران	راندہ
راندھا	راندہ
راندھا	عنبر کی ایک قسم
راواں	طوطا
راہ آورد	توشہ
رتاوا	شب خوں
رتن پارکھی	جوہرشناس، جوہر پرکھنے والا۔
رتن کھن	معدن جواہر
رج	غیرت
رج	آس، شوق
رجان	شرم، حیا، خودداری
رچ	آراستہ کرکے، تیار کر کے۔
رچھ	آراستگی
رچیا	سجایا
رخن	طرف
رست	قطار
رکت	خون
رمہ	گلہ

الفاظ	معنی
رن کھانب	ستون میدان جنگ جو بہت اونچا اور موٹا ہوتا ہے۔
رنگ رس	زیب و زینت
رن جھن	چھم چھم
روا	وہ امتحان جو دیگ یا کڑھاؤ میں تیل کو گرم کر کے چور کا لیا جاتا ہے۔
رواں	جان
روپ	انکوا
روت	بہار ، جرت
روریا	مروت
روس	غصہ
رون	رواں
روما روم	رواں رواں
روماؤلی	وہ خط جو گلے کے نیچے سے ناف تک ہے۔
ریت	طور ، طریقہ
ریز	ریزش ، بوچھار
رین	رات

الفاظ	معنی
	ز
زبرزنگ	ایک بڑی توپ کا نام جو بیجاپور میں تھی -
زرینیاں	زیور اور لباس (زرق برق)
زنب	دم
زور	زیادہ
زوادو	ایک قسم کی خوشبو
زورسادنا	زور کرنا
زہرالبد	زہرہ چہر (لبد ، لب)-
	س
سار	مثل، مانند، طرح
ساندنا	جوڑنا
ساندی	خانۂ جال
ساوج	ھاتھی سے بھی بڑا ایک جانور -
سبد	آواز

لفاظ	معنی
سپورن	پورا (بدر کامل)
سپڑنا	گرفتار ھونا ، پکڑا جانا -
ستی	سچی، نیک بخت
ستم	عمداً ، از خود
سِتلا	سیتلا
ستر	ستلی، تاگا
ستنہار	ڈالنے والا
ستیا	چھوڑدیا، ڈالا
سج	آراستہ
سُجات	نیک ذات ، بہتر اعلا -
سُدہ ہار	ہوش باختہ
سُد بدل	خبر کے لیے
سُدنگ	عمدہ ، بہتر
سر	برابر
سرانا	تعریف کرنا
سرب	تمام
سربند	دستار
سرجانا	پیدا کرنا

الفاظ	معنی
سرخ	ایک پرندہ
سروپ	خوبصورت ، خوش وضع ۔
سرتی	از سر نو
سرجیا	پیدا کیا
سرس	برتر ، بہتر
سرنا	ختم ہونا
سر دھنی	خداوند
سرے	زیب دے
سُریاپاں	آفتابی ، آفتابگیر
سرجنا	پیدا ہونا
سرستی	حکمت و دانش موسیقی کی دیوی
سرمندل	نام ساز
سریر	تن
سرور	چشمہ
سرچائی چائے	گنجا
سرنگ	سیدھی و سرخ
سرنگا	سرخ
سرنگ	خوبرو
سرن لگنا	قدمبوس ہونا

الفاظ	معنی
سرک	جال ، پھندا ، گرہ بند ۔
سریا	لاحق ہوا
سری	خوبصورت
سڑی	سیڑھی یعنی عروج
سڑیاں	سیڑھیاں
سڑم	سن
سسرواڑ	سسرال
سفید	مراد (نطفہ)
سک سکائے	سسکیاں
سُک	خشک، سوکھا
سکی	سکھی
سکّہ	انگوٹھی
سُکھ	سوکھ کر
سکی	معشوق
سکچھ	حجاب
سگن	شگون
سگٹ	تمام
سگلی	تمام، سرایا
سگل	کل

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سلول	خوش ادا سے ، خوشنما، ہموار	سوائی	برتر
		سورنگی	سرخ
سلکھن	نیک اطوار	سون سان	سنسان
سلح	پوشاک، لباس	سولے	سروتا
سہاد	خاکستر	سو کے چنندے	فیصد چیدہ
سمند	سمندر	سوسا	جھیلنا، برداشت کرنا۔
سُن	بے حس		
سنت	مرد	سوگند	خوشبودار
سنمکھ ،سنمک	مقابل	سولچھن	خوش اطوار
سنیناں	سناں (جمع)	سوائے	مزید برآں
سنگارنا	آراستہ کرنا،سنوارنا	سولکھن	خوشنما
سنتر	فہمائش	سوزنی	غلاف
سندیاں	شام کی پوجا	سوون	سوہن، موز کیلے کی ایک نازک و خوش ذائقہ قسم
سنتر	فریب دینا		
سنگ	ہمراہ		
سنگرام	مواصلت	سوکا	سوکھا
سنگاتی	ساتھی	سوس	برداشت
سِنگ	سینگ	سوکی	سکھی
سنکے	سنکھ	سوں	قسم
سنچل	بھنک (اثر)، آہٹ	سوس	تونس، شدت تشنگی -
سوندل	جنگ، جنگی لشکر		

الفاظ	معنی
سور	سر، آواز، آفتاب، بہادر۔
سُہنا	سزاوار ہونا
سہم	تیر
سیوال	کنجال کی قسم
سیویں	پرستش کریں
سیروا	شوربا
سیوٹ	آخرکار
سیوا	خدمت، پرستش
سیونا	پوجنا
سیس	سر، ناگ، وہ سانپ جو زمین کو سر پر اٹھائے ہوئے ہے۔
سیام	سیاہ

ش

الفاظ	معنی
شابی	علامت
شاہدی	گواہی
شبا	شب خوں

الفاظ	معنی
شبی	شبیہہ
شب کوش	ایک قسم کا پھول
شب گوش	صندلی رنگ کا ایک پرند۔
شرفدار دن	جب آفتاب برج حمل میں ہوتا ہے تو ان ایام کو شرف دار کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ روزعید ایام شرف دار سے بھی افضل تھا۔
شکر	شبریں
شکر پھوٹانا	وہ مٹر یا چنا جس پر شکر لپٹی ہوتی ہے۔
شگن	خوبی
شلم	گوند
شور	شورہ
شوبھگی	شوہر
شو	نوشہ
شیش	اژدھا، وہ اژدھا جو زمین کو سر پر اٹھائے ہوئے ہے۔

معنی	الفاظ
ص	
صباح (صبح)	صبا
فرش	صدر
ض	
جریدہ	ضرارا
ط	
ایک پرندہ، مراتب	طاس
کھڑکیاں	طشیاں
بمضمون ابداعی	طوطیا
قالین	طواسیاں
پرواز	طیاری
ظ	
اندھیرا	ظلم
ع	
گلاب پاش	عرق داں
گھوڑا	عربی
غ	
قوت ہضم	غازیہ
مسافر	غریب
سلح	عرانیاں
زنجیر	غل
گلاوہ	غلیفا
ف	
بڑھ کر، زیادہ	فاضل
تلوار	فرنگ
توپیں	فرنگیاں
حبوب	قلونی
ق	
نقارے کی قسم	قالو
برابر	قایم
ک	
کوے	کابراں
کتھا	کات
کام	کاج
واسطے	کارن
تنکا	کاڑی

الفاظ	معنی
کاس بند	گھنگرو
کاک	نان
کاکا توی	طوطے کی قسم
کال	دشمن ، وقت ، کالا سانپ
کالویاں	(جمع کالوا کی) چشمے ، نہریں
کام لانا	کام پر لگانا
کاں	کہاں
کبل	مشکل
کبلاسیاں	پیوند
کتلے	ایک قسم کا سالن جس میں چنے کی دال اور دوسری ترکاریاں پڑتی ہیں اور اس کا رنگ زرد ہوتا ہے ،
کتا	کہتا
کٹ موی	ایک پرندہ
کٹک	لشکر
کیولی	مستک

الفاظ	معنی
کچوائے	کچیائے
کچن	زر ، طلا
کچ	پستان
کری	کی
کرے دار	نام میوہ
کرونٹ	غارت کردے
کرن	کان (گوش)
کدن	طرف
کر	ھاتھ
کڑکا	کنارہ ، ساحل
کڑکی	غوطہ
کسنبالے	ایک پرندہ
کفیاں	مسبت
کف بکف	شرط بد کر
ککر	واسطے
کل برزمیں	کلہ بر زمیں یعنی زمین پر جھکی ہوی
کلنگڑا	تربوزہ
کاوندی	کنوڈی ، زیربار نمت
کلکوت	حرص ، خواھش
کل مکھی	سیاہ رو
کلافر	قرنفل
کاول	نزدیک

الفاظ	معنی
کلا	روشنی ، فریب ، بے پروائی
کُل	خاندان
کل	فوارہ
کماچہ	نان کی قسم
کملنا	کملانا
کندوری	طعام ، ضیافت
کنچن تی لئی مول	سونے سے بیش قیمت
کنکر ٹھار	کنکر کی جگہ
کُنجر	پرانے
کنا	کہنا
کنولی	نرم
کنچن	سونا ، طلا
کن	کنے ، نزدیک
کنک	طلا ، سونا ، اکسیر، عیب ،
کوڑے	کوڑے
کوکیاں	ایک پرندہ
کولاٹی	گرہ باز کبوتر
کولاٹیاں	قلابازیاں
کونڈ بار	منقبض
کونڈ بار	قید بند
کوک	کمر
کوا	کنواں

الفاظ	معنی
کوکے	ایک پرندہ
کواوے	کھلائے
کواوت	کہاوت
کونتے	قید رہے
کولسہ	کوئلہ
کوائے	کہلوائے
کوسنگ	صحبت
کوں گی	کہوں گی
کوم	پودے کی نوک
کو	کہو
کھوڑ	خلل
کھورنا	بے مروتی
کھلا	معرکہ، ہالہ
کھنتہار	جاں فرسا
کھان	غارت گری
کھنڈیاں	کھنڈیوں، بے شمار
کھڈے	سوراخ
کھن	کان (معدن)
کھنڈنا	بکھرنا
کھناں	درجہ بہ درجہ
کھب کھب	پیچ وخم، خمدار
کھول	ایک چرند
کھیا	کہا
کھسنا	داخل ہونا
کھنڈے کھنڈ	ہر طرف

الفاظ	معنی
کھنڈے	تلوار
کھن	منزل
کھورگ	تلوار
کھت	بل، بانبی
کینا	متاع
کینیان	متاع
کئے میں	کہتے میں
کیرے	کے، کا
کئی	کہی (یعنی کہا)
کیے میں	کہنے میں(حکم)
کیں	کہیں، کہتے ہیں
کیلیان	کنجیاں
کیلی	کنجی
کیا	کہا، حکم

گ

الفاظ	معنی
گالنا	گلانا، پگھلانا
گاران	(جمع گارکی) پتھر
گاجنا	بجنا، نقارہ وغیرہ کا
گُپت روپ	مخفی، ایسا روپ جو پوشیدہ ہو اور ظاہر بھی ہوسکے۔
گُپت	مخفی، پوشیدہ، باطن

الفاظ	معنی
گجہ	ہاتھی
گجہ متی	مست ہاتھی
گُدگلی	گدگدی، اشتعال
گران	گرہن (کسوف)
گُڑگیاں	گھُنٹے (گڑگی کی جمع)
گڑو	گھنے
گڑی	محبت
گڑی	گھڑی
گڑنا	گھڑنا
گزدہ	گزیدہ، منتخب
گشتی	ادھر آدھر پھرنے والا۔
گل	گلا، شصت
گلیان	مرجان
گل لچا	گلے کا لچھا
گل سور	سورج مکھی
گلاوا	گلابہ، گِل + آب لپائی، پتائی
گلنا	پگھلنا
گمیا	گزری، گزرا
گمت خانہ	تفریح گاہ
گمت	تفریح، خط، خوشی۔
گن ندھان	گن بھرا، صاحب علم و فضل۔

الفاظ	معنی
گنائے	عمل میں لائے
گنایا	کیا
گنگ پیٹ	گنگا کا پیٹ یعنی اس کی پیٹھ گنگا کے پیٹ کی مثل ہے کہ جب پانی کم رہ جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ صرف پیٹ تک ہے، مطلب یہ کہ اس کی زلفیں جو پیٹھ پر بکھری ہوئی ہیں مثل آب جاری ہیں۔
گونتھیا	رہا، پھنسا
گویاں	(جمع گوی کی) شیر کے رہنے کی جگہ۔
گَوَن	روانگی، گذر
گھڑی	قسم آتشبازی
گھنیرے	بے شمار
گھنوری	غارت گر
گھروپا	تعلق، محبت
گھولنا	مارنا، نکالنا

الفاظ	معنی
گھم	آسمان
گھڑنا	واقع ہونا، لاحق ہونا۔
گھالنا	ڈالنا
گھڑات	برداشت کرکے
گھانٹے	گھنٹے، جرس
گھٹاوے	قطع کرے
گھاٹ	راہ سخت
گھات	آفت، آزار دغا، ایذا۔
گھیری لگی	گھومنے لگا
گھٹ	جسم، استوار
گینا	مال و دولت

ل

الفاظ	معنی
لاب	فائدہ، نفع
لاجنا	شرمانا
لاوک	خمیر اوٹھانے کا کونڈا۔
لبد	لب، ہونٹ
لبدانا	فریفتہ کرنا
لبدان ہار	فریفتہ کرنےوالا
لٹک	ادا
لج	لاج، شرم، حیا
لخ	لقا (کبوتر)

الفاظ	معنی
لڑ	لڑی، قطار
لڑنا	لوٹنا
لڑنا	ڈسنا
لڑکنا	گر پڑنا، لڑھکنا
لسلساتا	سرسبز، تر و تازہ
لکھوٹا	لاگ لگا کر
لگالگ	متواتر
لگت	جلد
لنک	کمر
لوڑ بالشت	گاؤ تکیہ
لوٹن	کبوتر کی ایک قسم
لوڑنا	چاہنا
لہار	لہر
لئی	بہت

م

الفاظ	معنی
ماتے	مست
ماشواں	ایک قسم کا پارچہ
مارگ	راہ
مال	مالا
مان	عزت، حرمت
مانک	لعل موتی
مانیں سکیا	سما نہ سکا (جامہ میں پھولا نہ سمایا)

الفاظ	معنی
مانا	سمانا
مت	متھ، اشارہ ہے هندوؤں کے مذہبی قصہ کی طرف جس میں سمندر کو متھ (بلو) کر رتن نکالے گئے تھے۔
متی، متے	مست
متیا	مست
مثال	تصویر
محافیاں	روشنی کے کنول
مدن	جوانی
مدن مد	جوانی کی مستی
مدمتی	مخمور
مروتے سروتے	خراماں خراماں
مرجھن	پژمردہ
مرگاں	مرگ چھالا
مروتی	خراماں
مرجائے	مرجھائے
مِرگ	ہرن
مسکانا	مسکرانا
مسنگ	بہتر، اعلا
مطالع	جائے ابتدا
مغربی	تلوار

الفاظ	معنی
مقامات	نام راگ
مکٹ	موتی
ملاوا	وصل
منجن	روشن
منجھا	مانجھا
من منگے	من مانا، خاطرخواہ
مندھر	مکان
منج	بے نور
من	سانپ کا من یعنی گوہر شب‌چراغ
مند	سست
مند	مندا، کسلمند،
مندل	مردنگ
منڈپ	شامیانہ
منڈان	ظہور
منڈل	گردش
منگل	خوش
موکلا	کشادہ، فراخ
موتاری	جوگیوں کا عصا
موز	کیلا
موٹ	گٹھری، بقچہ
موپ	نقشہ
مہر روشن	مراد آفتاب
مہری	معشوق
مہبلی	بہت بڑے

الفاظ	معنی
مہور، منہور	مور
مہتاب	آتشبازی کی قسم
میانے	درمیان کار
میت و بیری	دوست و دشمن
میڑ	احاطہ
میروتی	آہستہ روی، خرام ناز۔
سر چانیاں	
میگ	بارش
میگ ڈمبر	رتھ، شاہانہ عماری
مین	مچھلی

ن

الفاظ	معنی
نابات	نبات، مصری
ناپنا	نا+ پنا، انکار
ناد	مانند
نادیک سک	نہ دیکھ سکا (حسد سے)
ناسک	ناک
ناسکا	ناک (بینی)
ناڑ	نبض
ناف آلا	مراد شکم
نال	ساتھ، مانند
ناورد	جنگی

الفاظ	معنی
ناؤں کاری	همنام
نایک	سردار
نپانا	پیدا کرنا
نپایا	پیدا کیا
نوچ	آفرینش، پیدائش
نپچنا	پیدا کرنا
نپچتی	نہ پیدا ہوتی
نپچیا	پیدا ہوا
نتھ	نتھ
نجھایا	غور سے دیکھا مطالعہ کیا۔
نچھل	صاف، خالص
نچیت	نچنت، بے فکر
ندارد	شطرنج کھیلنے میں شہ کی رد کو ندارد کہتے ہیں۔
ندھڑ	ناقص
نرس	کمتر
نرجیؤ	بے جان
نسنگ	تاخت
نسنگ	بے خوف
نس دن	شب و روز
نس	رات
نغز	کلانی، بڑائی

الفاظ	معنی
نکھوری	بے مروت
نکھور	تلخی
نکھ	ناخن
نکو	نہیں
نلگ	آناًفاناً، طرفۃ العین یک چشم زدن میں
نلا	نل
نمن	مانند، مثل
نوے چاندسیچ	نئے چاند جیسی
نوطاس رین	سہ پہر شب
نوی رت	عنفوان شباب
نوکھنڈ	دنیا
نوا کاج	نیا کام، شادی وغیرہ (تقریب نو)
نوسکھ	نوآموز
نوگزی	خیمہ
نوری	چونا
نورس	نام تصنیف ابراہیم شاہ عادل ونام مکان ابراہیم شاہ۔

الفاظ	معنی
نول	نیا ، خوب
نوا	نیا ، تازہ
ند بڑسک	نہ بڑھنے سے
نہاسنا	بھاگنا
نہاٹنا	بھاگنا
نھنوادگی	بچپن
نھن پنے	بچپنے
نہو	ناخن
نہہ	ناخن
نین پنت شاطر کرن قاصد خاطر	آنکھیں تیری راہ کی خاطر ہیں اور کان قاصد ۔
نیلاب	دریا
نیلک	بوٹہ دارجامہ
نیکا	خوب
نیاری	الگ ، کنارہ گیر
نیہہ	محبت، عشق
نیٹ	سیدھا، بہتر
نیڑے	نزدیک
نیر کنیا	غسل صحت
نیر	پانی

الفاظ	معنی
و	
ورکار	شاطر، غالب
ورکش	زبردست
وصلی	ٹکڑا
ویتا گہ	آفت
ویتاں	آن سب کو
ویلےوار	دو رویا
ھ	
ہاڑا	ماجرا
ہانس	ہنسلی
ہڈ	ہڈی
ہت	دوستی
ہت چورنا	کف افسوس ملنا
ہتو	دوست
ہجر	ہجری سنہ
ہریراں	تاخت (جمع ہریرا کی)
ہری	عاجز، ہاری، تھکی ۔
ہریال	قسم پارچہ
ہست	ہاتھی
ہلک	جست

الفاظ	معنی
هلکنا	اٹکنا
هل بل	غلغله
هلول	آهسته سے
هم	همت، جرأت، دلیری، قصد، رشک۔
همتول	همسر، برابر
همساو	یعنی میری همت یا ضد۔
هم نمک	شریک
همی	همت، ضد
هنڈے هنڈنا	گشت کرنا
هور	اور
هوا	محبت، خواهش

الفاظ	معنی
هوڑ	شرط
هولی	جست
هیا	دل
هیتو	دوست
هیشمی	مٹهائی کی قسم

ی

الفاظ	معنی
یکٹ	واحد، تنها، یکتا
یکٹ پن	تنهائی
یکنگ	کُشتی کا ایک داؤں (پیچ)
یکل	اکیلا
ییچ	یہی

——o——

ن ۲۹ م ث
(ع ۱۳ گ ب ع)

DUE DATE

۳۲۲ | ۹ ش